ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

مارچ ۲۰۱۸ء

۲۰۱۸ء علم الاعداد کی روشنی میں

مولانا سعد صاحب کا ایک اور رجوع

دنیا کو مسخر کرنے کا راز

تکلف برطرف بیستے ہیں آپ کی مرضی

عاطف ہاشمی

RS.30/=

POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

جلد نمبر ۲۵
شمارہ ۳
مارچ ۲۰۱۸
سالانہ زرتعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۵۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۳۰ روپے

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
2000 روپے انڈین

اور ممالک سے
سالانہ زرتعاون
2300 سو روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمرالٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غدار وں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں



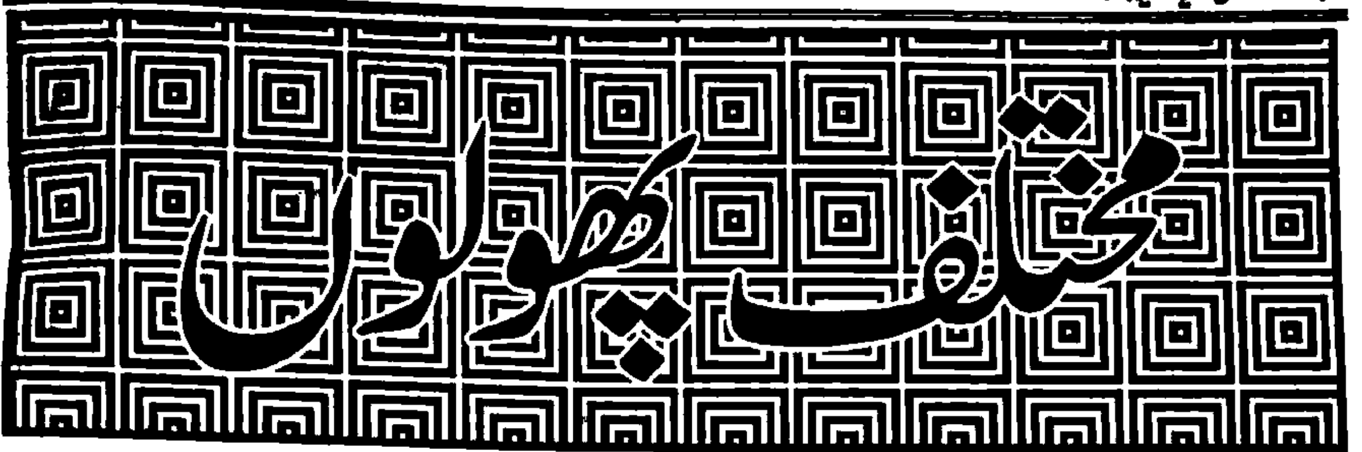
بقلم خاص

دعوت کو بدنام کرنے والے لوگ

مہاراشٹر کے ایک علاقہ کی اختری مسجد میں تبلیغی جماعت کے مقامی امیر عبدالقادر بھنگار والے نے دارالعلوم دیوبند کے ایک سفیر کے ساتھ نازیبا حرکت کی اور اس کے ساتھیوں نے دارالعلوم دیوبند کی امانت چھیننے کی کوشش بھی کی، جو ایک تکلیف دہ حرکت ہے۔ اس طرح کی حرکتوں سے مولانا سعد کو عظمت ملنے والی نہیں ہے بلکہ اس طرح کی حرکتوں سے مولانا سعد کو رسوائی کے مزید صدمات برداشت کرنے پڑیں گے اور دعوت کا کام بھی یقیناً متاثر ہوگا۔

دنیا بھر کے علماء اور صلحاء نے یہ بات تسلیم کی ہے کہ مولانا سعد کے بعض بیانات راہِ اعتدال سے ہٹے ہوئے ہیں اور بعض جملے اس قدر غلط ہیں کہ ان سے ایمان بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے، اکثر لوگوں کی رائے یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند نے مولانا سعد کے خلاف جتنا سخت قدم اٹھانا چاہئے تھا اتنا سخت قدم نہیں اٹھایا۔ دارالعلوم دیوبند کا موقف بہت نرم ہے اور اس کے بعد دارالعلوم دیوبند نے سکوت اختیار کرلیا ہے جب کہ مولانا سعد برابر بول رہے ہیں اور برابر علمی غلطیاں کررہے ہیں اور یہ غلطیاں دین وشریعت کے نقطۂ نظر سے قابلِ گرفت ہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ مولانا سعد صاحب ایک بزرگ کے بیٹے ہیں اور تحریکِ دعوت کے روحِ رواں ہیں، لیکن غلطی تو غلطی ہی ہوتی ہے، وہ عام آدمی کرے یا کوئی خاص آدمی کرے۔ مولانا سعد صاحب سے اپنی تقریروں میں جو کچھ بھول چوک ہوگئی اس پر مولانا کو اظہار شرمندگی کرنا چاہئے اور اس کا صحیح طریقہ یہ تھا کہ کسی بڑے اجتماع میں اس بات کا اعتراف کرتے کہ مجھ سے یہ غلطی ہوگئی ہے اور میں اس سے رجوع کرتا ہوں اور آئندہ کے لئے یہ عہد کرتا ہوں کہ میں اس طرح کی غلطیوں کا ارتکاب نہیں کروں گا۔ اگر مولانا سعد صاحب ایسا کرتے تو وہ جتنے بڑے ہیں اس سے بھی زیادہ بڑے اور عظیم ہوجاتے اور تمام علماء بھی یہ کہنے پر مجبور ہوتے کہ صبح کا بھولا اگر شام کو گھر واپس آجائے تو وہ بھولا ہوا نہیں کہلاتا لیکن ہوا یہ ہے کہ مولانا سعد صاحب کی طرف سے بار بار رجوع کا بھی اعلان ہوتا رہا اور بار بار وہ ان ہی غلطیوں کو اپنے بیانات میں دہراتے رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کسی بھی طرح کا الزام اور قرآن حکیم کی آیات کی من مانی تفسیر، اصحاب کہف کے کتے کو شیر کہنے کی غلطی، جہاد سے متعلق آیتوں میں خلط ملط وغیرہ وہ غلطیاں ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اگر دارالعلوم دیوبند نے ان غلطیوں پر مولانا سعد صاحب کی گرفت کی ہے تو کیا برا کیا؟ دارالعلوم دیوبند نے تو ان پر احسان کیا ہے کہ وہ اس طرح کی غلطیوں سے تائب ہوکر اپنی عاقبت کو سنوار لیں اور اس کے بعد دارالعلوم دیوبند نے سکوت اختیار کرلیا اور طلباء کی چلت پھرت پر اس لئے دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ نے پابندی لگادی کہ آپس میں سر پھٹول ہونے کا اندیشہ تھا۔ دعوت کا کام کرنے والوں کو جس "کشتی نوح" پر ناز تھا اس کا پتوار اب دو ہاتھوں میں ہے اور جس کشتی کا پتوار دو ملاحوں کے ہاتھوں میں ہو وہ منزلِ مقصود تک کیسے پہنچ سکتی ہے؟ اس اختلاف کی وجہ سے مسجدوں کے درمیان بھی دیواریں کھڑی ہوگئیں، اندیشہ تھا کہ دارالعلوم دیوبند میں بھی کوئی دیوار نہ کھڑی ہوجائے اس لئے انتظامیہ نے طلبہ کے لئے جماعتوں میں آنے جانے پر پابندی لگادی۔ جو لوگ مختلف علاقوں میں دارالعلوم دیوبند کے خلاف غل غپاڑہ مچارہے ہیں اور دارالعلوم کے سفیروں کے ساتھ ظالمانہ حرکتیں کررہے ہیں وہ یقیناً اپنی آخرت برباد کررہے ہیں۔ دعوت کا کام کرنے والے لوگ بھی اگر اس طرح کی نازیبا حرکتیں کریں گے تو وہ عذابِ الٰہی سے کیسے محفوظ رہیں گے اور ان کی خدمات مقبولِ بارگاہِ الٰہی کیسے ہوسکیں گی؟ ہم مولانا سعد صاحب سے یہ درخواست کریں گے کہ وہ ایسے لوگوں کو امارت سے ہٹادیں، اس طرح کے لوگ مولانا سعد کے نادان دوست ہیں اور ان کی دوستی مولانا سعد کو فائدہ کے بجائے نقصان پہنچائے گی اور تحریکِ دعوتِ دین فرقہ پرستی سی بن کر رہ جائے گی جو دینِ اسلام کے لئے نت نئے صدمات کا باعث بنے گی۔ ☆



رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''جب کوئی عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے بشرطیکہ خرابی کرنے کی نیت نہ ہو تو عورت کو بھی خیرات کرنے کا ثواب ملے گا، جیسے خاوند کو اس مال کے کمانے کی وجہ سے اور خزانچی کو بھی اتنا ہی اور کسی کا ثواب دوسرے ثواب کو کم نہیں کرے گا۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

☆ تم دوست سے ایسا رویہ اپناؤ جیسے کہ تم اس کے غلام ہو لیکن یاد رکھنا، یہ رویہ اس سے رکھو جو اس کے لائق ہو۔

☆ جو شخص کسی کی مدد کرنے سے اپنا ہاتھ روک لیتا ہے تو اس کی اپنی مدد کے لئے بڑھنے والے ستر ہاتھ رک جاتے ہیں۔

☆ زندگی کے ہر موڑ پر صلح کرنا سیکھو کیوں کہ جھکتا وہی ہے جس میں جان ہو، اکڑنا تو مردے کی پہچان ہے۔

پانچ عادتیں

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''مجھے بچوں کی پانچ عادتیں بہت پسند ہیں۔''

☆ وہ مٹی سے کھیلتے ہیں یعنی تکبر اور غرور کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔

☆ وہ رو کر مانگتے ہیں اور اپنی بات منوا لیتے ہیں۔

☆ جھگڑتے ہیں پھر صلح کر لیتے ہیں، یعنی دل میں حسد، بغض اور کینہ نہیں رکھتے۔

☆ جو مل جائے کھا لیتے ہیں، جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کی حرص نہیں کرتے۔

☆ مٹی کے گھر بناتے ہیں اور کھیل کر گرا دیتے ہیں، یعنی بتاتے ہیں کہ دنیا مقام بقا نہیں بلکہ مقام فنا ہے۔

انمول موتی

☆ ذہانت ایک ایسا انمول پودا ہے جو محنت کے بغیر نہیں پھلتا پھولتا۔

☆ اعتماد روح کی طرح ہے جو ایک بار چلا جائے واپس نہیں آتا۔

☆ جو انسان خواہ مخواہ خود کو محتاج بناتا ہے وہ ہمیشہ محتاج رہتا ہے۔

☆ بلا وجہ بحث دوست کو بھی جدا کر سکتی ہے۔

☆ دنیا میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنا کام پورا کر کے سوتے ہیں۔

☆ رینگنے کی ساری عمر سے پرواز کا ایک لمحہ بہتر ہے۔

☆ بہترین تجربہ وہ ہے کہ جس سے آپ نصیحت حاصل کریں۔

☆ انسان جتنی محنت خامی چھپانے میں کرتا ہے، اتنی محنت سے خامی دور کی جا سکتی ہے۔

☆ عقل مند سوچ کر بولتا ہے، جب کہ بے وقوف بول کر سوچتا ہے۔

☆ اچھا مشورہ دینے والا ہی مخلص ہوتا ہے۔

☆ دوست نما دشمن سب سے زیادہ خطرناک ہے۔

کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

☆صبح کی نیند انسان کے ارادوں کو کمزور کرتی ہے۔
☆منزلوں کو حاصل کرنے والے کبھی دیر تک سویا نہیں کرتے۔

دو چیزیں

☆اگر زندگی میں خوش رہنا چاہتے ہو تو دو چیزیں بھول جاؤ، ایک وہ جو برا سلوک کسی نے تمہارے ساتھ کیا اور دوسرا وہ اچھا عمل جو تم نے کسی کے ساتھ کیا۔

اللہ کا شکر

☆جب انسان اللہ کی شکر گزاری سے کتراتا ہے تو تب وہ کہیں کا نہیں رہتا۔

وقت وقت کی بات ہے

عربی کا ایک مقولہ ہے۔ ''لوگ اپنے حکمرانوں کے دین پر ہوتے ہیں۔'' جیسا حکمراں ہوتا ہے ویسی ہی عموماً اس کی رعایا ہوتی ہے۔

اب دیکھیں ذرا کس خلیفہ کے دور میں کیا ہوتا رہا ہے۔

حجاج بن یوسف کا دور قتل وغارت اور فتنہ فساد کا دور تھا، کتنے ہی لوگ جیلوں میں ٹھونسے گئے، کتنے ہی قتل کردیئے گئے صبح سویرے لوگوں میں اس قسم کی گفتگو ہوتی۔

''کل کس کو قتل کیا گیا، کون سولی پر چڑھایا گیا اور کس کو کوڑے مارے گئے؟''

اموی خلیفہ بن عبدالملک عمارتیں بنانے اور کارخانے لگانے کا شوقین تھا، لوگ اس کے دور میں ایک دوسرے سے بلڈنگیں بنانے، کارخانے لگانے، نہریں کھودنے اور شجرکاری کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے۔

اس کے بعد سلیمان بن عبدالملک کا دور آیا، وہ کھانے پینے کا شوقین تھا، گانے بجانے سے بھی دل لبھالیتا تھا، لوگ قسم قسم کے کھانوں کی باتیں کرتے، مغنیات اور لونڈیوں کا ذکر ہوتا اور مجالس میں شادی بیاہ اور تقریبات کے حوالے سے گفتگو ہوتی۔

اور جب حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کا مبارک دور آیا تو لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے۔

''تم نے کتنے نوافل پڑھے ہیں، اس ماہ میں کتنے روزے رکھے ہیں؟ فلاں نے کتنا قرآن حفظ کرلیا ہے اور فلاں کا قرآن کب ختم ہوگا؟''

قیمت

ایک دیہاتی کو میں نے بصرہ کے جوہری بازار میں دیکھا، اس نے بتایا کہ ایک دن میں جنگل میں راستہ بھول گیا اور میرے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی اور مجھے اپنی موت کا یقین ہوگیا کہ اچانک میں نے ایک تھیلی دیکھی جو موتیوں سے بھری ہوئی تھی، میں ہرگز اس خوشی کو نہیں بھول سکتا کہ میں نے سمجھا اس میں بھنے ہوئے گندم ہیں، پھر میں اس ناامیدی کو نہیں بھول سکتا، جب مجھے معلوم ہوا کہ اس میں تو موتی ہیں۔

آئینہ خیال

☆زندگی وہ واحد چیز ہے جو ہمیں مکمل گارنٹی کے ساتھ ملتی ہے، مگر یہ نہیں بتایا جاتا کہ یہ گارنٹی کب، کیسے، کس لئے ختم ہوتی ہے؟
☆آپ فرشتہ یا دیوتا نہیں بلکہ انسان ہیں اور مشکلات انسانوں کو

ہی پیش آتی ہیں۔

☆ تنگ نظر وہ ہے جسے برائیوں میں سے ایک کو منتخب کرنا پڑتا ہے تو وہ دونوں کو اختیار کر لیتا ہے۔

☆ میں نے دو طرح کے لوگوں سے دھوکا کھایا ہے، ایک وہ جو میرے اپنے نہیں تھے اور ایک وہ جو میرے، بہت اپنے تھے۔

☆ جب دعا سے بات نہ بنے تو فیصلہ اللہ پر چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

☆ سراب دراصل وہ خوبصورت دھوکہ ہے جو جو دکھائی تو کچھ دیتا ہے اور ہوتا کچھ اور ہے۔

☆ گناہ کی معافی پر انسان تائب ہوکر پرسکون بھی ہو جاتا ہے مگر کچھ گناہ گار اسے انعام سمجھتے ہوئے مزید گناہ کرتے ہیں۔

☆ زندگی کے سال تو یکساں گزارے جاسکتے ہیں، مگر حالات اور تقدیر کی مہربانیاں ہر صورت میں مختلف ہوں گی۔

جواہر پارے

☆ احسان ہر کسی کے ساتھ بہتر ہے لیکن ہمسائے کے ساتھ بہترین ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)

☆ کسی سے بدلہ لینے میں جلدی نہ کرو اور کسی کے ساتھ نیکی کرنے میں تاخیر نہ کرو۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)

☆ زندگی میں تین چیزیں نہایت سخت ہیں۔

(۱) خوف موت (۲) شدت مرض (۳) ذلت قرض (بوعلی سینا)

☆ علم ایسا پھول ہے جو جتنا کھلتا ہے، اتنی ہی خوشبو دیتا ہے۔

(حضرت امام شافعیؒ)

اچھی باتیں

☆ تیز ہواؤں کی سازشوں سے کھلے ہوئے دروازے اس بات کی علامت نہیں کہ کوئی بھی کسی بھی گھر میں داخل ہو جائے۔

☆ کیا انسان اتنا گر سکتا ہے کہ انسانیت بھی اس پر شرمندگی محسوس کرنے لگے۔

☆ کڑواہٹ انسان کے اندر سے بیماری کے جراثیم ختم کر دیتی ہے۔

☆ جس کا کوئی نہ ہو اس کا خدا ہوتا ہے۔

☆ رشتہ کہہ دینے سے رشتہ تو رہتا ہے لیکن رشتوں کے ساتھ جڑی ہوئی ذمہ داریاں اور احساس جذبات کو بھی نبھانا پڑتا ہے۔

☆ انسانیت کو بلند رکھنا ہی اصل عبادت ہے۔

☆ جو احسان کرتا ہے وہ ہمیشہ خاموش رہتا ہے اور جس پر احسان کیا جائے اس کو بولنا چاہئے۔

☆ خدا جس سے محبت کرتا ہے اسے امتحان میں ضرور ڈالتا ہے۔

انمول ہیرے

☆ انسان ایک دوکان ہے اور زبان اس کا تالہ، تالہ کھلتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ دوکان سونے کی ہے یا کوئلے کی۔

☆ انسان بزدل اتنا ہے کہ سوتے ہوئے خواب میں بھی ڈر جاتا ہے اور بے وقوف اتنا ہے کہ جاگتے ہوئے بھی اپنے رب سے نہیں ڈرتا۔

☆ دنیا نصیب سے ملتی ہے اور آخرت محنت سے، جب کہ آج ہماری ساری محنت دنیا کے لئے ہے اور آخرت کو ہم نے نصیب پر چھوڑ دیا ہے۔

☆ زندگی ایک بار ملتی ہے اسے نیک کام کر کے آخرت کے لئے سنواریں، ایسا نہ ہو کہ وقت چلا جائے اور اعمال میں کچھ بھی نہ ہو۔

☆ دل ٹوٹنا کیا ہوتا ہے، اس چڑیا سے پوچھو جس کا ایک ایک تنکے سے بنا ہوا گھونسلہ کسی سنگ دل نے اس کی آنکھوں کے سامنے توڑ دیا ہو یا پھر اس ماں سے پوچھو جس کا جوان بیٹا کسی حادثہ میں چل بسے۔

محبت

خلیل جبران کہتا ہے ''آسمانوں سے محبت ہمارے دل پر اترتی ہے اور سب کچھ بدل کر رکھ دیتی ہے، ہمارے لئے ہر منظر، ہر موسم اور کیفیت کے معنی بدل دیتی ہے، ایک نیا احساس جگاتی ہے، پھول سے خوش رنگ، اپنی خوشبو سے کچھ اور سوا، سبزہ اور بھی تراوٹ بخش ہو جاتا ہے، ساون کی رت کی ٹھنڈی پون اور جھومتی گھٹا، جذبات میں آگ لگا دیتی ہے اور پھر بارش بالکل پاگل کر دیتی ہے، خوش گمانی کی حسین پریاں، ہمیں اپنی نرم و گداز بانہوں میں سمیٹ لیتی ہیں اور کبھی ایک نظر عمر بھر کے لئے زندگی بن جائے لیکن اس کے باوجود اسی کا نام محبت ہے۔

محبت ایک طلسمی کوہ ہے جس میں اگر انسان پھنس جائے تو پھر ساری زندگی رہائی کے لئے تڑپتا رہے اور شہر دل کے موسم بھی بڑے عجیب ہوتے ہیں، کبھی تو برسوں نہیں بدلتے اور کبھی لمحوں میں دل کی دنیا بدل دیتے ہیں۔ محبت ایسی ہی ہوتی ہے، عنبر کی طرح دل پر چھا جاتی ہے۔

اقوال مفکرین

☆ غصہ کبھی کبھی قابل سے قابل انسان کو بھی بے وقوف بنادیتا ہے۔ (بقراط)

☆ جو شخص اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھ سکتا وہ بہت سے لوگوں کو کیا قابو میں رکھ سکے گا۔ (اقلیدس)

☆ کسی آدمی کو جب اس کی بساط سے زیادہ دنیا مل جاتی ہے تو لوگوں کے ساتھ اس کا برتاؤ برا ہو جاتا ہے۔ (اقلیدس)

☆ علم سے آدمی کی وحشت اور دیوانگی دور ہو جاتی ہے۔ (بیکن)

☆ تمام اعضائے جسمانی میں زبان سب سے زیادہ نافرمان ہے۔ (فیثا غورث)

☆ زندگی میں دو باتیں بڑی تکلیف دیتی ہیں ایک جس کی خواہش ہو اس کا نہ ملنا اور دوسری اس کی خواہش نہ اس کا مل جانا۔ (برنارڈ شا)

☆ لوگ اپنی ضروریات پر غور کرتے ہیں اپنی قابلیت پر نہیں۔ (نپولین)

مہکتی کلیاں

☆ سچ بتادینے سے ذہن کو خلفشاری سے نجات مل جاتی ہے۔

☆ کچھ لوگوں کی شکل خوفناک ہوتی ہے مگر کچھ لوگوں کا دل اور دماغ خوفناک ہوتا ہے۔

☆ غم کتنا ہی سنگین ہو، نیند سے پہلے تک ہوتا ہے۔

☆ جو شخص ناممکن کے پیچھے بھاگتا ہے وہ ممکن سے بھی محروم رہ جاتا ہے۔

☆ رات کو بھوکا سو جانا، صبح قرض دار بن کر جاگنے سے بہتر ہے۔

☆ ہر جملہ خوب صورت ہے اگر وہ ہماری امید ولسک کے مطابق ہو۔

☆ کتاب ہی وہ چیز ہے جو ہمیشہ زندہ رہتی ہے اور مردوں کو زندگی بخشتی ہے۔

منتخب اشعار

ایک مدت سے میری ماں نہیں سوئی تابش
میں نے ایک بار کہا تھا مجھے ڈر لگتا ہے

☆

تمام عمر گزاری خیال میں جس کے
تمام عمر اسی کی طرف نہیں دیکھا

☆

اب میں سمجھا ترے رخسار پہ تل کا مطلب
دولت حسن پہ دربان بٹھا رکھا ہے

☆

حسن کردار سے ملتی ہے حیات جاوید
جسم کی بات نہ کر جسم تو مرجاتا ہے

☆

اپنی ہر سوچ کی تحدید سے باہر نکلا
ہم جسے قطرہ سمجھتے تھے سمندر نکلا

☆

وہ سجدہ روح زمین جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر ومحراب

☆

فضا اداس دل مضمحل ہے میں چپ ہوں
جو ہوسکے تو چلا آ کسی کی خاطر تو

پیاری باتیں

☆ سچائی ایک ایسی دوا ہے جس کی لذت کڑوی اور تاثیر شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہے۔

☆ محبت روح کا وہ گلاب جو گناہ کی دھوپ سے مرجھا جاتا ہے۔

☆ امن چاہتے ہو تو کان اور آنکھ استعمال کرو مگر زبان بند رکھو۔

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہوجاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

قسط نمبر:۱۲

اسمِ اعظم

حسن الہاشمی

علماء کرام کی ایک بڑی جماعت کا خیال یہ ہے کہ "رب" ہی اسم اعظم ہے۔ یہ حضرات علماء بطور دلیل یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ امام حاکمؒ نے حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابودرداءؓ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ سب سے بڑا نام حق تعالیٰ کا رب ہے۔ جامع صغیر کی شرح میں علامہ عزیزیؒ اسم اعظم کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "بارھواں قول یہ ہے کہ اسم اعظم "رب" ہی ہے۔ قرآن حکیم میں اس "رب" کا استعمال مختلف انداز سے بے شمار جگہ استعمال ہوا ہے اور "رب العالمین" تو زبان زد ہے اور اسم الٰہی کو پکارنے سے ایک عجیب طرح کا سکون اور اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ امام ابن ابی الدنیاؒ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ یارب یارب کہتا ہے، یعنی کہ اے پروردگار اے پروردگار تو حق تعالیٰ کی طرف سے یہ آواز آتی ہے کہ اے میرے بندے میں حاضر ہوں، تو مانگ تجھ کو عطا کیا جائے گا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مکمل تنہائی میں کامل یکسوئی کے ساتھ اور رقت قلب کے ساتھ ان گنت مرتبہ "یاربی یاربی یاربی" کہتا رہے اور اپنے مسائل اور مصائب کو پیش نظر رکھے اور جب تک طبیعت میں انشراح رہے اس وظیفے کو جاری رکھے تو اس کے تمام مسائل حل ہوجاتے ہیں اور اس کو مصائب اور دکھوں سے نجات حاصل ہوجاتی ہے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اس وظیفے کو کم سے کم تین دن تک اور زیادہ سے زیادہ سے گیارہ دنوں تک جاری رکھنا چاہئے اور ایک ٹائم مقرر کرکے یعنی ۱۵ منٹ نصف گھنٹے یا ۴۵ منٹ تک اس اسم الٰہی کا ورد کرنا چاہئے، مگر گن کر کسی مخصوص تعداد کے ساتھ ورد نہیں کرنا چاہئے۔ اکثر بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص رزق کی تنگی کا شکار ہیں اس کا ذریعہ آمدنی محدود ہو اور اس کے مسائل بہت زیادہ ہوں جس کی وجہ سے اس کو مشکلوں اور دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہو، آئے دن طرح طرح کی ذلتیں اٹھانی پڑتی ہوں تو اس کو چاہئے کہ روزانہ فجر کی نماز کے بعد دوسودو (۲۰۲) مرتبہ "یارب" پڑھ کر سجدے میں چلا جائے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے مسائل کے لئے دعا کرے۔ بعض بزرگان دین نے یہ فرمایا ہے کہ "یارب" اشراق کے وقت تک پڑھتا رہے اور جب سورج طلوع ہوجائے تو دو نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھ کر پھر سجدے میں جا کر اپنے مسائل کے لئے دعا کرے اور اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھے لیکن شرط یہ ہے کہ دن بھر روزانہ اپنی جدوجہد کو جاری رکھے، انشاء اللہ رزق کے لئے ایسی ایسی جگہ راستے کھلیں گے کہ اس سے پہلے ان راستوں کا وہم وگمان بھی نہیں ہوگا۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو وساوس کی بیماری ہو اور اس کو برے خیالات اور شیطانی وساوس پریشان کرتے ہوں اور اس کی خواہش ہو کہ اس کو ان خیالات سے اور ان وسوسوں سے چھٹکارا مل جائے تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد (۲۰۲) مرتبہ "یارب" پڑھ لیا کرے۔ اس سلسلہ کو ایک ماہ تک جاری رکھے، انشاء اللہ برے خیالات سے اور بے ہودہ قسم کے وسوسوں سے نجات مل جائے گی اور قلب آئینے کی طرح اُجلا ہوجائے گا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد "یارب" دوسودو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے اور اپنے رب سے دشمنوں کے شر سے نجات کی دعا بھی کرتا رہے، انشاء اللہ دشمنوں کے شر سے بھی نجات ملے گی اور اس وقت دنیا میں جو بھی فتنے پھیلے ہوئے ہوں گے ان سب فتنوں سے بھی حفاظت رہے گی۔

راقم الحروف کا تجربہ ہے کہ اگر دل کسی وجہ سے پریشان اور طمانیت سے محروم ہو تو ہر فرض نماز کے بعد ۲۲ مرتبہ "یارب" پڑھنے کا معمول بنالے اور اس وظیفے کو اسی تعداد میں ہمیشہ جاری رکھے، انشاء اللہ قلب اور روح سکینت وطمانیت سے بہرہ ور ہوجائیں گے اور اطمینان قلب کی ایسی دولت عطا ہوگی جو دنیا بھر کے خزانے لٹا کر بھی حاصل نہیں کی جاسکتی، مذکورہ تمام صورتوں میں اول وآخر کم سے کم ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے کیوں کہ درود ہی ہماری دعاؤں اور وظیفوں کو قبولیت کے قابل بناتا ہے۔

☆☆☆

یاکریم

اس اسم کا ذاکر خوش اخلاق ہوتا ہے

کریم کے لغوی معنی ایسی ذات کے ہیں جو مانگنے پر دے اور بار بار مانگنے پر بھی ناراض نہ ہو بلکہ عطا کرتا رہے۔ اس معنوں میں اگر کوئی ہستی پورا اترتی ہے تو وہ اللہ جل شانہ کی ذات ہے کہ وہ نہایت کریم ہے۔ اس سے جو کوئی مانگتا ہے، وہ عطا کر دیتا ہے۔ مانگنے سے بھی دیتا ہے اور بلا مانگے پر بھی دیتا ہے۔ بلا امتیاز اور ہر وقت دیتا ہے، اس ذات نے وعدہ کیا ہے کہ کسی کو بھی اس کے فطری حق سے محروم نہیں رکھے گا۔ اس کے دینے کے طریقے میں کوئی الجھاؤ نہیں کہ مسلمان مانگے تو دے دے اور غیر مسلم مانگے تو نہ دے، وہ رب العالمین ہے، رب المسلمین نہیں۔ اس کی عطا کے خزانے بھرپور ہیں اور کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اگر تمام جن وانس اور فرشتے اپنی اپنی ضروریات اور حاجات سے زیادہ بھی مانگ لیں اور میں ان کو عطا بھی کر دوں تو میرے خزانوں میں رائی برابر فرق نہیں پڑتا۔ جو اس ذات پر بھروسہ کرے اور صدق دل سے مانگے وہ خالی نہیں لوٹتا، بار بار مانگنے سے نہ وہ اکتاتا ہے اور نہ ہی خالی لوٹا دیتا ہے۔ اپنی مخلوق کی کوتاہیوں کو جانتے ہوئے بھی درگزر فرماتا ہے اور کرم کرتا ہے اس کے کرم کی کوئی حد، کوئی حساب نہیں وہ یہ نہیں دیکھتا کہ مانگنے والا کس قدر گنہگار ہے یا کس قدر اس کے احکامات کی خلاف ورزی کرتا ہے بلکہ وہ صرف یہ دیکھتا ہے کہ مانگنے والا اس کے در پر اپنا سر نیچے کئے التجا کر رہا ہے۔ وہ اس کے کھلے ہوئے سر اور پھیلائی ہوئی جھولی کی لاج رکھتا ہے اور اپنی شان کے مطابق کرم فرماتا ہے۔ جو شخص اس پاک ''یا کریم'' کو کثرت سے پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اسے کریم النفس، نیک اخلاق اور خوش مزاج کر دیتا ہے۔ یہ اسم جمالی ہے اور اس کے اعداد ۲۷۰ ہیں۔

اس کے مقرب فرشتے کا نام ہضمائیل ہے جو چار سردار فرشتوں کا حاکم ہے اور ان چاروں سردار فرشتوں کے پاس ۲۷۰ صفیں ہیں اور ہر صف میں ۲۷۰ فرشتے ہیں۔ اس کے فوائد وخواص احاطہ بیان میں نہیں آسکتے۔ انتہائی ڈرتے ہوئے چند فوائد وخواص تحریر کر رہا ہوں۔

ہر دعا کی قبولیت کے لئے

انسان کو جہاں بہت سے فوائد پہنچائے ہیں وہیں سب سے بڑا نقصان یہ پہنچا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ منطقی زاویہ نگاہ نے انسان کے عقیدہ اور ایمان پر کاری ضرب لگائی ہے اور اس قیل وقال کے چکر میں وہ اپنے پروردگار کو فراموش کر چکا ہے اور شکایت یہ ہے کہ اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں جب کہ قرآن پاک میں اللہ کے برگزیدہ پیغمبر نے ایک دعویٰ کیا جو سورۃ ابراہیم میں ہے۔ ایسا شخص جو خیال کرتا ہو کہ عوام الناس اس کی عزت نہیں کرتے یا عزیز واقارب اس سے اچھا سلوک نہیں کرتے تو وہ ہر نماز کے بعد اول وآخر ۵ مرتبہ درود پاک ساتھ اسم پاک ''یاکریم'' کو ۲۷۰ مرتبہ پڑھنا شروع کر دے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوسروں کی نظر میں باعزت کر دیتا ہے اور جو شخص اس کی بے عزتی کرے گا وہ خود ذلیل وخوار ہوگا۔

گناہوں کی معافی کے لئے

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادے تو وہ اسم پاک یاکریم کو اول وآخر ۲۱ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۷۷۷ مرتبہ ۱۰۵ دن بلا ناغہ پڑھے یقیناً اس کی آخرت میں نجات ہوگی اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

قسط نمبر:۱۶

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ کا قول

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ نے ایک عجیب بات لکھی فرماتے ہیں کہ جو عورت نماز پڑھے لیکن نماز میں اپنے خاوند کے لئے دعا نہ مانگے اس کی نماز اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قبولیت نہیں پاتی، لکھنے والے فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں اس کی نماز قبولیت نہیں پاتی یا دوسرے لفظوں میں وہ یوں کہنا چاہتے تھے پریشان نہ ہوں کہ جو عورت نماز پڑھے گی اور اس نماز میں اپنے خاوند کے لئے دعا مانگے گی اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو قبول فرمالیں گے، تو دیکھئے گھر میں محبت اور پیار کی زندگی گزارنے پر اتنا اجر اور یہی نہیں کہ یہ کام فقط عورت کو ہی کرنے ہیں، مردوں کے لئے بھی ان کے کرنے کی فضیلت ہے۔

آج کل کے صوفی

آج کل کے صوفیوں میں ایک عجیب بیماری دیکھی گئی کہ ذرا ذکر واذکار کرنا شروع کیا تو گھر کے کاموں سے جان چھڑاتے ہیں اور اسے توکل کے خلاف سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں یہ تو کام ٹھیک ہی نہیں ہے، یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

خدمت کی ایک بڑی مثال

دیکھئے حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ رب العزت کے پیغمبر ہیں اور ان کی اہلیہ امید سے ہیں اور وہ ان کے لئے آگ ڈھونڈنے کے لئے نکلے اور اپنی اہلیہ سے فرماتے ہیں (اٰتِیۡکُمۡ مِّنۡهَا بِقَبَسٍ اَوۡ اَجِدُ عَلَی النَّارِ هُدًی) تو وقت کے نبی علیہ السلام بھی اپنی بیوی کے لئے آگ تلاش کرتے پھرتے ہیں، معلوم ہوا کہ کام کرنا یہ مرد کی ذمہ داری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے اجر ملتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر کے کام کاج کرنا

اسی لئے نبی علیہ السلام گھر کے کاموں میں شریک ہوا کرتے تھے، کبھی بکری کا دودھ دوہ لیا، کبھی آٹا گوندھ لیا ایسے کام ہمارے محبوبؐ نے خود کئے تو یہ مرد کی بھی ذمہ داری کہ وہ گھر میں محبت و پیار کی ذمہ داری گزارے بلکہ ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو مرد اپنے اہل خانہ کے لئے کوئی چیز خریدتا ہے جیسے سبزی خریدی، گھر کا سامان خریدا کوئی ضرورت کی چیز خریدی جو مرد اپنے اہل خانہ کے لئے کوئی مال خریدتا ہے، سامان خریدتا ہے ضرورت کا اور لاکر اپنے گھر کے اندر رکھتا ہے، رکھتے ہی اللہ تعالیٰ اس کے ستر سال کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں تو نفلوں پر تو وہ عبادت اجر نہیں ملے گا جو یہاں ملے گا، اسی لئے شریعت وسنتوں سے ہمیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو جو راستہ جاتا ہے وہ جنگلوں اور زاروں سے ہو کر نہیں جاتا ان گلی کوچوں بازاروں سے ہو کر جاتا ہے۔

مشائخ نے ہمیں کیا بتلایا

ہم نے کسی کو ذکر واذکار کرا کے لولے لنگڑے نہیں بنانا ہوتا کہ نہ ہاتھ کام کرتے ہیں، نہ پاؤں کام کرتے ہیں۔ ہمارے مشائخ نے اللہ رب العزت ان کو ہماری طرف سے جزاء عطا فرمائے، ایسا اعتدال کا راستہ دکھایا کہ جو افراط وتفریط سے بچ کر سیدھا اللہ رب العزت تک پہنچنے والا تھا۔

تو گناہوں سے بچنا ہمارے اوپر لازم اور ذکر کا کرنا بھی ہمارے اوپر لازم آج ہم الٹے کام کررہے ہوتے ہیں جو کام کرنا ہے ذکر وہ تو کرتے نہیں ہیں اور جو کام نہیں کرنا چاہئے وہ کررہے ہوتے ہیں، ہماری مثال اس بیمار کی سی ہے جو دوائی تو کھاتا نہیں اور نزلے زکام کا مریض ہو کر اچار کھاتا ہے، اب اس کا نزلہ کیسے ٹھیک ہوگا کرنے کا کام کر نہیں رہے اور نا کرنے کا کام کرتے پھر رہے ہیں اوراد و وظائف کیجئے گناہوں سے اپنے آپ کو بچایئے پھر دیکھئے اللہ رب العزت کی رحمت کیسے جوش مارے گی۔

ایک علمی نکتہ

اب ایک اور علمی نکتہ ذہن میں رکھئے کہ قرآن پاک میں تین لفظ استعمال ہوئے۔ ایک تو ظلوم کا لفظ استعمال ہوا، ایک ظالم کا لفظ استعمال

ہوا اور ایک ظلام کا لفظ استعمال ہوا۔

اور ان تینوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے تین نام ہیں۔ ظالم کے مقابلے میں غافر، ظلوم کے مقابلے میں غفور، اور ظلام کے مقابلے میں غفار، تو معلوم ہوا کہ ہم ظلم کی کسی بھی حیثیت میں ہیں ظالم ہیں، ظلام ہیں، ظلوم ہیں، کسی بھی حالت میں ہیں، ہمارے گناہ اللہ رب العزت کی رحمت سے زیادہ نہیں ہیں، پروردگار کی رحمت زیادہ ہے، اس نے ہر ہر درجہ کے مقابلے میں نام بتادیا اور میرے بندے تو ظالم ہے۔

میں غافر ہوں، تو ظلوم ہے میں غفور ہوں، تو ظلام ہے تو میں غفار ہوں، آ کر توبہ کر لے میں تیرے گناہوں کو معاف فرمادوں گا۔

رابعہ بصریہؒ کی کیفیت

رابعہ بصریہ اللہ کی نیک بندی ایک مرتبہ کہیں بیٹھی تھی کہ ایک آدمی بھنا ہوا مرغ کھا رہا تھا، انہوں نے جب دیکھا تو رونا شروع کردیا وہ آدمی سمجھا کہ بھوک لگی ہے اور یہ چاہتی ہیں کہ مجھے بھی کھانا دیا جائے تو اس نے پوچھا جی آپ کھانا چاہیں گی فرمانے لگی نہیں میں اس لئے نہیں رو رہی کسی اور بات پر رو رہی ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ وہ بات کیا ہے فرمانے لگی میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ جانور جب آگ پر بھنتے ہیں تو ان کو پہلے ماردیا جاتا ہے، مرے ہوئے جانور کو بھونتے ہیں میں قیامت کے دن کو سوچ رہی ہوں جب زندہ انسانوں کو آگ میں ڈال کر بھون دیا جائے گا میں نے بھنے ہوئے مرغ کو دیکھا مجھے قیامت کا دن یاد آ گیا، مجھے وہ رات یاد آ گئی کہ جس کی صبح کو قیامت ہوگی کہ اے بندے تو بھنے ہوئے مرغ کھانے کا عادی ذرا کھاتے ہوئے سوچا کریں، مزے مزے سے کھاتے ہیں سوچا کریں کہ ہم اس گوشت کو جو بھون کر کھا رہے ہیں تو ہم نے اسے مار کر بھونا اور ہم اگر گناہ کریں گے تو فرشتے ہم زندوں کو بھونیں گے، زندوں کو اوندھے منہ ڈالیں گے، زندوں کو بھون دیا جائے گا اس لئے گناہوں سے بچنا ہمارے لئے ضروری اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ کہ جو اپنے رب سے ڈر گیا اس کے سامنے کھڑا ہونے سے، اس کے لئے دو جنتیں اب وہ دو جنتوں کی بڑی تفسیر دیکھئے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کا ایک گھر جنت میں بنایا اور ایک گھر جہنم میں بنایا چاہے مسلمان ہو چاہے کافر لیکن مسلمان ہوگا تو وہ جنت والے گھر میں جائے گا اور کافر ہوگا تو جہنم والے گھر میں جائے گا، اسی لئے کافر کو موت کے وقت جنت کا گھر دکھاتے ہیں اگر تو ایمان والا ہوتا تو تیرے لئے یہ گھر تھا لیکن اب تجھے یہ نہیں دیا جائے گا پھر اسے جہنم کا گھر دکھاتے ہیں تو معلوم ہوا کہ ہر انسان کے دو گھر بنے ہوئے ہیں کون کون سے ایک جنت میں اور ایک جہنم میں، ایمان والوں کو گھر ملیں گے جنت میں اور کافروں کو چونکہ جہنم میں ملیں گے لہٰذا ان کے جو جنت کے مکان بچیں گے اللہ تعالیٰ کفار کے ان مکانوں کو ایمان والوں میں تقسیم فرمادیں گے، ہر ہر مومن کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دو مکان عطا فرمائیں گے۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ دو جنتیں ہوں گی، دو دو مکان ہوں گے، دنیا میں دو کوٹھیاں ہوتی ہیں تو بندہ خوش ہوتا ہے جی میری فلاں جگہ بھی کوٹھی ہے، فلاں جگہ بھی کوٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کو دو دو مکان عطا فرمائیں گے۔

اللہ کے دو پیارے نام

اللہ تعالیٰ کے دو نام ہیں، ایک ہے "حنان" اور ایک ہے "منان" ذرا ان کے ترجمہ پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک نام ہے "حنان"

اور دوسرا نام ہے "منان"

"حنان" کہتے ہیں کہ اگر کوئی کسی سے اعراض کرے تو وہ اعراض کرنے والے کو اپنی طرف متوجہ کرے، جیسے ماں حنانہ ہوتی ہے کہ بیٹا اس سے روٹھ جاتا ہے تو اسے ماں مناتی پھرتی ہے، چھوٹا بیٹا روٹھ گیا ماں مناتی ہے تو حنان کا کیا مطلب؟ کہ اگر اس سے کوئی اعراض کرے تو وہ اس بندے کو اپنی طرف متوجہ کرے کہ بھئی آؤ اب دیکھئے ماں سے بچہ روٹھتا ہے تو ماں کہتی ہے چل تجھے فلاں چیز دوں گی اب یہ اسے اپنی طرف متوجہ کر رہی ہے، اچھا کئی دفعہ پیار سے متوجہ کرنا ہوتا ہے، کئی دفعہ ڈرا ڈرا کر متوجہ کرنا ہوتا ہے، کہتی ہے اچھا تو ذرا گھر سے باہر قدم رکھ میں تجھے تھپڑ لگاؤں گی، اب بچہ پھر ماں کے پاس رہتا ہے، اصل میں محبت تھی کہ دور نہ جائے باہر کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہ آجائے، دھمکا دیا کہ تھپڑ لگے گا اگر باہر نکلو گے اصل مقصد تھا قریب آنا، اللہ تعالیٰ بھی حنان ہیں، اپنے بندوں کو قریب کرنا چاہتے ہیں اور یہ قریب کرنے کے دو طریقے

ہیں کبھی کبھی تو اپنی رحمتیں دیدیتے ہیں، نعمتیں دیدیتے ہیں اپنی طرف سے اس کو خوشیاں دیتے ہیں تو ان خوشیوں کی وجہ سے وہ بندہ اپنے رب کا شکر گزار بن جاتا ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کھینچنے کا طریقہ ہے۔

اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بندے کو اگر مال دیدیا جاتا یہ بندہ اور زیادہ باغی ہوجاتا۔ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ بندوں کے رزق کو وسیع کردیتے یہ زمین کے اندر باغی تاغی بن جاتے تو باغی کے لئے رزق کی فراوانی ٹھیک نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ ان کو رنج دیتے ہیں، پریشانی دیتے ہیں، کوئی ان کا دشمن بنادیتے ہیں جو پریشان رکھتا ہے تاکہ وہ پریشان ہوکر میری بارگاہ کی طرف متوجہ ہو تو یہ پریشانیاں اس لئے بھیجی جاتی ہیں، اے میرے بندے تو بھول گیا تو اپنے رب کی طرف متوجہ ہو قربان ہو جائیں اس پروردگار کی رحمت پر کہ جو اپنے بندوں کو پریشانیوں کی زنجیروں میں باندھ باندھ کر اپنی جناب کی طرف کھینچ رہا ہوتا ہے تو حنان کہتے ہیں کہ اگر اس سے کوئی اعراض کرے تو وہ اس کو اپنی طرف متوجہ کرے۔

اور منان کہتے ہیں اس کو جو سوال کرنے سے پہلے بندے کو عطا کردے یہ منان ہوا۔ ''من'' کا مطلب احسان، اب مانگا اور دیا تو یہ کونسا احسان ہوا یہ تو دنیاداروں کا احسان ہے کہ مانگنے پر دیا اور احسان تو وہ ہوتا ہے کہ بن مانگے دے تو منان کہتے ہیں، جو سوال سے پہلے بندے کے ارادے کو دیکھ کر اس کو عطا کردے، زبان سے کہلواتے ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ حنان بھی ہیں، منان بھی ہیں۔ یعنی اگر بندہ گنہ گار بنے گا اللہ تعالیٰ اپنی طرف متوجہ بھی کریں گے اور اگر توبہ کی نیت کرے گا تو زبان سے الفاظ کہنے سے پہلے گناہوں کی مغفرت فرمادیں گے۔ اس لئے جب کوئی انسان یا حنان یا منان کہہ کر دعا کرتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں، اے میرے فرشتو! یہ بندہ کس کو پکار رہا ہے وہ کہتے ہیں اے اللہ یہ حنان اور منان کو پکار رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر پوچھتے ہیں اے فرشتو! میرے علاوہ بھی کوئی حنان اور منان ہے، فرشتے کہتے ہیں پروردگار تیرے سوا نہ کوئی حنان ہے نہ کوئی منان ہے، یہ فقط تیری ہی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب اس نے میرے وہ نام لئے جو صفت کسی غیر میں نہیں اور مجھے پکارا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، میں نے بندے کی توبہ کو قبول فرمادیا تو ہم حنان اور منان کے لفظوں سے اللہ سے معافی مانگیں گے، پروردگار ہماری توبہ کو قبول فرمالیں گے، رب کریم بڑے رحیم ہیں ان کو تو حیا آتی ہے اپنے بندوں کو عذاب دیتے ہوئے۔

ایک حدیث جو بخشش کا ذریعہ بنی

یحییٰ بن اکثم کا مشہور خواب ہے کہ ان کو کسی نے خواب میں دیکھا، ان کا واقعہ ہے، پوچھا حضرت آگے کیا بنا فرمایا کہ اللہ رب العزت کے حضور میری پیشی ہوئی اور مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یحییٰ تم میرے پاس کیا لائے ہو، میں نے کہا کہ یا اللہ میرے پاس ذخیرہ تو کچھ نہیں لیکن ایک حدیث میں نے سنی ہوئی ہے۔ پوچھا کونسی حدیث کہ اللہ میں نے اپنے فلاں استاد سے معمر سے سنا، انہوں نے ظہری سے سنا، انہوں نے عروہ سے سنا اور انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے سنا اور جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے سنا کہ آپ نے فرمایا جب کوئی میرا بندہ کلمہ گو ہو حتیٰ کہ اس کے بال سفید ہوجائیں اور اس حال میں میرے سامنے اسے پیش کردیا جائے اس کے سفید بالوں کو دیکھ کر مجھے حیا آتی ہے اور میں ایسی بندے کو عذاب نہیں دیا کرتا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے بھی ٹھیک سنا، فلاں نے بھی ٹھیک کہا اور ہم نے بھی سچ کہا مجھے حیا آتی ہے۔ یحییٰ تیرے سفید بالوں کو دیکھ کر میں نے جہنم کی آگ کو تیرے اوپر حرام کردیا تو جو پروردگار اتنا کریم ہو، سفید بالوں پر حیا فرماتا ہو، حنان بھی ہو، منان بھی ہو، پھر ہم کیوں نا اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کے اس بوجھ کو دور کروائیں۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆☆

☆ اگر آپ کے بدن میں یا گھر کے افراد میں ہر وقت بیماری رہتی ہے اور اس بیماری کی وجہ سے آپ کا بہت وقت بھی خراب ہوتا ہے اور مالی نقصان بھی ہوتا ہے تو ہر روز ظہر کی نماز کے بعد ۸۱ مرتبہ اَلْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ پڑھیں۔

☆ اگر شوہر اور بیوی ایک دوسرے کو چاہتے ہیں تو بہت ہیں لیکن پھر بھی گھر میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا رہتا ہے، گھر میں بے سکونی کی فضا رہتی ہے تو دونوں ہر نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ اَلْقُدُّوْسُ السَّلَامُ پڑھیں۔

قسط نمبر ٢٠

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب وغرائب

ارشاد خداوندی ہے۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ۝

"یعنی کیا وہ ذات بہتر نہیں ہے جس نے آسمان وزمین کو بنایا اور اس نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس پانی کے ذریعہ ہم نے رونق دار باغ اگائے ورنہ تم سے ممکن نہ تھا کہ تم ان باغوں کے درختوں کو اُگا سکو، اب بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا اور کوئی معبود ہے بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اوروں کو خدا کے برابر ٹھہراتے ہیں۔"

زمین پر اگنے والی نباتات کو دیکھئے، اول تو ان کا خوش کن دلپذیر دلربا منظر اور ان کی خوشنمائی وتروتازگی کیا کچھ کم ہے جس کی نظیر دنیا کی کوئی شئے پیش نہیں کرسکتی۔

پھر غور کیجئے کہ جناب باری نے ان میں کیا کیا منافع رکھے ہیں؟ کیا کیا مزے ان کو عطا کئے ہیں، کیا کیا خوشبوئیں ان کو مرحمت فرمائی ہیں اور دوسرے نہ معلوم کیا کیا مقاصد ان سے حل فرمائے ہیں، جن کا کوئی شمار نہیں، پھر نباتات کی بقا کے لئے بیج اور گٹھلی پیدا کی، درختوں میں پھل لگائے جن میں انسان کے لئے غذائیت بھی رکھی اور لذت بھی، ان ہی سے جانوروں کے لئے چارہ نکالا۔ جلانے کے لئے لکڑی پیدا کی، عمارتیں بنانے کے لئے بڑے شہتیر دیئے اور کشتیاں بنانے کے لئے بھی لکڑی انہی درختوں سے حاصل کی گئی، نیز درختوں کے پتوں پھولوں، جڑوں، تنوں، شاخوں، ٹہنیوں اور گوندوں میں بے شمار مصلحتیں ہیں اور ان گنت ان سے کام نکلتے ہیں۔

سوچئے اگر آپ کو پھل یوں ہی زمین پر مل جاتے اور درختوں پر نہ لگتے تو ہماری زندگی کے کتنے کاموں میں رخنہ پڑجاتا، نہ عمارت کی لکڑی ملتی نہ جلانے کا ایندھن دستیاب ہوتا نہ جانوروں کو چارہ نصیب ہوتا، بس پھلوں سے غذائیت ہی ملتی اور ہم بہت سے مقاصد کھو بیٹھتے، پھر دیکھئے کہ قدرت نے بیج میں کیا برکت رکھی ہے کہ ایک دانہ سے سو اور اس سے بھی زائد دانے پیدا ہوتے ہیں اور اس زیادتی اور برکت میں حکمت یہ ہے کہ پیدا شدہ غلہ کو اپنی غذا بھی بنائیں اور جو بیج بچ رہے ضروری امور کے لئے اس کو ذخیرہ کریں، نیز آئندہ کاشت کے لئے اس کو جمع رکھیں۔

اس کی مثال ایسی ہے کہ مثلاً کوئی بادشاہ ایک شہر آباد کرے اور اہل شہر کو غلہ دے کہ وہ کچھ اس میں سے بوئیں اور کچھ کو غذا میں استعمال کریں، یہاں تک کہ کاشت تیار ہو، بس یہی مصلحت اللہ تعالیٰ نے اپنے سارے بندوں کے ساتھ ملحوظ فرمائی اور ان کے حالات کی درستی کی، یہی حال درخت اور کھجور کا ہے کہ یہ ایک گٹھلی سے لگتے ہیں اور ان کے پھلوں میں سیکڑوں گٹھلیاں لگتی ہیں۔ اسی مقصد کے تحت کہ بندگان خدا کچھ کھائیں کچھ دیگر مقاصد کے لئے رکھ چھوڑیں اور اس سے بھی فاضل جو رہے اس سے اور درخت اور کھجور اگائیں تا کہ پیداوار کا سلسلہ نہ ٹوٹ جائے اور درختوں کی انواع نہ ختم ہوجائیں۔ اگر درختوں کی پود کا سلسلہ اس طرح نہ چلے تو خشک سالی کی طرح درختوں کے بدل ملنا بند ہوجائیں۔

غور کیجئے غلہ کے دانے پیدا ہوتے وقت کیسے تھیلیوں میں بند نکلتے ہیں، یہ اس غرض سے کہ پکنے کے وقت تک یہ جانوروں اور پرندوں کی دستبرد سے محفوظ رہیں، بالکل جس طرح بچہ تھیلی میں بند پیدا ہوتا ہے اور بعض غلے ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ ان کے سروں پر سخت قسم کے چھلکے برچھے نما لگے ہوتے ہیں تا کہ ان کے ذریعہ پرندوں کی نقصان رسانی سے حفاظت ہوسکے، ملاحظہ کیجئے کہ قدرت نے غلوں اور پھلوں کی کیسی حفاظت فرمائی تاکہ حیوانات اور پرندوں کو کھانے یا ان کو خراب کرنے کا موقع نہ مل سکے حالانکہ پیداوار میں ان جانوروں کا بھی حق ہے لیکن

انسان کی حاجت چونکہ ان کی حاجت سے مقدم ہے اس لئے انسان کے ہاتھ میں پہنچنے تک قدرت ہر چیز سے حفاظت کرتی ہے۔

درختوں کی پیدائش بھی پراز حکمت ہے، یہ چونکہ حیوانات کی طرح برابر اور ہمیشہ غذا کے محتاج رہتے ہیں اور حرکت کی ان میں طاقت نہیں کہ چل پھر کر یہ اپنی روزی حاصل کریں، نہ ایسے کوئی آلات ہیں کہ غذا خود بخود ان تک پہنچ جائے، لہٰذا ان کی جڑیں زمین میں گڑی ہوئی پیدا ہوئیں تاکہ زمین سے پانی جڑوں کو بھی پہنچے اور اوپر تنے شاخوں، ڈالیوں، پتوں اور پھلوں کو بھی۔ یوں زمین گویا ان درختوں کے لئے ایک شفیق ماں کی طرح ہوئی جو جڑوں کے منہ میں ہر وقت غذا کا لقمہ پہنچاتی رہتی ہے اور یہ جڑیں حیوانات کے بچہ کے مانند زمین سے پانی کی غذا چوستی ہی رہتی ہیں۔ خیموں اور ڈیروں کو دیکھئے کہ اردگرد کی رسیوں سے کیسے ٹھہرے ہوئے ہیں اور کسی طرف بھی نہیں جھکتے۔

بس اسی طرح درختوں کی جڑیں زمین میں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں جو ان کو گرنے یا جھکنے سے روکے ہوئے ہیں، اگر یہ جڑیں نہ ہوں تو بلند درختوں کا زمین پر کھڑا رہنا غیر ممکن ہو جائے، خصوصاً آندھیوں میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کو دیکھئے کہ پہلے ایک مصلحت کی بنیاد ڈالی، پھر لوگوں نے بھی اپنے کاروبار میں قدرت کی پیروی کی اور خیموں میں وہی درختوں کی شکل قائم کی۔

پتوں کو ملاحظہ کیجئے کیسی حیران کن بناوٹ ہے، رگوں کی طرح ایک جال اس میں پھیلا ہوا ہے، بعض نسیں موٹی لمبی اور چوڑی ہیں اور بعض بہت باریک ہیں جو انہی موٹی نسوں کے ساتھ بناوٹ میں آگئی ہیں۔ اگر یہ کاریگری انسان کے ہاتھ سے وجود میں آتی تو شاید ایک پتہ بنانے کے لئے مدت چاہئے تھے اور پھر اس کے لئے بہت سے آلات اور جدوکد درکار ہوتی، لیکن قدرت کی طاقت کو دیکھئے کہ تھوڑی سی مدت میں نرم اور پہاڑی زمین غرض زمین کے چپہ چپہ کو بغیر کسی آلہ یا اوزار کے پتوں سے بھر دیا، پتے میں یہ جو باریک باریک نسیں ہیں یہ پتے میں غذا پہنچانے کا کام کرتی ہیں، جس طرح انسان کے بدن میں رگیں اِدھر اُدھر خون دوڑاتی ہیں اور یوں انسانی وجود کو قائم رکھتی ہیں اور جو موٹی نسیں ہیں وہ پتے کو مضبوط اور سخت رکھتی ہیں اور اس کو ٹوٹنے تڑکنے سے بچاتی ہیں۔

پھر گٹھلی کے فلسفہ کو سمجھئے!

وہ اس لئے پیدا کی گئی ہے کہ اگر درخت اُگانے کے لئے کوئی گٹھلیاں نہ رہی ہوں یا اگر وہ بوئی گئی ہوں مگر کسی آفت سے وہ تلف ہو گئی ہوں تو ان تازہ گٹھلیوں کو کام میں لایا جائے لہٰذا یہ گٹھلیاں قیمتی اشیاء کی طرح جگہ جگہ بکثرت جمع کر دی گئی ہیں۔ اس مصلحت سے کہ اگر ایک جگہ گٹھلیاں کسی آفت سے خراب ہو جائیں تو دوسری جگہ دستیاب ہو سکیں۔

گٹھلی میں یہ بھی مصلحت ہے کہ وہ پھل کی نرمی کو تھامے رکھتی ہے اور اس کو آزار سے بچاتی ہے۔ اگر گٹھلی پھل میں نہ ہوتی تو پھل میں آفت جلد اثر کرتی اور پکنے سے پہلے ہی وہ کسی آزار کا شکار ہو جاتا، نیز بعض پھلوں کی گٹھلیاں کھائی بھی جاتی ہیں اور ان سے تیل بھی نکالا جاتا ہے اور دوسرے کاموں میں بھی لائی جاتی ہیں اور ان کے اوپر جو گودا بالذت ومزہ اور نفع پیدا ہوا ہے وہ تو پھر بے بدل ہے اور سراسر عنایت پروردگار ہے۔

ملاحظہ کیجئے کہ جس طرح نطفہ میں قدرت نے انسان کی پیدائش کا مادّہ رکھا ہے اسی گٹھلی میں درخت کی پیدائش کی صلاحیت ودیعت فرمائی ہے مگر یہ معلوم کرنا کہ وہ کیسے اور کہاں پوشیدہ ہے اس کا علم بس اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کاملہ کو ہے۔

قدرت نے گٹھلی کی حفاظت دو طریقے سے فرمائی، ایک یہ کہ اس کو سخت پیدا کیا، دوسرے یہ کہ اس پر مزید احتیاط کے لئے ایک جھلی لپیٹی کہ اگر وہ زمین پر گرد میں گر بھی جائے تو یک بیک خراب نہ ہونے پائے اور اگر اس کو آئندہ کاشت تک رکھا جائے تو بوسیدہ نہ ہو، کیوں سمجھئے کہ گٹھلی کے باہر کا چھلکا گٹھلی کے لئے ایک صندوق ہے اور یہ اس میں ایک قیمتی شئے کی طرح رکھی ہوئی ہے، گٹھلی جب زمین میں ڈالی جاتی ہے اور اس کو پانی ملتا ہے تو گٹھلی میں جڑ پیدا ہوتی ہے اور اس میں ایک شاخ لگتی ہے، جیسے جیسے یہ شاخ بڑھتی ہے اسی قدر جڑ قوت پکڑتی جاتی ہے تاکہ درخت کو مضبوطی پہنچتی جائے اور جڑ ہی کے ذریعہ غذا شاخ تک پہنچتی ہے، یہاں تک کہ شاخ اپنی پوری شکل اختیار کر لیتی ہے، اس طرح شاخیں بڑھ بھی جاتی ہیں اور خود اپنی جڑوں کو ٹھہرا بھی سکتی ہیں۔

اس نظام سے جب درخت کی غذا اس کے بالائی حصوں تک پہنچتی ہے تو قدرت نہایت انصاف اور مناسبت سے اس کو ہر حصہ درخت پر تقسیم کر دیتی ہے، پتوں کو ان کے مطلب کی غذا ملتی ہے اور انہی نسوں کا

جو جال بچھا ہوا ہے اس میں سے ہر نس اپنے مناسب غذا لے لیتی ہے، پھل اپنے مناسب غذا پالیتے ہیں اور اسی طرح چھلکے کھپلے اور پھول وغیرہ، غرض ہر ایک چیز اپنے لائق غذا حاصل کر لیتی ہے، یہاں تک کہ پھل بڑھتے ہیں، مزے دار اور خوشبودار ہوتے ہیں، رنگ بھی ان کا جدا جدا اور مٹھاس اور لطافت بھی ان کی الگ الگ ہوتی ہے۔

پھر غور کیجئے کہ قدرت نے پھلوں سے پہلے پتے اُگائے اس مصلحت سے کہ پھل شروع میں بہت کمزور اور نازک ہوتا ہے، وہ سورج کی گرمی اور ہَوا کے جھونکے برداشت نہیں کر سکتا لہٰذا پتے پیدا ہو کر پھل کو اپنے اندر چھپالیتے ہیں لیکن بالکل نہیں چھپاتے بلکہ دھوپ اور ہَوا کے لئے فاصلے چھوڑتے ہیں کیوں کہ پھل کو دھوپ اور ہَوا کے بغیر چارہ بھی نہیں کیوں کہ اسی دھوپ اور ہوا سے تو پھل گلنے سڑنے بوسیدہ اور خراب ہونے سے بچتا ہے۔

نیز دیکھئے کہ خالق عالم نے درختوں، پھلوں اور پھولوں کو رنگ شکل مزے اور بو میں کیسا مختلف رکھا کہ یہ کسی صفت میں بھی ایک دوسرے سے نہیں ملتے یہ شکل میں لمبے بھی ہیں اور چھوٹے بھی، زبردست بھی ہیں اور کمزور و نازک بھی، رنگ میں یہ سرخ و سفید بھی ہیں اور زرد و سبز بھی اور رنگ زیادتی اور کمی میں بھی مختلف ہیں، بعض گہرے رنگ کے بعض ہلکے رنگ کے اور کچھ درمیانی، مزے میں یہ میٹھے اور کھٹے بھی اور کھٹے میٹھے اور کڑوے بھی، اسی طرح ان کی خوشبوئیں رنگ برنگ اور قسم قسم کی ہیں۔ قرآن پاک میں ان سب صفات کا بیان بڑے پاکیزہ پیرایہ میں آیا ہے کہ اس سے دلوں کو سرور ملتا ہے اور یہ نکتہ سنج کے لئے پوشیدہ راز کھولتا ہے۔

خود غور کیجئے قدرت کی ان گل کاریوں پر جب انسان کی نظر پڑتی ہے تو ایک ہی نگاہ دلوں کے زنگ دھودیتی ہے اور دلوں کو بے پناہ فرحت بخشتی ہے اور ایک خوشکن منظر سے روح میں تازگی پیدا کرتی ہے پھر نہ معلوم قدرت نے ان میں اور کیا کیا نفع اور فائدے پوشیدہ فرمائے ہیں جن کی کوئی حد و شمار نہیں۔

بعض پھل پھول ایسے ہیں کہ ان سے دلوں کو تقویت پہنچتی ہے، بدن کو غذا پہنچا کر زندگی کو قائم رکھتے ہیں، پھر کھاتے وقت جو لذت اور چٹخارہ ملتا ہے وہ تو ہے ہی، پھل میں بیج اور گٹھلی پیدا ہوئی کہ اگر پھل سوکھ جائے اور اپنی تازگی کھو بیٹھے تو بیج دوسرا درخت لگانے کے کام میں آئیں، فرمان الٰہی ہے۔

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ٥

"اور درخت جو کہ طور سینا میں بکثرت پیدا ہوتا ہے، اُگتا ہے تیل لئے ہوئے اور کھانے والوں کے لئے سالن لئے ہوئے۔"

خداوند قدوس نے پتھر اور پانی کے درمیان صاف لذیذ اور نفع بخش تیل پیدا کیا، جس طرح دودھ کو گوبر اور خون کے درمیان سے نکالا اور شہد کی مکھی سے شہد مختلف رنگ کا اور لوگوں کے لئے شفا بخش فرمائی، نہروں کی گزرگاہوں پر جاکر کھڑے ہو جایئے، کیا گل گلزار لگا ہے، یہ سب بندوں کے نفع کے لئے پیدا کیا ہے، عقل مند کے لئے ان سب میں کیسی کیسی عبرتیں اور نصیحتیں ہیں، کھجور کے درخت کو بھی ذرا نظر عبرت سے دیکھئے، پانی پہلے اس کی جڑ کو مضبوط کرتا ہے جو پورے درخت کو تھامے رکھتی ہے، پھر جب اوپر کی جانب چڑھتا ہے تو قدرت اس کو نہایت موزوں طریقے سے تقسیم کرتی اور پورے درخت کو غذا پہنچاتی ہے۔ (باقی آئندہ)

☆☆

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان





ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

باموکل عمل کی اجازت

سوال از: عبدالحیٔ ـــــــــــــ تمکور

حضرت میں ''طلبائے روحانیت'' کے پورے اعمال اور شرائط کے ساتھ پورا کر چکا ہوں، اکل حلال اور صدق مقال کی بھی پابندی کر رہا ہوں۔ حضرت میں اب سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم کا عمل کرنا چاہتا ہوں، اجازت اور رہنمائی چاہتا ہوں، اجازت آپ نے بوقت ملاقات دی ہے اب رہنمائی چاہتا ہوں۔ حضرت میں نے بہت کوشش کی روحانی تقویم سے مدد لی مگر اتوار اور مثبت مہینہ میں تثلیث نہیں ملی، شاید مجھے صحیح اندازہ نہیں ہو رہا ہے اس لئے حضرت میں آپ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ میں جو مذکورہ عمل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ سے التجا ہے کہ مثبت مہینے اور اتوار، تثلیث کی رہنمائی اور نشاندہی فرمادیں اور خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جو عمل میں کرنا چاہتا ہوں وہ بھجوا رہا ہوں اس کو دیکھ لیں اور اجازت مرحمت فرمادیں۔

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم کی ریاضت اور موکل کی تسخیر

ترکیب یہ ہے کہ اتوار کے دن سے روزے شروع کر کے چالیس روزے پوری شرائط ریاضت سے رکھے اور روزانہ آیت مذکورہ ۴۳۲ بار پڑھے، رات کو کم سوئے اور ایسی خلوت ہو کہ کسی کی آواز تک نہ آئے اور شب و روز بوقت عمل عود اور لوبان جلائے، کپڑے سفید اور پاک ہوں اور کم از کم تیسرے دن غسل کرے اور خوشبو لگائے، اس قسم کو نماز صبح اور چاشت اور مغرب کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھے، جب بیس دن گزر جائیں تو ایک موکل آ کر تجھ سے کہے گا اے شخص تجھ کو بیس دن ایسی سخت مشقت اٹھاتے گزر گئے اب تو اپنے آپ کو آرام دے اور اس قدر مال مجھ سے لے لے، اس کے کہنے کی طرف توجہ نہ کرنا چاہئے کتنا ہی وہ کہے مگر ہرگز قبول نہ کرے اور ذکر جاری رکھے، جب چالیس دن پورے ہوں تو تیرا خلوت خانہ نور سے معمور نظر آئے گا اور در و دیوار پر تجھ کو آیت سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم لکھی ہوئی دکھائی دے گی۔

اس عرصہ میں اکثر اچھے اچھے خواب بھی دکھائی دیں گے اور ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار جس کے گرداگرد خلق کثیر ہوگی، تیرے سامنے آئے گا، وہ بادشاہ السلام علیکم کہے گا، تجھے اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا چاہئے، اس کے سلام کا جواب دے کر کہو جس طرح تم نے مجھ کو بزرگی دی ہے اللہ تم کو بزرگی دے، اے بادشاہ میں تم سے ایک نشانی مانگتا ہوں جس سے میں تم کو بہ وقت ضرورت بلا سکوں وہ تجھ سے عہد و پیمان لے کر ایک نشانی دے گا اور عہد اس طرح کے ہوں گے، جھوٹ نہ بولنا، گناہ نہ کرنا وغیرہ پھر جو تیری حاجت ہوگی اس کو وہ پورا کرے گا، عام اس سے وہ کیسی ہی مشکل اور دور دراز کا معاملہ ہو قسم محولہ بالا یہ ہے۔ اس کو روزانہ تین مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

اَللّٰهُمَّ لَيْسَ فِي السَّمٰوٰتِ ذَوَاتٌ وَّلَا فِي الْاَرْضِ غَمَرَاتٌ وَّلَا فِي الْجِبَالِ مَدَرَاتٌ وَّلَا فِي الْبِحَارِ قَطَرَاتٌ وَّلَا فِي الْعُيُوْنِ لَحَظَاتٌ وَّلَا فِي النُّفُوْسِ خَطَرَاتٌ اِلَّا وَهِيَ بِكَ وَالْاٰتٌ وَلَكَ شَاهِدَاتٌ وَفِيْ مُلْكِكَ مُتَحَيِّرَاتٌ اَسْئَلُكَ بِتَسْخِيْرِكَ لِكُلِّ شَيْءٍ اَنْ تُوَفِّقَنِيْ لِمَا يُرْضِيْكَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

جواب

خوشی کی بات ہے کہ آپ نے کتابچے کی تمام ریاضتیں پوری کرلیں اوراس سے بھی زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ آپ اکل حلال اور صدق مقال کا بھی اہتمام کررہے ہیں جو دورِ حاضر میں ایک کرامت کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہماری رائے یہ تھی کہ اب آپ دوسرے کتابچے ”قلب قرآن“ کے وظائف پر بھی دھیان دیں، ان وظائف سے آپ کی روحانیت میں اضافہ ہوگا اور آپ کو روشن ضمیری کی دولت میسر آئے گی نیز آپ کوفن کی کتاب تحفۃ العالمین کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ آپ کو اس لائن کی تمام باریکیوں سے واقفیت ہوسکے، کیوں کہ روحانی عملیات کا سفر تہہ کرتے ہوئے علم نجوم، علم ساعات، علم الاعداد اور علم الحروف وغیرہ کا جاننا بھی ایک حد میں نہایت ضروری ہے۔

آپ نے ۲۰۱۷ء کی روحانی تقویم کا بغور مطالعہ نہیں کیا، اسی لئے آپ مثبت مہینوں میں اتوار کے دن ستاروں کی نظر تثلیث پکڑنے میں ناکام رہے، اب اس سلسلہ میں آپ ۲۰۱۸ء کی روحانی تقویم کا مطالعہ کریں تو اس سلسلہ کی بے شمار دولتیں آپ کے ہاتھ لگ جائیں گی۔

یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے ہجری مہینوں میں چار مہینے مثبت مانے جاتے ہیں، ان مہینوں کو ثابت بھی کہتے ہیں، ثابت مہینے یہ ہیں، صفر، جمادی الاول، شعبان، ذی قعدہ۔

غالباً آپ کو نظر تثلیث کسی بھی ثابت مہینے میں اتوار کے دن درکار ہے، اگر آپ کی منشاء یہی ہے تو ۲۰۱۸ء میں ۲۲ رشعبان کو بروز اتوار صبح ۶ بج کر ۲۵ منٹ پر قمر و مشتری کی تثلیث ہے، اس کے بعد ۲۹ رشعبان کو بروز اتوار سہ پہر ۳ بج کر ۳۳ منٹ پر شمس وزحل کی تثلیث ہے، اس کے بعد ۲۹ رذی قعدہ بروز اتوار کو دن ۲ بج کر ۲۱ منٹ پر قمر وزحل کی تثلیث ہے۔ اس کے بعد ۱۷ رصفر بروز اتوار کو شمس وزحل کی تثلیث صبح ۸ بج کر ۲۱ منٹ پر ہوگی۔ آپ ان اوقات اوران تاریخوں کو اپنی ڈائری میں نوٹ کرلیں اوران سے حسب منشاء فائدہ اٹھائیں۔

آپ نے سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ کے عمل کی اجازت طلب کی ہے، ہماری طرف سے اجازت ہے لیکن آپ اس عمل کو اور طریقہ عمل کو بغور پڑھیں، اس عمل کی تمام شرائط کا لحاظ رکھیں، پرہیز کو بھی نظر انداز نہ کریں، وقت اور جگہ کی پابندی کو بھی ملحوظ رکھیں، بخورات کا بھی اہتمام کریں اور کامل یکسوئی اور یقین کے ساتھ اس عمل کو مقررہ دنوں تک جاری رکھیں، انشاءاللہ آپ کامیابی سے سرفراز ہوں گے۔

یہ بات یاد رکھیں عمل کوئی سا بھی ہو اگر وہ باموکل ہے تو ہر روز رجال الغیب کا خیال رکھیں، کسی بھی دن رجال الغیب کا آمنا سامنا نہیں ہونا چاہئے، آپ کو اس بات کی کوشش کرنی ہے کہ رجال الغیب کی طرف ہمیشہ آپ کی پشت رہے وہ آپ کے روبرو نہ ہوں۔ تحفۃ العالمین میں رجال الغیب کی تاریخوں کا چارٹ دیا گیا ہے کہ کس تاریخ میں رجال الغیب کس سمت میں ہوتے ہیں، اس چارٹ کو روزانہ اپنے پیش نظر رکھیں ورنہ ناکامی یا رجعت کا خطرہ رہے گا۔ ”سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ“ کا عمل بھی نقل کردیا ہے تاکہ دوسرے شائقین بھی مکمل شرائط اور تمام قیود کے ساتھ اگر کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں۔ ہم کسی کو بھی اجازت دینے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیتے لیکن سب کی صلاحیتیں اورسب کی قسمتیں ایک جیسی نہیں ہوتیں، ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو اور دیگر جدوجہد کرنے والے حضرات کو کامیابیوں سے ہمکنار کرے آمین۔

سگے بھائی کا غم

سوال از: انوار عالم ادیب ——— آسنسول (مغربی بنگال)

آپ کی ہدایت کے مطابق ۱۷/۷/۱۷ سے ”حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ“ روزانہ ۴۵۰ مرتبہ مع اول وآخر درود شریف ورد کررہاہوں۔

میرے موجودہ حالات یہ ہیں۔

۶۰ سالہ مجرد بھائی چند ماہ ساتھ کھانے کے بعد الگ ہوٹل میں کھانے لگ گیا ہے، سبھوں (اس کے اصحاب کو بھی) اس پر تعجب ہے، پتہ نہیں اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے، اپنے حصہ کے مکان پر قابض ہونے کے باوجود خرچ میں کسی طرح کی کوئی مدد نہیں کررہا ہے (مثلاً بجلی کا بل، اور میونسپل ٹیکس وغیرہ) سے اسے کوئی دلچسپی نہیں، شرپسند دوستوں کے بہکانے پر میرے خلاف ایک محاذ کھول رکھا ہے۔ اس عمر میں یہ سب بہت تکلیف دہ ہے، آپ کے مشورے کا انتظار ہے، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پریشانی سے نجات دے۔

جواب

اگر آپ کا بھائی مکان کے اپنے حصے پر قابض ہے تو اس کو آپ اپنے حصہ میں دخل اندازی مت کرنے دیجئے، اگر وہ ہوٹل میں کھانا کھارہا ہے تو آپ اس کی خوشامد نہ کیجئے ورنہ وہ آپ کو کمزور اور بزدل سمجھنے لگے گا، جب کوئی بھی انسان خواہ وہ اپنا سگا بھائی کیوں نہ ہو کم ظرفی پر اتر آئے تو پھر اس کے ساتھ نرم رویہ رکھنا اور اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا قطعاً غلط ہے اور اس کو اور زیادہ خراب کرنے کی سبیل ہے۔ آپ کو اپنے مکان کی جو آپ کے حصہ میں آچکا ہے باقاعدہ حد بندی کرلینی چاہئے تاکہ آپ آگے کے خطرات سے اور بھائی کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہیں۔ بھائیوں کے ساتھ رعایت اور محبت اسی وقت تک درست ہے جب وہ اس کی قدر کررہے ہوں، اگر بھائی لوگ کم ظرفی اور ناانصافی پر اتر آئیں یا الٹی سیدھی حرکتیں کرنے لگیں تو پھر ان کے ساتھ محبت اور شرافت کا معاملہ ایک حماقت ہے یا پھر وہ شرافت ہے جو بزدلی کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو کچھ دنوں اور ان سے محبت اور نرمی کا برتاؤ کرسکتے ہیں لیکن اگر ان کے دل ودماغ میں کوئی سازش چل رہی ہے اور کچھ غلط قسم کے لوگ ان کی کمر تھپتھپانے میں مشغول ہیں تو پھر آپ کی نرمی اور محبت آپ کے بھائی پر منفی اثرات مرتب کرے گی اور وہ خود تیس مارخاں سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہوجائے گا۔

آپ ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل'' کا وظیفہ جاری رکھیں اور اس کے ساتھ آیت کریمہ کا ورد روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ اس وظیفہ کی برکت سے آپ کو بھائی اور اس کے یار دوستوں کی سازشوں سے چھٹکارا نصیب ہوگا اور وہ اپنے غلط ارادوں میں ناکام ہوجائیں گے، لیکن کوئی موقع ملتے ہی آپ اپنے گھر کی حفاظت کریں، بھائی کے ساتھ حتی الامکان شرافت کا معاملہ رکھیں لیکن اپنی آنکھیں کھولے رکھیں، یادرکھئے کہ شریف ہونا خوش نصیبی ہے لیکن زیادہ شریف بننا بے وقوفی ہے۔

باتیں طالب علمانہ

سوال از: محمد ارشاد ———— فتح پور

میرا نام محمد ارشاد ابن محمد ادریس ہے، میرا ئی نمبر ۱۲۹۰، ۲۰۱۴ء میں آپ سے وابستہ ہوکر روحانی سفر شروع کیا۔ حضور والا چند باتیں آپ کی خدمت عالی میں عرض گزار ہیں، یہ بتائیے کہ کیا دوران ریاضت پرہیز کرنا بھی ضروری ہے حالانکہ کوئی پرہیز درج نہیں کیا گیا اور کیا بیوی سے صحبت بھی ترک کرنی پڑے گی۔

ریاضت نمبر ۴ شروع کیا ہے اس کے بعد حروف تہجی کی زکوٰۃ کا ارادہ رکھتے ہیں، یہ بتادیجئے کہ منزل قمری کب سے شروع ہوگی اور کس دن سے حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنا شروع کروں اور اپنا کوئی خاص فون نمبر یا موبائل نمبر عنایت کریں، جلد آپ سے بات نہیں ہوپاتی ہے اگر واٹس اپ چلاتے ہو وہ بھی نمبر عطا ہو اور کیا ہر نقوش کی زکوٰۃ کو عروج ماہ میں شروعات کرنا پڑے گا۔ برائے مہربانی جواب عنایت ہو۔

میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کا رسالہ ہر مہینہ پڑھتا ہوں اس کے لئے رقم روانہ کررہا ہوں۔ کیا ہر عمل میں جگہ کی پابندی ضروری ہے اس لئے کہ میں مدرسہ میں پڑھاتا ہوں تو ہر ہفتے میں گھر بھی جانا پڑتا ہے اس لئے جگہ کی پابندی بہت مشکل ہے، فی الحال ہم نے اپنے مصلے کو جگہ قرار دے کر جہاں جاتے ہیں، مصلے کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور وقت آنے پر جہاں عمل کا وقت ہوگیا وہیں پر مصلے بچھا کر عمل پڑھ لیتا ہوں تو کیا یہ میرا طریقہ صحیح ہے یا نہیں۔

جواب

بنیادی ریاضتوں کے دوران کسی طرح کے پرہیز کی ضرورت نہیں ہوتی، البتہ زبان کی حفاظت کرنی چاہئے اور زبان سے متعلق جتنی بھی خطائیں ہوں ان کو ترک کردینا چاہئے، جیسے جھوٹ، غیبت، چغل خوری، لعن طعن اور تہمت وغیرہ، اس کے ساتھ ساتھ صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے

بھی پرہیز کرنا چاہئے، کسی بھی انسان کی زبان وعمل میں تاثیر اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب وہ اللہ کی نافرمانیوں سے دور رہے، شوگر کا مریض کتنی بھی دوا کھالے اگر وہ پرہیز نہیں کرے گا تو شوگر کنٹرول نہیں رہے گی، اسی طرح کوئی بھی مسلمان کتنی بھی عبادت کرلے اگر وہ گناہوں سے نہیں بچے گا تو اس کے اندر روحانیت پیدا نہیں ہوگی اور اس کا ایمان مضمحل رہے گا، معلوم ہوا کہ کسی بھی ریاضت اور چلّہ کشی کو مؤثر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان گناہوں اور اللہ کی نافرمانیوں سے دور رہے۔ دوران چلّہ کشی بیوی سے صحبت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور آگے چل کر آپ جب دوسرے روحانی عملیات کا اہتمام کریں گے اس میں ہوسکتا ہے کہ آپ کو بہت سے پرہیز کرنے پڑیں، ان کا ابھی سے ذکر بے سود ہے۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ اس وقت شروع کرنی چاہئے جب چاند منزل شرطین میں ہو اور چاند جب برج حمل میں ہوتا ہے تب وہ منزل شرطین میں ہوتا ہے۔ حروف تہجی کل ۲۸ ہیں اور چاند کی منزلیں بھی ۲۸ ہیں، پہلی منزل شرطین ہے اور آخری منزل رشا ہے، آپ کی آسانی کے لئے بعد میں آنے والی ان تاریخوں کی وضاحت کی جاتی ہے، جب چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا آپ ان تاریخوں کو اور ان اوقات کو نوٹ کرلیں۔

۱۴/ اپریل صبح ۸ بج کر ۵۴ منٹ، ۱۱/ مئی شام ۶ بج کر ۹ منٹ، ۸/ جون رات ۲ بج کر ۵۴ منٹ۔ جس دن زکوٰۃ کی شروعات کریں صحیح وقت پر کریں اس کے بعد کچھ آگے پیچھے ہوجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ نقوش کی زکوٰۃ کو عروج ماہ میں ادا کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر اس کا اہتمام کرلیں تو سونے پر سہاگہ ہے۔

جگہ اور وقت کی پابندی کرنے سے عمل میں قوت پیدا ہوتی ہے اس لئے حتی الامکان جگہ اور وقت کی پابندی کرنی چاہئے، مصلّی جگہ کے قائم مقام نہیں ہوسکتا اس لئے مصلّے کو جگہ سمجھنے کی خوش فہمی کو ترک کردیں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے آمین۔

کیا پتھروں کا پہننا ناجائز ہے؟

سوال از: ولی ـــــــــ گجرات

حضرت ہمارے قریبی دارالافتاء میں طلسماتی دنیا کی وہ کٹنگ جو راشی کے پتھر کے متعلق ہے آیا ہے اور سوال پوچھا گیا ہے کہ یہ صحیح ہے؟

میری مفتی صاحب سے زبانی بات ہوئی، انہوں نے ہی بتایا کہ اس طرح کا سوال آیا ہے، مفتی صاحب نے بتایا کہ مجھے دو ضعیف روایات ملی، عقیق پتھر کے فوائد کے متعلق، جواب تو میں نے پڑھا نہیں ہے لیکن مفتی صاحب بتارہے تھے کہ اگر پتھر کو مؤثر حقیقی مان کر پہنا جائے تو صحیح نہیں ہے لیکن کرنے والی ذات اللہ کی ہے یہ مان کر پہننے میں کوئی حرج نہیں لیکن پتھر پہننے سے بچنا چاہئے کیوں کہ عموماً لوگ کارساز پتھر کو ہی سمجھ کر پہنتے ہیں۔

میں نے کہا مفتی صاحب دوا کے بارے میں کیا خیال ہے، عموماً لوگ اسے ہی کارساز سمجھتے ہیں۔

تو ہنس کر فرمانے لگے پتھر میں عقیدہ زیادہ بگڑتا ہے۔

یہ زبانی بات ہوئی، اس کا خلاصہ ہے کہ مجھے شرح صدر نہ ہوا، پتھر اور دوا میں کیا فرق ہے؟ کیسے عقیدہ خراب ہوتا ہے۔

جواب

ایک زمانہ وہ ہوا کرتا تھا جب مفتی صاحب بہت سوچ سمجھ کر اپنی زبان کھولا کرتے تھے لیکن یہ زمانہ وہ تھا جب مفتی بننے کے لئے بہت پاپڑ بیلنے پڑتے تھے۔ دارالعلوم دیوبند میں دو چار ایسے طالب علموں کو افتاء میں داخلہ ملتا تھا جو دورۂ حدیث میں اعلیٰ نمبروں سے پاس ہوئے ہوں لیکن آج کی تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ افتاء کی دوکانیں گلی گلی کھل گئی ہیں اور ہر سال سیکڑوں علماء مفتی بن کر پورے ملک میں پھیل رہے ہیں، یہ بے چارے اُس سوجھ بوجھ سے قطعی محروم ہوتے ہیں جو کسی دور میں مفتی حضرات میں ہوا کرتی تھی، ایسے لوگوں سے اگر آپ کچھ پوچھیں گے تو اسی طرح کے جوابات دیں گے جو شرعی اور عقلی طور پر کمزور ہوں گے اور جن سے جہالت اور کم علمی کی بو آتی ہوگی۔ دوراندیش اور صاحب تدبر مفتی وہ ہوتا ہے کہ جس کا مطالعہ صرف درسی کتابوں تک محدود نہ ہو بلکہ اس نے ان تمام کتابوں کا مطالعہ کرنے کی بھی زحمت گوارہ کی ہو جو دین اسلام کے ان موضوعات سے تعلق بھی رکھتی ہوں، جو موضوع مدرسوں میں نہیں پڑھائے جاتے لیکن وہ موضوع انسان کی زندگی سے اور دین وشریعت سے تعلق رکھتے ہیں، کسی مفتی کا یہ کہہ کر بات ٹال دینا کہ مجھے دو ضعیف روایات عقیق پتھر سے متعلق ملیں اور اس کی روشنی میں انہوں نے

یہ فیصلہ صادر فرمادیا کہ اگر پتھر کو مؤثر حقیقی مان کر پہنا جائے تو صحیح نہیں ہے، کاش مفتی صاحب کو اس بات کی خبر ہوتی کہ دنیا کی کسی بھی چیز کو مؤثر حقیقی مان کر استعمال کرنا شرک ہے، خواہ وہ دوا ہو یا غذا، پتھر ہو یا تعویذ۔ اگر کوئی صاحب یہ سمجھتے ہوں کہ مجھے فلاں ڈاکٹر کا علاج ہی راس آتا ہے یا مجھے فلاں حکیم کی دوا ہی سے شفا نصیب ہوتی ہے تو یہ بھی شرک ہی ہے کیوں کہ ہر حالت میں اور ہر صورت میں شفا اللہ ہی دیتا ہے، شفا نہ کسی دوا سے ملتی ہے اور نہ کسی غذا سے۔ مفتی صاحب کی زبردستی دیکھئے کہ وہ اس بات کو مان کر بھی کہ اللہ تعالیٰ کو کرنے والی ذات مان کر اور یہ سمجھ کر کہ شفا اللہ ہی دیتا ہے اور فائدہ پہنچانے والی ذات اسی کی ہے، اس یقین کے ساتھ اگر کوئی پتھر پہن لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن پتھر پہننے سے احتراز ہی کرنا چاہئے۔ مفتیوں کی اس طرح کی سوچ وفکر اللہ کے بندوں کو بھٹکاتی ہے اور انہیں گمراہ کر دیتی ہے، یہ توحید پرستی نہیں ہے بلکہ توحید وسنت کے ساتھ اچھا خاصا ایک مذاق ہے، جن لوگوں نے انبیاء کی سیرتوں کا مطالعہ کیا ہو وہ بخوبی اس بات سے واقف ہیں کہ عقیق کی انگوٹھی قریباً قریباً ہر نبی نے استعمال کی ہے۔ سورۂ رحمٰن میں یاقوت اور مرجان کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کی ناقدری کروگے اور کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

اسلام تو تجربات زمانہ کو بھی اہمیت دیتا ہے اور ان غذاؤں اور دواؤں کو بھی جائز مانتا ہے جن کا ذکر قرآن وحدیث میں موجود نہ ہو لیکن ایک دنیا ان کی افادیت پر شاہد ہو تو اسلام اس کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں لگاتا، شراب کا کل بھی حرام ہے اور جزو بھی حرام لیکن انگریزی تمام دوائیں الکحل میں ڈبو کر انسانوں تک پہنچتی ہیں اور حد سے زیادہ تقوے اور پرہیزگاری کا ڈھونگ مچانے والے لوگ نہایت بے تکلفی کے ساتھ ان دواؤں کو کھاتے ہیں اور ذرا بھی نہیں جھجکتے۔ خود مفتی حضرات بھی ان دواؤں کو بے تکلف استعمال کرتے ہیں جب کہ امراض سے نجات پانے کے لئے اور بھی دوائیں دنیا میں موجود ہیں جو ذرات شراب سے پوری طرح محفوظ ہیں لیکن بات دراصل یہ ہے کہ ان مفتیوں کو جو چیز خود کو بھلی لگتی ہے اس کی وہ کوئی نہ کوئی تاویل کر لیتے ہیں اور جو چیز خود کو بھلی نہیں لگتی اس کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑ پڑتے ہیں، اسی طرح کی باتوں نے مفتی حضرات کی شخصیت کو بری طرح گھائل کیا ہے اور ان کے شرعی جوابات کا وہ اعتبار نہیں رہا ہے جو کبھی ہوا کرتا تھا۔ ہم بھی دارالعلوم دیوبند کے فارغ ہیں اور ہمیں شرح صدر ہے کہ کسی بھی نگینہ اور پتھر کا استعمال اس یقین کے ساتھ کہ بحکم خداوندی یہ ہمیں فائدہ پہنچائے گا جس طرح بحکم خداوندی، جوشاندہ، خمیرہ، مروارید، خمیرہ ابریشم، شہد، کلونجی، زیتون، کھجور اور اصلی روغن وغیرہ بحکم خداوندی ہمیں فائدہ پہنچاتے ہیں، قطعاً جائز ہے۔ اللہ کی پیدا کردہ بے شمار نعمتیں ایسی بھی ہیں کہ جن کا ذکر نہ قرآن میں ہے اور نہ احادیث میں لیکن ان میں اللہ نے کچھ نہ کچھ افادیت رکھی ہے اور ان کی افادیت میں کسی بھی صاحب عقل اور کسی بھی صاحب ایمان کو کوئی شک نہیں ہے، کسی بھی چیز کے بارے میں یہ سوچنا کہ اس سے ایمان کے بگڑنے کا خطرہ ہے، پرہیزگاری نہیں ہے بلکہ جاہلانہ قسم کا وہم ہے اور اس وہم سے اور اس طرح کی ریاکارانہ سوچ وفکر سے ہزار بار اللہ کی پناہ۔

بندش کا طریقہ

سوال از: (ایضاً)

گھر کے حصار کا بہتر طریقہ تفصیل سے بتادیجئے کہ کیا پہلے جن آسیب کو گھر سے نکالنا ہوتا ہے، اس کا کیا طریقہ ہے۔

کہتے ہیں کہ نکالے بغیر حصار کر دیا جاتا ہے تو آسیب جن اندر ہی رہ جاتے ہیں نکل نہیں پاتے۔ ایک بار حصار کرنے کے بعد کب تک وہ مکان حصار میں رہتا ہے، کیا پھر کبھی حصار کروانا پڑتا ہے۔ کیا ایک گھر کے لئے دو تین مرتبہ حصار کرنا ہوتا ہے۔ آپ حضرات نے ایک سائل کے جواب میں فرمایا تھا، گھر کے حصار کے لئے دو تین مرتبہ آنا پڑے گا جو آپ کو مہنگا پڑسکتا ہے، اس قسم کا مضمون تھا۔

جواب

گھر کی جو بندش کی جاتی ہے اس کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ پہلے کسی بھی عمل سے جنات کو گھر سے نکالا جائے اس کے بعد گھر کی بندش کی جائے۔ اگر جنات کو نکالے بغیر کسی گھر کی بندش کر دی جائے تو پھر جنات گھر میں مقید ہی رہیں گے اور زیادہ نقصان پہنچائیں گے لیکن یہ عمل وہی عامل کر سکتا ہے جو اس سلسلہ کی پوری مہارت رکھتا ہو لیکن عملیات کی دنیا میں زیادہ تر نتھو مجھے قسم کے لوگ کام کر رہے ہیں اور سترفی صد اس لائن میں دھوکہ ہے، ایک سے ایک بڑا اناڑی خود کو تیس مارخاں ثابت کرتے

ہوئے گھروں کی بندش کر دیتا ہے اور گھر والوں سے رقم اینٹھ لیتا ہے، اس کے بعد بھی جنات جوں کے توں اس گھر میں رہتے ہیں اور گھر والوں کو اذیت پہنچاتے رہتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ گھروں کی بندش کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ سورۂ طارق کی آخری تین آیات ۴ میخوں پر ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے انہیں گھر کے چاروں کونوں میں ٹھوک دیا جائے لیکن یہ عمل مؤثر تب ہی ثابت ہوگا جب عامل نے مذکورہ آیات کی زکوۃ ادا کر رکھی ہو اور قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کی زکوۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آیت کو تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ روزانہ پڑھ کر ۴۰ دن میں زکوۃ ادا کی جائے۔ ۴۰ دن میں پڑھنے کی تعداد سوا لاکھ مرتبہ ہوگی، اس کے بعد پھر میخوں پر اکیس اکیس مرتبہ پڑھ کر گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دیں اور اس سے پہلے جنات کو گھر سے نکالنے کا کوئی عمل بھی کریں، جنات کو گھر سے نکالنے کے لئے متعدد طریقے عاملین نے تحریر کئے ہیں جو اجوائن، رائی اور سرسوں وغیرہ پر پڑھے جاتے ہیں اور تین دن پہلے انہیں گھر کے چاروں کونوں اور چاروں دیواروں کے نیچے بکھیرے جاتے ہیں، جن کی قوت عمل سے جنات گھر چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک مشکل ترین کام ہے جو ہر عامل کے بس کا نہیں ہے، لہٰذا جب اس طرح کا کوئی کام کرانا ہو تو کسی معتبر عامل کو تلاش کریں اور معتبر عامل کا ملنا کوئی مشکل بات نہیں ہے، تلاش کرنے سے جب خدا بھی مل جاتا ہے تو معتبر عامل کیوں نہیں مل سکتا، لوگ اس سلسلہ میں ہمیں بھی بلاتے ہیں لیکن مصروفیت کی وجہ سے ہم بار بار سفر کرنے سے قاصر رہتے ہیں، لہٰذا ہم یہی مشورہ دیتے ہیں کہ اپنے علاقہ کے کسی عامل سے یہ خدمت لے لیں، یوں بھی دور دراز سے کسی کو بھی مدعو کرنا پھر اس کا خرچ اٹھانا دقت طلب بات ہے، اس لئے ہم ہمیشہ یہی مشورہ دیتے ہیں کہ اس طرح کی خدمات کے لئے مقامی عاملین ہی کو ترجیح دیں اور دور دراز سے عاملین کو مدعو کرنے کی زحمت نہ کریں، اس میں بہت ساری دقتیں بھی برداشت کرنی پڑتی ہیں اور اچھے خاصے مصارف بھی۔

تعویذ خراب ہونے کا مسئلہ

سوال از: عبدالرشید نوری ـــــــ بھوپال

گزارش یہ ہے کہ گلے میں نقش تعویذات ڈلے ہوئے ہیں انہیں پہن کر بیت الخلا، موت، میت کے گھر، قبرستان اور شمشان میں جاسکتے ہیں۔ تعویذات خراب تو نہیں ہو جائیں گے۔

جواب

تعویذ پر موم جامہ یا مضبوط قسم کی پلاسٹک چڑھانے کے بعد جب کپڑا چڑھا لیا جاتا ہے تو پھر بے ادبی کا احتمال نہیں رہتا، لیکن بعض محتاط قسم کے علماء نے یہ فرمایا ہے کہ جو تعویذات قرآن حکیم کے حروف پر مشتمل ہوتے ہیں ان کو ناپاکی کی جگہ پہن کر نہیں جانا چاہئے لیکن جو تعویذات اعداد پر مبنی ہوں، ان کا کوئی پرہیز نہیں ہوتا، انہیں پہن کر کہیں بھی جاسکتے ہیں، البتہ بعض تعویذ ایسی جگہوں میں پہنچ کر بے اثر ہو جاتے ہیں اس لئے عاملین اپنے مریضوں کو احتیاط کرنے کی تاکید کرتے ہیں اور یہ تاکید کرتے ہیں کہ ایسی جگہوں پر جانے سے پہلے تعویذ اتار دیں اور واپس آنے کے بعد غسل کریں، پھر دوبارہ تعویذ گلے میں ڈالیں یا بازو پر باندھیں۔

سورۂ الم نشرح کی افادیت

سوال از: (ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ سورۂ الم نشرح شریف کے فضائل وفوائد کیا ہیں، اس سورت کے پڑھنے کا طریقہ کیا ہے، کم سے کم تعداد کیا ہے اور زیادہ سے زیادہ تعداد کیا ہے، التجا ہے مکمل فضائل وفوائد اور طریقہ سے باخبر کریں۔

جواب

سورۂ الم نشرح کے بے شمار فوائد ہیں، اس سورت کے ورد کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس سورت کو روزانہ چالیس مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کو شرح صدر کی دولت حاصل ہوتی ہے اور اس کا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے اور ایک طویل مدت تک پڑھنے کے بعد کشف والہام کی بارشیں بھی قلب واذہان پر برسنے لگتی ہیں۔ اگر بارش کے پانی پر ۲۱ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر دم کر کے اس مریض کو پلائیں جس کے گردوں میں پتھری ہو، یہ پانی ۲۱ دن تک نہار منہ پلائیں تو اللہ کے فضل وکرم سے پتھری بھی پیشاب کے راستے باہر آجاتی ہے اور یہ پانی گردے کی دیگر بیماریوں میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر ۲۱ مرتبہ عام پانی پر

پڑھ کر دم کر کے کند ذہن بچوں کو صبح شام پلائیں تو ان کی کند ذہنی دور ہو جاتی ہے اور ان کی قوت حافظہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر ہر فرض نماز کے بعد سورۂ الم نشرح سات مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیا جائے تو قرض کی لعنت سے نجات ملتی ہے اور رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جاتے ہیں اور مال و دولت میں خوب خیر و برکت بھی ہوتی ہے اور وسائل میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ سورۂ الم نشرح کا نقش بھی حصول مال و دولت کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے اس لئے نقش نوچندی اتوار کو پہلی ساعت میں بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھیں تو حصول دولت کے لئے موثر ترین ثابت ہوگا اور حصول روزگار کے لئے بھی تیر کی طرح کام کرے گا۔ اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھیں یا ہری پینسل سے لکھیں، باوضو اور قبلہ رو ہو کر لکھیں تا کہ اس کی افادیت بڑھ جائے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۹۶	۳۱۱۰	۳۱۰۷	۳۱۰۳
۳۱۰۸	۳۱۰۲	۳۰۹۷	۳۱۰۹
۳۱۰۱	۳۱۰۵	۳۱۱۲	۳۰۹۸
۳۱۱۱	۳۰۹۹	۳۱۰۰	۳۱۰۶

شیطانی وسوسہ

سوال از: گلشن بی ــــــــــ بھوپال

میرا نام گلشن بی ہے اور ماں کا نام نصیبا بی ہے۔ میں روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہوں، ذکر اذکار پڑھتی ہوں، سورۂ یٰسین شریف، حزل شریف، سورۂ ملک، سورۂ واقعہ، درود شریف پڑھتی ہوں، پڑھ کر روزانہ بزرگوں اور امت محمدیہ اور اپنی بچی کو بخش دیتی ہوں، کبھی پڑھنے میں ناغہ بھی ہو جاتا ہے۔

میرے شوہر جن کا نام یعقوب خاں ہے وہ کہتے ہیں کہ پڑھنا بند کردو، اس پڑھنے سے ہی تو پریشانی اور بیماریاں آرہی ہیں، میں نے ان کے کہنے پر ایک ہفتہ پڑھائی بند کردی، مجھے گھبراہٹ محسوس ہونے لگی اور ایسا محسوس ہوا کہ میرے روزانہ کئی جوتے سر پر پڑ رہے ہیں، کھویا کھویا سا محسوس کر رہی ہوں۔ براہ کرم بتائیں پڑھنا بند رکھوں یا پھر روزانہ پڑھنا اور بخشنا شروع کردوں، خط کا جواب ضرور عطا ہو۔

جواب

یہ سوچ کہ قرآن حکیم پڑھنے سے یا اللہ کا ذکر کرنے سے گھر میں پریشانیاں آتی ہیں، ایک شیطانی وسوسہ ہے، شیطان ہمارا سب سے بڑا اور سب سے طاقت ور دشمن ہے، یہ آسانی سے ہمیں گمراہ کردیتا ہے اور ہمیں صراط مستقیم سے ہٹا دیتا ہے۔ ایک بات یاد رکھئے کہ جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا تو وہ گھر اہل آسمان کو بالکل ویرانوں کی طرح محسوس ہوتا ہے، اور وہ گھر ایسے روشن دکھائی دیتے ہیں جیسے چاندنی رات میں چاند ستارے چمکتے نظر آتے ہیں جن میں قرآن حکیم کی تلاوت ہوتی ہے اور جن گھروں میں اللہ کا ذکر فکر ہوتا ہے۔ آپ کے شوہر کو جو یہ وہم ہو گیا ہے کہ پڑھنے پڑھانے سے ہماری تکلیفیں بڑھ رہی ہیں اور العیاذ باللہ قرآن حکیم کی تلاوت سے گھر میں بربادی آرہی ہے، محض ایک وسوسہ ہے اللہ کی پناہ ہزار بار اللہ کی پناہ۔

اپنے شوہر کو سمجھایئے کہ اس طرح کی گندی سوچ کی وجہ سے ایمان کے غارت ہو جانے کا خطرہ ہے، ان کو اس بات کی تاکید کریں کہ روزانہ ۲۱ بار صبح شام لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم پڑھا کریں، انشاء اللہ شیطانی وسوسوں سے اور الٹے سیدھے توہمات سے نجات مل جائے گی۔ یہ نقش کسی نمازی سے لکھوا کر کالے کپڑے میں پیک کرا کے اپنے گھر میں لٹکا دیں تو آپ کے اور شوہر کے حق میں بہتر ہوگا۔

۷۸۶

۳۷۱	۳۸۵	۳۸۲	۳۷۸
۳۸۳	۳۷۷	۳۷۲	۳۸۴
۳۷۶	۳۸۰	۳۸۷	۳۷۳
۳۸۶	۳۷۴	۳۷۵	۳۸۱

اس نقش کو اس رفتار سے پر کریں۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

تبلیغی جماعت

سوال از: جمشید خاں ـــــــــــ ناگپور

آج کل تبلیغی جماعت میں جو اختلاف چل رہا ہے اور یہ اختلاف ایک فتنہ کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے، کیا یہ اختلاف ختم نہیں ہوسکتا، اگر علماء اور صلحا اس سلسلہ میں کوشش کریں اور دونوں گروپ کو ایک وہ جو مولانا سعد کا معتقد ہے اور دوسرا وہ جو شورائی نظام کا ہموا ہے کیا انہیں سمجھایا نہیں جاسکتا، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اگر سب لوگ مل کر کوشش کریں تو یہ اختلاف ختم ہوسکتا ہے کیوں کہ یہ اختلاف اتنا بڑا نہیں ہے کہ یہ ختم نہ ہوسکے۔ اب تو حال یہ ہو چکا ہے جو جماعتیں مسجدوں میں آرہی ہیں ان سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ تم مولانا سعد والے ہو یا شوریٰ والے، اس طرح کی باتوں سے عوام میں بہت بدگمانیاں پھیل رہی ہیں اور تبلیغی جماعت کا اثر آہستہ آہستہ ختم ہورہا ہے جو بہت تشویشناک بات ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس موضوع پر قلم اٹھائیں اور آپ ہماری رہنمائی بھی کریں اور اس اختلاف کو جو ایک فتنہ بنتا جارہا ہے ختم کرنے کی جدوجہد کریں، اللہ ہم سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہم کو کسی بڑے فتنے سے محفوظ رکھے، آمین۔

جواب

بے شک یہ بات بہت افسوسناک ہے کہ مسلمانوں میں جو اختلاف ایک بار شروع ہوجاتا ہے وہ پھر کبھی ختم نہیں ہوتا اور دوسری افسوسناک کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں میں تقسیم در تقسیم کا سلسلہ جاری ہے جو مسلمانوں کی تکثیر کو بے اثر کررہا ہے اور ہندوستان میں بلکہ پورے عالم میں ان کی بڑھتی ہوئی تعداد بھی بے معنی ہوکر رہ گئی ہے۔ آج ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد چالیس کروڑ کے قریب ہے، لیکن یہ اتنے حصوں میں بٹ گئی ہے کہ ہم ایک بڑی دہائی ہوتے ہوئے بھی ایک چھوٹی سی اکائی سے بھی کم ہوکر رہ گئے ہیں۔ پندرہ سو برس پہلے حسینؓ ویزید کا اختلاف مسلمانوں میں شروع ہوا تھا، اہل بیت کو میدان کربلا میں بے دریغ قتل کیا گیا تھا، خاندان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلم کھلا تذلیل کی گئی تھی، یہ اختلاف جو ایک بڑے ظلم وستم پر مبنی تھا اور جس میں حق وباطل دونوں بالکل واضح تھے، یہ اختلاف ہنوز ختم نہیں ہوا ہے۔ آج بھی یزید کے چاہنے والے ہمارے اردگرد موجود ہیں جو سیدنا امام حسینؓ کی شبیہ کو مشکوک کرنے کی مذموم کوششوں میں مشغول ہیں۔ رافضی، خارجی، شیعہ، سنی جو فرقے دور صحابہ میں وجود پا چکے تھے وہ سب کے سب موجود ہیں اور دن بدن صحت مند ہوتے جارہے ہیں اور اب تو صورت حال یہ ہے کہ اقتدار پسندی اور اغراض پرستی نے اچھے خاصے اہل تقویٰ کو بھی پوری طرح بگاڑ کے رکھ دیا ہے، وہ لوگ کہ دنیا جنہیں تقوے کا امام سمجھتی ہے وہ بھی اقتدار اور خود پسندی کے نشے میں چور ہیں اور دین کی رسوائی اور ملت کی بدنامی کا انہیں کوئی احساس نہیں ہے، دین وملت کی خاطر قربانی دینے کی رسم کا تو ملیا میٹ ہوکر رہ گیا ہے، اس غلط سوچ نے کہ بس ہم ہی راہ حق پر ہیں لوگوں کا دماغ خراب کردیا ہے اور شیطان لعین نے ان فرشتہ نما انسانوں سے بھی ایسے ایسے کارنامے انجام دلوادیے ہیں کہ جن کی توقع پاگل خانوں میں زندگی گزارنے والے پاگلوں سے بھی نہیں کی جاسکتی۔ صحابہ کرام نیکیاں کرکے بھی شرمندہ شرمندہ رہتے تھے، آج کے دور کے اہل تقویٰ کا حال یہ ہے کہ وہ فحش قسم کی غلطیاں کرنے کے بعد بھی نہ نادم ہوتے ہیں نہ شرمسار، ایسی صورت حال میں کون کسے جھکانے پر مجبور کرسکتا ہے۔ آج کے انسانوں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی غلطی کو غلطی ہی نہیں سمجھتے اور عمومی طور پر اس ڈگر پر چل رہے ہیں جس ڈگر پر چل کر شیطان راندۂ درگاہ ہوا تھا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اللہ کی نظروں سے گرگیا تھا اور قیامت تک ذلیل وخوار ہی رہے گا۔

۱۹۸۲ء جب دارالعلوم دیوبند تقسیم کے مرحلے سے گزرا تھا، اس وقت بعض تبلیغی جماعت کے لوگوں کو ہم نے یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ یہ مولوی حضرات اقتدار کی خاطر ایک دوسرے کی پگڑیاں اُچھال رہے ہیں تبلیغیوں کی یہ سوچ ارباب دل کے نزدیک بہت افسوسناک تھی۔

مادر علمی دو حصوں میں بٹنے جارہی تھی، وہ وقت مذاق اڑانے کا نہیں تھا، وہ ماتم کرنے کا وقت تھا اور یہ دعا کرنے کا وقت تھا کہ علماء دیوبند ایک رہیں اور ان کا شیرازہ منتشر ہونے سے محفوظ رہے لیکن تبلیغی جماعت کے بعض عاقبت نااندیش لوگ اس زعم میں مبتلا تھے کہ علماء اقتدار پرست ہیں اور زر پسند ہیں اس لئے آپس میں گتھم گتھا ہورہے ہیں اور دنیا میں بس ایک ہماری جماعت ہی ایسی ہے جسے نہ کرسی کی چاہت ہے اور نہ مال ودولت کی اور نہ ہمارے یہاں کوئی عہدہ ہے اور نہ کوئی

منصب، وہ شیطان جو ہم سب کا خطرناک دشمن ہے جس نے اچھے اچھوں کو نہیں بخشا وہ تبلیغی جماعت کے ان عاقبت نا اندیش لوگوں کو کیسے چھوڑ دیتا؟

دارالعلوم دیوبند کی تقسیم کے بعد مظاہر العلوم دو حصوں میں بٹا، اس کے بعد جمعیۃ علماء ہند کے ٹکڑے ہوئے اور اب تبلیغی جماعت بھی دو حصوں میں بٹ گئی، کوئی مانے یا نہ مانے لیکن مسلم پرسنل لاء بورڈ کئی حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے اور اس ایک متحدہ پلیٹ فارم پر اپنی اپنی کائیں کائیں کرنے والے اچھے خاصی تعداد میں موجود ہیں جو مسلم پرسنل لاء بورڈ کا صدر بننے کے خواب دیکھ رہے ہیں اور اس خواب کی تعبیر پانے کے لئے وہ ہر جائز اور ناجائز راستوں سے بے تکلف گزر جانے میں مصروف ہیں اور اس طرح کے کرتب بازوں کی وجہ سے مسلم پرسنل لاء بورڈ اپنی معنویت کھو بیٹھا ہے اور آج سرکار کی نظروں میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

اور اب تبلیغی جماعت بھی دو ٹکڑوں میں بٹ گئی ہے جسے اپنے تئیں یہ گمان تھا کہ ہمیں اقتدار سے اور مال و زر سے کوئی سروکار نہیں ہے، آج ان کے یہاں جوتوں میں دال بٹ رہی ہے اور امارت اور شوریٰ کے نام پر سر پھٹول ہو رہی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ دونوں گروہ ایک دوسرے پر الزام تراشی کر رہے ہیں اور دونوں ہی ایک دوسرے کو قصوروار ثابت کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں، بڑے بڑے اجلاس آج بھی ہو رہے ہیں، اللہ کے وہ کثیر بندے جن کی اکثریت دین کی سوجھ بوجھ سے محروم ہے اپنا گھر بار چھوڑ کر اپنا کاروبار چھوڑ کر اور اپنا آرام تج کر کے ان جلسوں میں شرکت کر رہی ہے جہاں بہت کچھ ہے، بہت سی لن ترانیاں ہیں، بہت سے وعدے ہیں، لیکن خوف خدا اور شرم دنیا نام کی چیزوں سے یہ بے نیاز ہو چکے ہیں۔ بنگلہ دیش کے ہونے والے عالمی اجتماع میں مولانا سعد صاحب کی جو توہین اور بے عزتی کی گئی ہے وہ تبلیغی جماعت والوں کو زیبا نہیں دیتی۔ مولانا سعد کی غلطیاں اپنی جگہ لیکن عوامی طور پر کھلم کھلا ان کی تذلیل کرنا اور ان کے خلاف نعرے لگانا ایک افسوسناک طرز عمل تھا، جس کی توقع ان لوگوں سے نہیں کی جا سکتی جو ہر وقت دعوت دین کرنے کا شور و غل مچاتے ہیں اور خود کو صحابہ کرام کے پیروکار سمجھنے کی خوش فہمی میں مبتلا ہوں۔

مولانا سعد کے خلاف ہم نے ویڈیو پر جو مناظر دیکھے ہیں وہ یقیناً افسوسناک ہیں، ان مناظر سے نہ صرف تبلیغی جماعت بدنام ہوتی ہے نہ صرف ملت بدنام ہوتی ہے بلکہ رسوائی کے جھٹکے مذہب اسلام کو بھی سہنے پڑتے ہیں جو یقیناً اعتدال کا مذہب ہے اور جس کے اندر افراط و تفریط کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے۔ جب مولانا سعد صاحب بنگلہ دیش پہنچ گئے تھے تو انہیں جلسہ گاہ ہی میں گھیرا جاتا اور انہیں روبرو ان کی غلطیوں کا احساس دلایا جاتا، ان کے خلاف ہنگامہ کرنا اور ان کے خلاف نعرے لگانا اور انہیں جلسہ گاہ تک نہ پہنچنے دینا اس بات کی علامت ہے کہ مولانا سعد کے مدمقابل گروہ بھی تربیت اور تقوے سے محروم ہے۔

تبلیغی جماعت کی کافی باتیں قابل گرفت ہیں، سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس جماعت کے ساتھ علماء کی دعائیں تو رہیں لیکن یہ جماعت علماء کی سرپرستی سے محروم رہی۔ دارالعلوم دیوبند کے جو فارغین اس جماعت میں گھسے رہے وہ سرپرست بن کر نہیں بلکہ اس جماعت کے ماتحت ہو کر کسی مفاد کی خاطر خوشامدیوں کی طرح ہر بات میں ہاں ہاں ملانے والوں کی طرح اپنی چلت پھرت درج کراتے رہے۔ انہوں نے اس قابل تعریف جماعت کو بھٹکنے سے بچانے کی کوشش نہیں کی، ورنہ صورت حال یہ نہ ہوتی جو اس وقت ہے۔

دارالعلوم دیوبند نے جب عورتوں کی جماعت کے بارے میں اپنا فتویٰ پیش کیا کہ عورتوں کا چلّے میں نکلنا احتیاط کے خلاف ہے اور اس سے فتنے پھیلنے کا اندیشہ ہے تو کئی نام نہاد مفتیوں نے دارالعلوم دیوبند کے فتوے کے خلاف اپنی آواز بلند کی، حالانکہ مادر علمی کی آبرو کی خاطر یہ ضروری تھا کہ دارالعلوم دیوبند کا ہر فارغ دارالعلوم دیوبند کے فتوے کو اہمیت دیتا اور تبلیغی جماعت کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کرتا کہ فی زمانہ عورتوں کا برائے دعوت گھروں سے نکلنا حزم و احتیاط کے خلاف ہے اور دارالعلوم دیوبند کا موقف ۱۶ آنے درست ہے، لیکن رشتے داریوں کی وجہ سے اپنے دوستانہ تعلقات کی وجہ سے یا پھر محض خوشامد اور چاپلوسی کی وجہ سے جس کے تانے بانے کسی نہ کسی غرض سے جڑے ہوئے ہیں، کچھ مولویوں اور مفتیوں کا ہاں میں ہاں ملانا تبلیغی جماعت کے حق میں بہتر نہیں ہے۔ ہر معاملہ میں بے جا کمر تھپتھپانے سے دارالعلوم دیوبند کا تو کچھ بگڑنے والا نہیں ہے لیکن تبلیغی جماعت راہ حق سے بھٹک جائے گی اور بھٹک گئی ہے اور شیطان

اس جماعت کو اور اس پر یقین رکھنے والوں کو گمراہ کردے گا، وہ اور گمراہ کررہا ہے اور یہ جماعت اپنے جم غفیر کے ساتھ اپنے اصلی مقصد سے دور اور بہت دور ہوجائے گی اور ہوچکی ہے جو یقیناً ایک دردناک بات ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ کچھ نام نہاد علماء کے ہوتے ہوئے یہ سب کچھ ہوتا رہا کہ جس عالم دین نے پورا ایک سال جماعت میں نہ لگایا ہو، خواہ کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو، خواہ اس کی پرہیزگاری کتنی ہی مستند کیوں نہ ہو اسے حیات صحابہ پڑھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ جس عالم نے پورا ایک سال جماعت میں ایک چلّہ نہ دیا ہو اس کو امامت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اور جو امام سال میں ایک چلّہ نہ دے اور جماعت کے مشورے وغیرہ میں نہ بیٹھے اس کو امام بنے رہنے کا کوئی حق نہیں ہے، بڑے بڑے جید قسم کے علماء سے اور ان حضرات صلحا سے کہ جن کے تقوے سے اور جن کی پرہیزگاریاں ضرب المثل ہیں، جماعت کے ان افراد کا کہ جو دین وشریعت کے معاملات میں قطعاً نابالغ ہیں۔ یہ پوچھنا کہ آپ نے کتنا وقت لگایا ہے؟ ایک بے ہودہ سوال ہے جس کے تانے بانے غرور، تکبر اور گھمنڈ سے ملے ہوئے ہیں اور غرور وتکبر اور گھمنڈ کرنے والے لوگ خواہ وہ کیسے بھی کارنامے انجام دے رہے ہوں اللہ کی نظروں سے گرجاتے ہیں۔

تبلیغی جماعت کی حقانیت میں کوئی شبہ نہیں لیکن اس کو ''کشتی نوح'' بتانا اور یہ دعویٰ کرنا کہ جو اس کشتی میں سوار نہیں ہوگا اس کی بخشش نہیں ہوگی، ایک غلط بات ہے۔ اور ایسی خوش فہمی ہے جس پر صرف ہنسا جاسکتا ہے، آج بھی ہزاروں علماء اور ہزاروں صلحاء ایسے ہیں جو تبلیغی جماعت سے متفق نہیں ہیں ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں کہ جنہوں نے دین وشریعت کو عام کرنے کے لئے بے شمار کارنامے انجام دیئے ہیں، ڈھیروں کتابیں لکھی ہیں، ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قال اللہ اور قال الرسول کی پناہ گاہوں میں بسر ہوا ہے اور ان میں بے شمار ایسے لوگ بھی شامل ہیں کہ جنہوں نے خدمت خلق میں اپنی قیمتی زندگی گزاری ہے اور خدمت خلق کے دوران انہوں نے اپنی راحتوں اور اپنی ضرورتوں کو قربان کیا ہے وغیرہ ایسے معتبر اور قابل رشک لوگوں کو محض اس لئے نظر انداز کرنا اور انہیں کوئی اہمیت نہ دینا کہ وہ اس کشتی نوح میں سوار نہیں ہوئے ایک غلط بات ہے اور ایک غلط پروپیگنڈہ ہے جس کی روک تھام ان علماء کو کرنی چاہئے تھی جو اس جماعت میں گھسے ہوئے تھے، سچ تو یہ ہے کہ بے جا طرفداری نے مسلمانوں کی کئی اچھی جماعتوں کو گمراہ کردیا اور انہیں خوش فہمیوں کی اُن منزلوں تک پہنچادیا ہے کہ جہاں سے ان کی واپسی اب ممکن نہیں ہے، سوچئے جب میدان حشر میں ذرّے ذرّے کا حساب ہوگا، جب وَاِنْ کَانَ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِھَا کا منظر ہوگا تو کیا صرف مولانا سعد ہی وہاں شرمندہ ہوں گے، کیا وہاں وہ حضرات اللہ کی پکڑ سے بچ جائیں گے جو بے شمار دعوے دن رات اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اور اپنے کانوں سے سنتے ہوئے بھی ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنے ہوئے تھے اور ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی تھی۔

سوچئے بار بار سوچئے اور ہمیں نہیں اپنے ضمیر کو جواب دیجئے اور حاسبو قبل اَنْ تحاسبو کی زندہ تفسیر بن کر زندگی گزاریئے، ورنہ یاد رکھئے کہ محض خوش فہمیوں سے نہ کسی گروہ کا انجام بخیر ہوا ہے اور نہ کبھی ہوگا۔ حسن خاتمہ کے لئے ہمیں فعل وعمل کی گھاٹیوں سے گزرنا پڑے گا اور میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو والی غلط پالیسیوں سے نجات حاصل کرنی پڑے گی۔

یہ بات بھی یاد رکھئے کہ عبادت جب عادت بن جاتی ہے تو اس کے اثرات انسان پر واضح نہیں ہوتے، وہ نماز جس کے بارے میں قرآن حکیم کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ انسان کو برائیوں سے روکتی ہے اور خطاؤں سے باز رکھتی ہے، وہ آج کے دور کے نمازیوں پر اثر انداز نہیں ہورہی ہے کیوں؟ کہ نماز محض ایک عادت ایک رسم بن کر رہ گئی ہے اور جو لوگ نماز واقعتاً عبادت کی طرح ادا کررہے ہیں وہ برائیوں سے بھی بچ رہے ہیں اور ان کی نماز انہیں اللہ کی نافرمانیوں سے بھی بچارہی ہے۔ تبلیغی جماعت کے چلّے جو کبھی انسانوں کی اصلاح کا ذریعہ بنتے تھے وہ اب محض ایک رسم بن کر رہ گئے ہیں۔ ہم ایسے بے شمار لوگوں سے واقف ہیں کہ جو چلّے میں جانے سے پہلے جیسے تھے وہ چلّے سے واپسی کے بعد بھی ویسے کے ویسے ہی نظر آئے، ان کے ظاہر میں تو بہت سی تبدیلیاں آجاتی ہیں، مثلاً ان کی وضع قطع درست ہوجاتی ہے، ان کا لباس بدل جاتا ہے اور چہرے پر داڑھی کا اہتمام ہوجاتا ہے لیکن ان کے باطن میں کوئی انقلاب نہیں آتا، جو جھوٹا ہے وہ جھوٹا ہی رہتا ہے جو بدمعاملہ ہے وہ بدمعاملہ ہی رہتا ہے جو

اپنے بیوی کے ساتھ برا ہے وہ برا ہی رہتا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ عوام ان کی غلطیوں اور بے اعتدالیوں کی اُن حضرات کو کوئی توفیق نہیں ہوتی، جو چوٹی کے لوگ ہیں اور انہیں نہ یہ جائزہ لینے کی فکر ہوتی ہے کہ عوام کی چلت پھرت ان پر اثر انداز کیوں نہیں ہو رہی ہے۔ ہم نے ایسے بہت سے لوگوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ جماعت کے رنگ میں پوری طرح رنگنے کے بعد وہ دیکھنے میں تو اچھے لگے لیکن برتنے میں اچھے نہیں ثابت ہوئے۔ اکثر لوگوں کا حال یہ ہوجاتا ہے کہ وہ خود کو مرنے سے پہلے ہی ناجی سمجھنے لگتے ہیں۔ علماء کو بے حیثیت سمجھنے لگتے ہیں، جو لوگ جماعت سے جڑے ہوئے نہیں ہوتے خواہ وہ معاشرے میں کتنے ہی اہم کیوں نہ ہوں انہیں حقیر گردانے لگتے ہیں اور انہیں سلام تک کرنا گوارہ نہیں کرتے یہ برائیاں صاف طور پر ثابت کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے تبلیغی جماعت کو اسلام کے سوا دوسرا مذہب سمجھ لیا ہے جو ان کی اپنی نظروں میں دین اسلام سے مختلف ہے اور اس طرح کی سوچ و فکر نے تبلیغی جماعت کو بہت بھاری نقصان پہنچایا ہے۔

جماعت کے کچھ لوگوں کی یہ سوچ کہ ہمارے مفسرین بھی اپنے ہوں گے، ہمارے علماء بھی اپنے ہوں گے، ہمارے مفتی بھی اپنے ہوں گے، یہ سوچ یہ ثابت کرتی ہے کہ جماعت کے لوگ اپنی الگ تھلگ آئیڈیالوجی تیار کررہے ہیں تو پھر وہ اس بات کی توقع کیوں رکھتے ہیں کہ مدارس ان کا ساتھ دیں اور تمام مسلمان ان کی ہاں میں ملائیں۔ جہاں عام مسلمانوں کا اکرام نہ رہا ہو، جہاں علماء کی تکریم ختم ہو چکی ہو، جہاں صرف اپنے طور طریقوں کی گھن گرج ہو اور جہاں صرف اپنی قائم کردہ مذہبی رسومات کی فکر اور پابندی ہو وہ جماعت زیادہ دنوں تک کیسے زندہ رہ سکتی ہے؟

دین اسلام جو دنیا کا سب سے زیادہ معتبر مذہب ہے وہ آج تک اس لئے زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا کہ اس میں کوئی سختی نہیں ہے بلکہ اس میں ایسی لچک ہے جو دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ہے۔ اسلام خود یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ''لا اکراہ فی الدین'' دین میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے پھر کوئی بھی جماعت خواہ وہ محسوس کرنے میں کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو اگر دین اسلام کے اصولوں سے بے نیاز ہوجائے گی تو اس کو زبردست نقصان برداشت کرنا پڑے گا اور وہ زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہ سکے گی۔ جو علماء تبلیغی جماعت میں گھسے ہوئے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ تبلیغی جماعت کو ان سختیوں سے بچائیں جو سختیاں کسی کو زیادہ دنوں تک پنپنے نہیں دیتیں، جب تک تبلیغی جماعت نے خود کو دارالعلوم دیوبند کی اولاد سمجھا وہ مقبول رہی اور جب سے یہ جماعت مادر علمی سے اور دیگر دینی مدارس سے بے نیاز ہوئے تب سے یہ جماعت خود انتشار کا شکار ہوگئی، جماعت کے ذمہ داروں کو چاہئے کہ وہ مسجد کے منبر و محراب پر صرف علماء کو براجمان رہنے دیں، تقریریں اسی انداز سے کریں کہ جیسے دین سیکھنے کے ارادے سے بات کررہے ہوں اور علماء کے وقت لگانے کو اپنے وقت لگانے سے زیادہ اہمیت دیں اور اپنی چلت پھرت کو صحابہ کرام کے مجاہدوں سے کمتر سمجھیں، جو اہمیت جہاد کی ہے جس میں اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونے پڑ جاتے ہیں وہ اہمیت چلّوں کی نہیں ہوسکتی، جو اہمیت ہجرت کی ہے وہ تبلیغی جماعت کے خروج کی نہیں ہوسکتی، ہر نیکی کو اگر ہم اس کی صحیح جگہ پر رکھیں گے تب ہی وہ بارگاہ خداوندی میں قبول ہوگی ورنہ منہ پر ماردی جائے گی اور ساری چلت پھرت زحمتِ خواہ مخواہ ہوکر رہ جائے گی۔

''کشتی نوح'' کا اپنا ایک وجود سہی، لیکن ''سفینۂ محمد'' کا بھی اپنا ایک مقام ہے اور اب جو دنیا کے حالات بن رہے ہیں اس میں خود غور و فکر کرنا چاہئے کہ اب کشتی نوح کی زیادہ اہمیت ہے یا ''سفینۂ محمد'' کی اور جب تک دونوں گروپ میں یہ اختلاف موجود رہے گا تو پھر عوام کونسی کشتی میں سوار ہوں اور کسے برحق جانیں، کیوں کہ اب اس کشتی کی پتوار دو ہاتھوں میں ہیں اور دونوں کے سفر کی سمتیں یقیناً ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں۔

آپ نے صحیح کہا ہے کہ اکثر مسجدوں میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے، جہاں غلبہ مولانا سعد صاحب کا ہے وہاں ان کی باتوں کو اہمیت دی جارہی ہے چاہے وہ گمراہ کن ہوں اور جہاں شوریٰ والوں کی اجارہ داری ہے وہاں ان ہی کو برحق سمجھا جارہا ہے۔ ضلع بجنور کے ایک علاقہ میں ایک مسجد میں باقاعدہ دیواریں کھنچ گئی ہیں اور اللہ کا گھر دو حصوں میں بٹ گیا ہے۔ خود کو ''حضرت'' کہلانے کا نشہ بہت خطرناک ہوتا ہے جب کسی کو یہ لفظ سننے کی عادت سی پڑ جاتی ہے تو پھر وہ اس سے کم عزت پر تیار نہیں ہوتا اور دوسروں کو اہمیت نہیں دیتا، وہ اس ناجائز قسم کی خوش فہمی میں مبتلا ہوجاتا ہے کہ میں ہی سب سے بڑا ہوں اور باقی سب مجھ سے چھوٹے

ہیں اور میری رعیت میں ہیں۔

آپ کے خط کا جواب دیتے ہوئے ہم مولانا ابراہیم اور مولانا لاٹ صاحب سے یہ گزارش کریں گے کہ تبلیغی جماعت میں پھیلی ہوئی برائیوں کی اصلاح کے لئے کمربستہ ہوجائیں اور مسجدوں میں اماموں کے ساتھ اور علماء کے ساتھ جو زیادتیاں ہورہی ہیں اس کے خلاف باقاعدہ ایک مہم شروع کریں اور جو لوگ غلو کا شکار ہیں ان کا باقاعدہ بائیکاٹ کریں، یہ باطل تصور کہ تبلیغی جماعت اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب ہے اگر ختم نہیں ہوا اور عوام کو اس سے خلاصی حاصل نہیں ہوئی تو تبلیغی جماعت کو تو نقصان پہنچے گا ہی لیکن دین اسلام کو بھی بہت سے صدمات برداشت کرنے پڑیں گے اور امت مسلمہ بھی رسوائیوں اور پراگندیوں سے دوچار ہوگی۔ ہم تاکیداً عرض کریں گے کہ صرف مولانا سعد صاحب کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑنے سے بات نہیں بنے گی، مولانا سعد صاحب کے بھٹکنے کی جو اصل وجہ ہے، جو بھٹکنے کے بنیادی اسباب ہیں ان پر غور کرنا چاہئے، اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے اور اسی میں تبلیغی جماعت کی فلاح ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ ہماری ان کھری کھری باتوں سے جو ہم نے آپ کے سوالوں کے جواب میں کہہ دی ہیں بے شمار لوگ ہمارے مخالف ہوجائیں گے اور تبلیغی جماعت کے بے شمار اندھے معتقد جو بڑے بڑے علماء کو بھی نظر میں نہیں لاتے ہمارے خلاف محاذ آرائی شروع کردیں گے لیکن ہمیں پرواہ نہیں، ہم ہمیشہ سے اس بات کے قائل ہیں

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بے گانے بھی ناخوش
میں زہر ہلال کو کبھی کہہ نہ سکا قند
کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
نہ مُلّاءِ مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند

آہ! تبلیغی جماعت

سوال از: (ایضاً)

تبلیغی جماعت میں جو حالات پیدا ہوگئے ہیں وہ تو ہیں ہی افسوسناک لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عوام کو اور طلباء مدارس کو کس کا ساتھ دینا چاہئے، مولانا سعد کا یا ان لوگوں کا جو شورائی نظام کے قائل ہیں۔ سنا ہے کہ گجرات میں کوئی دوسرا مرکز بھی قائم کرنے کی تیاری ہے، اگر یہ بات صحیح ہے تو اس بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

جواب

تبلیغی جماعت میں جو اختلاف ہے وہ اقتدار کا اختلاف ہے، ایک طویل عرصہ سے ایک ہی خاندان ایک مخصوص عہدے پر فائز تھا، اب دوسرے خاندان نے یہ اقتدار چھین لیا ہے اور حضرت نظام الدین والے مرکز میں اب دوسرا خاندان براجمان ہوگیا ہے۔ مولانا سعد دوسرے خاندان کے فرد ہیں جو شورائی نظام سے یکسر بے نیاز ہیں اور ایسی امارت کے قائل ہیں جس پر کوئی پوچھ گچھ کرنے والا نہ ہو، اس اختلاف میں یہ بات بھی یقینی ہے کہ جب ایک خاندان پوری شدت کے ساتھ مرکز میں اپنا تسلط جمانے میں کامیاب ہوا تھا تو اس خاندان نے میواتیوں کو حاشئے پر لگادیا تھا اور گجراتی لوگ پوری طرح مرکز پر چھا گئے تھے، اب صورت حال دگرگوں ہوگئی ہے، اب گجراتی لوگ حاشئے پر ہیں اور میواتی لوگوں کی اجارہ داری قائم ہوگئی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ رب العالمین اس اختلاف کو ختم کردے جس کی وجہ سے دین اسلام کی بھی رسوائی ہورہی ہے، علماء بھی بدنام ہورہے ہیں اور وہ تبلیغی جماعت بھی رسوا ہورہی ہے جسے فرشتوں کی جماعت سمجھا جاتا تھا اس سلسلہ میں بڑی ذمہ داری مولانا ابراہیم، مولانا احمد لاٹ صاحب، مولانا طارق جمیل جیسے افراد پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اس جماعت کی صحیح رہنمائی کریں اور اس کی اصلاح کرنے میں اس دارالعلوم دیوبند کے ذمہ داروں کو اہمیت دیں جن کا موقف بہرحال درست ہے اور جس کی پیروی کرنی چاہئے، لیکن ہمیں اس بات کی امید نہیں ہے کہ مذکورہ حضرات سنجیدگی سے اس جانب توجہ دیں گے، حقیقت یہ ہے کہ صرف مولانا سعد صاحب کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑنے سے فائدہ نہیں ہوگا، جن غلط سلط باتوں کی وجہ سے مولانا سعد صاحب راہ حق سے اِدھر اُدھر ہوئے ہیں اُن باتوں سے سبھی کو تائب ہونا چاہئے، اگر اُن باتوں کی اصلاح نہیں ہوئی تو تبلیغی جماعت میں ایک نہیں درجنوں مولوی سعد پیدا ہوسکتے ہیں اور دارالعلوم دیوبند جیسے معتبر مدرسوں سے کھلم کھلا ٹکرا سکتے ہیں، جہالت جب سرچڑھ کر بولنے لگتی ہے تو ''علم'' بے چارہ لاوارث سا بن کر رہ جاتا ہے۔

☆☆☆☆

قسط نمبر:۱۶

عکسِ سلیمانی

حسن الهاشمی

دفع آسیب کے لئے

اگر کسی مکان میں یا کسی آفس ودوکان میں آسیب کا خطرہ ہو وہاں اینٹیں اور پتھر آتے ہوں، خون کی چھینٹیں آتی ہوں، گوشت کی بوٹیاں آتی ہوں یا بال وغیرہ گرتے ہوں تو ان چیزوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو وہاں لٹکا دیں۔ یہ نقش انشاء اللہ پورے گھر اور آفس وغیرہ کو کنٹرول کرے گا اور آسیبی شرارتوں سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۱۶	۹۹۱۹	۹۹۲۲	۹۹۰۹
۹۹۲۱	۹۹۱۰	۹۹۱۵	۹۹۲۰
۹۹۱۱	۹۹۲۴	۹۹۱۷	۹۹۱۴
۹۹۱۸	۹۹۱۳	۹۹۱۲	۹۹۲۳

اثراتِ آسیب سے حفاظت

اگر کوئی شخص آسیبی اثرات کا شکار ہو تو اس کے گلے میں اصحابِ کہف کے نام درج ذیل طریقہ سے لکھ کر ڈال دیں اور اس کے ساتھ یابدوح کا نقش بھی گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ آسیبی اثرات سے نجات مل جائے گی۔ اگر اس نقش کو چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر مریض کو پلا دیں، لگاتار دس دن تک تو مریض کو مکمل شفا نصیب ہو جاتی ہے اور اثرات سے کلی طور پر اس کو نجات مل جاتی ہے۔

اصحاب کہف کے نام یہ ہیں:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الٰھی بحرمۃ یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذرفطیونس کشافطیونس تبیونس یوانس بوس و کلبھم قطمیر و علی اللّٰہ قصد السبیل و منھا جائر ولو شاء لھدٰکم اجمعین. و صلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ واصحابه اجمعین. برحمتك یا ارحم الراحمین۔

یابدوح کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲	۴	۶	۸
۸	۶	۴	۲
۴	۲	۸	۶
۶	۸	۲	۴

جنات اور جادو سے حفاظت

جنات کے حملوں اور جادو سے نجات پانے کے لئے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سرکار دو عالم ﷺ کو یہ دعا پڑھنے کی تلقین کی:
اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ بَرَاَ و ذراء مِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ کُل طَارِقٍ اِلاَّ طارقاً یطرُقُ بخیر یارحمن.

ایک بار ایک جن آپ ﷺ پر حملہ کرنا چاہتا تھا اور آگ کا ایک انگارہ آپ ﷺ کی طرف اُچھالنا چاہتا تھا، آپ نے یہ دعا پڑھی تو وہ جن اپنے برے ارادے میں ناکام رہا اور سرکار دو عالم ﷺ محفوظ رہے۔

اگر کسی جگہ جنات کی شرارتوں کا اندیشہ ہو تو بہ آواز بلند تعوذ وتسمیہ کے بعد ایک بار آیت الکرسی اور ایک بار یہ دعا پڑھی جائے تو جنات کو کوئی شرارت کرنے کا موقع نہیں ملے گا اور حق تعالیٰ کی طرف سے بطور خاص حفاظت ہوگی۔ یہ عمل بارہا کا آزمایا ہوا ہے اور یہ عمل اللہ کے فضل وکرم سے کبھی خطا نہیں کرتا۔

ام الصبیان سے نجات

اگر کوئی بچہ ام الصبیان کا شکار ہو تو مٹی کے چار ٹھیکروں پر یا مٹی کی چار پلیٹوں پر یہ نقش لکھ کر اُن کو آگ میں ڈال دیں، پھر ان پلیٹوں کو نکال کر اُس پلنگ کے چاروں پاؤں کے پاس رکھ دیں جہاں بچہ سوتا ہے، انشاء اللہ چند ہی دنوں میں ام الصبیان سے نجات مل جائے گی۔ اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھنا ہے۔ نقش ہے۔

۷۸۶

۱۰۳۶	۱۰۱۰	۱۰۲۴	۱۰۳۰
۱۰۶۲	۱۰۳۲	۱۰۳۴	۱۰۱۲
۱۰۲۲	۱۰۲۰	۱۰۱۴	۱۰۴۰
۱۰۱۶	۱۰۳۸	۱۰۲۸	۱۰۱۸

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

اگر بچہ ڈرتا ہو

اگر کوئی بچہ سوتے ہوئے ڈرتا ہو تو یہ نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ نیند میں چونکنے اور ڈر سے محفوظ رہے گا۔

۷۸۶

۱۸	۲۱	۲۴	۱۱
۲۳	۱۲	۱۷	۲۲
۱۳	۲۶	۱۹	۱۶
۲۰	۱۵	۱۴	۲۵

لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ لوگوں کے قلوب میں اس کی محبت پیدا ہو جائے اور لوگ اس کو دیکھ کر اس پر مہربان ہو جائیں تو اس کو چاہئے کہ قرآن کریم کی یہ آیات لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ. اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ. وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا. فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ. وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ. یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ. فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ. لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ.

آیت قطب کا کمال

اکابرین نے فرمایا ہے کہ جو شخص آیت قطب کو روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا اس کو غیب سے رزق عطا ہوگا اور ایسی ایسی جگہ سے رزقِ حلال عطا ہوگا کہ جہاں سے رزق ملنے کی کوئی امید نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ بے شمار امور میں زبردست کامیابی ملے گی۔ سربلندی

عطا ہوگی، تمام خواہشات پوری ہوں گی، تمام ضرورتیں پوری ہوں گی، تسخیر حکام کی دولت عطا ہوگی، آسیب وسحر سے نجات ملے گی اور حفاظت بھی رہے گی، مقدمات اور جنگ وجدل میں فتح نصیب ہوگی، دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوگا، مجلسوں میں اکرام ہوگا، دیکھنے والے محبت کرنے پر مجبور ہوں گے، قوت، رعب، دبدبہ اور سرخ روئی نصیب ہوگی، بزدلی اور احساسِ کمتری قریب نہیں پھٹکے گی اور بھی بے شمار معاملوں میں اعتبار اور استحکام عطا ہوگا۔

آیت قطب یہ ہے: بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم. ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشٰى طَآئِفَةً مِنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ.

اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے، انشاء اللہ اس قدر فائدے ہوں گے کہ ان فائدوں کو زبان بیان کرنے سے قاصر ہے۔

ہر مصیبت کا علاج

اگر کوئی محرم کی دس تاریخ کو یہ آیت درج ذیل طریقہ سے چاندی پر کندہ کراکے چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہن لے تو ہر مشکل اور ہر مصیبت سے نجات ملے گی۔ ڈسنے والے جانوروں اور پھاڑنے والے جانوروں کی شرارت سے حفاظت رہے گی، علاوہ ازیں ہر طرح کے خوف اور ڈر سے نجات ملے گی اور قدم قدم پر فتوحات نصیب ہوں گی۔ اس آیت کو اگر خود کندہ کرنا ممکن نہ ہو تو کسی پرہیزگار شخص سے یا کسی خداترس عامل سے کندہ کرائیں۔

آیت کریمہ اس طرح کندہ کرائیں۔

۷۸۶
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ
عَبْدَهٗ
۷۸۶

مہلک امراض سے حفاظت کے لئے

اگر کوئی شخص پابندی کے ساتھ مغرب کی نماز کے بعد روزانہ ایک تسبیح "يَا مَلِكُ يَا قُدُّوْس" کی پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ تمام مہلک اور بڑی بیماریوں سے محفوظ رہے گا، مثلاً: کینسر، ٹی بی، شوگر، گردہ یا مثانہ کی پتھری، بواسیر، ناسور وغیرہ اور اگر خدانخواستہ کوئی اس طرح کی کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو وہ اس نقش کو گلے میں ڈالے اور مذکورہ تسبیح کو مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد پڑھے، انشاء اللہ وہ

ہلاکت سے محفوظ رہے گا اور بیماری سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۹	۷۳	۷۶	۶۲
۷۵	۶۳	۶۸	۷۴
۶۴	۷۸	۷۱	۶۷
۷۲	۶۶	۶۵	۷۷

اسم اللہ کے ذریعہ دل کی بیماریوں کا علاج

اگر کوئی صاحبِ ایمان اسم ''اللہ کو نہایت جلی قلم سے کسی کاغذ پر لکھ کر یا کسی سے لکھوا کر اپنے سامنے رکھے اور دن رات میں کم سے کم تین بار باوضو ہو کر نہایت اخلاص اور یقین کے ساتھ اس اسم کی طرف دیکھے اور دل میں یہ خیال رکھے کہ یہ مبارک نام جس طرح اس کاغذ پر لکھا ہوا ہے اسی طرح خوش خط اور خوبصورت انداز سے میرے دل پر لکھا ہوا ہے اور پھر آنکھیں بند کر کے دس منٹ تک اس تصور کو جمائے اور اسی خیال و تصور میں غرق رہے۔ ہر روز کوئی بھی وقت متعین کر کے تین بار اس عمل کو کرے، انشاء اللہ ہولِ دل سے، اختلاجِ قلب سے، دھڑکن کی کمی اور زیادتی سے، اضطرابِ قلب سے محفوظ رہے گا اور دل کی کوئی بھی بیماری کبھی دل کے قریب نہیں پھٹکے گی۔ ہارٹ اٹیک سے بھی حفاظت رہے گی اور دل کی رگیں بند ہونے کی شکایت بھی کبھی نہیں ہوگی، غرضیکہ دل کی جتنی بھی بیماریاں ہوتی ہے ان سے پوری طرح محفوظ رہے گا۔

اسم ''اللہ'' کی عجیب تاثیر

اس اسم الٰہی کی عجیب وغریب تاثیر ہے، اس کی ایک ادنیٰ سی تاثیر یہ ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ اس اسم کا ذکر کرے گا، باوضو اور قبلہ رو ہو کر اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ لگاتار ۴۰ راتوں تک تو اس کے قلب پر کشف والہام کی بارشیں ہونے لگیں گی، اس کا ضمیر روشن ہو جائے گا اور اس کو عبادت و ریاضت میں ایک عجیب کیف محسوس ہونے لگے گا۔ دورانِ عمل اس کو رسولِ اکرم ﷺ کی زیارت خواب میں نصیب ہوگی، اس کی ملاقاتیں غیبی مخلوقات سے ہوں گی اور اس کو بار بار فرشتوں کا دیدار نصیب ہوگا۔ چالیس دن گذرنے کے بعد عشاء کی نماز کے بعد صرف ۶۶ بار ''یا اللہ'' پڑھنے کا معمول تاعمر رکھے تاکہ اس اسم الٰہی کی تاثیر باقی رہے۔ چلہ پورا ہونے کے بعد اگر ایک بوتل پانی پر ۶۶ مرتبہ ''یا اللہ'' پڑھ کر دم کرے گا تو وہ پانی ہر ایک مرض کو دفع کرنے کا ذریعہ بنے گا۔

اسم ذات ''یا اللہ'' کا ایک اور کامیاب طریقہ

اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کریں۔ روزانہ ۱۴۸ کاغذ کے ٹکڑوں پر ۶۶ مرتبہ لکھیں اور ان کی ۱۴۸ آٹے کی گولیاں بنالیں

اور روزانہ انہیں عصر کے بعد دریا یا نہر میں ڈال دیں، بڑے تالاب میں بھی ڈال سکتے ہیں۔ اگر ڈالنے میں ناغہ ہوجائے تو دو یا تین دن کی اکٹھی بھی ڈال سکتے ہیں لیکن روزانہ ۱۴۸ بار لکھنا اور گولیاں بنانا ضروری ہے۔ اس عمل میں نیت زکوٰۃ کی رکھیں، انشاء اللہ ۴۰ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔

۴۰ دن کے بعد روزانہ ''یا اللہ'' ۶۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ ۴۰ دن گذرنے کے بعد یا اللہ کا نقش جس کو بھی دیں گے خواہ کسی بھی مقصد کے لئے دیں انشاء اللہ اس کو فائدہ ہوگا اور اس کی ضرورت پوری ہوگی اور اس کو ہر بیماری سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۱۱	۲۴	۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

بحق یا اللہ

زبردست کامیابی حاصل کرنے کے لئے

کوئی بھی مہم یا ضرورت درپیش ہو یا کسی مقدمہ میں یا کسی مقابلہ میں جیت کی خواہش ہو یا کسی بھی معاملے میں اپنی برتری مطلوب ہو یا کسی کے دل میں اپنی محبت پیدا کرنے کی خواہش ہو تو ''یالطیف'' کا عمل کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ''یالطیف'' ۱۲۹ مرتبہ پڑھیں، یہ ایک تسبیح ہوئی اور ایک ہی نشست میں یالطیف کی ۱۲۹ تسبیحیں پڑھیں، اول و آخر ہر تسبیح شروع کرنے سے پہلے اور ختم پر ایک بار درود شریف پڑھیں۔ کل تعداد سولہ ہزار چھ سو اکتالیس ہوگی، اس کے بعد سجدے میں جاکر ۷ مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ کر اپنی خواہش اور ضرورت یا جو بھی مقصد ہو اس کے لئے دعا کریں۔ انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔ اس عمل کو عروج ماہ میں کریں۔ انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔ اگر نوچندی جمعرات، نوچندی جمعہ یا نوچندی اتوار کو کریں تو اور بھی بہتر ہے۔

لڑکی کی شادی کے لئے

اگر کسی لڑکی کی شادی نہ ہو رہی ہو تو اس کے ماں باپ میں سے کوئی یہ عمل کرے۔ لڑکی بھی یہ عمل کرسکتی ہے۔ نوچندی جمعرات کو عشاء کے بعد سے عمل شروع ہوگا، بدھ کا دن گذار کر نوچندی جمعرات مغرب کے بعد سے شروع ہوجائے گا، عشاء کے بعد گیارہ ہزار مرتبہ ''یامغنی'' پڑھنا ہے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے۔ اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کریں، انشاء اللہ بہت جلد رشتہ طے ہوجائے گا اور اچھا پیغام موصول ہوگا۔

مرنے کے بعد کسی کو خواب میں دیکھنا

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ کسی کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پاک صاف کپڑے پہن کر، عشاء کی نماز کے بعد سونے سے پہلے سورۂ شمس، سورۂ واللیل، سورۂ والتین اور سورۂ اخلاص پڑھے، اول وآخر ایک بار درود شریف پڑھے اور اللہ سے دعا کرے کہ دونوں شخص سے خواب میں ملاقات کرادے۔ اس عمل کو اگر پہلی رات میں کامیابی نہ ملے تو لگاتار ۳ راتوں تک کرے، انشاء اللہ تیسری رات تک ضرور کامیابی مل جائے گی۔ اس نقش کو اپنے تکیہ میں رکھ لے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۴۰۱	۷۴۰۴	۷۴۰۸	۷۳۹۴
۷۴۰۷	۷۳۹۵	۷۴۰۰	۷۴۰۵
۷۳۹۶	۷۴۱۰	۷۴۰۲	۷۳۹۹
۷۴۰۳	۷۳۹۸	۷۳۹۷	۷۴۰۹

ناجائز تعلقات ختم کرنے کے لئے

اگر کسی کے ناجائز تعلقات کرانے کے لئے جن کی وجہ سے سماج میں بگاڑ اور فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہو اور سبھی کی خواہش ہو کہ یہ ناجائز تعلقات ختم ہوں تو کسی مرنے والے شخص کا بچا ہوا کفن کا کپڑا جو ایک چادر کی شکل میں ہوتا ہے حاصل کرلیں اور یہ نقش زحل یا مریخ کی ساعت میں اُن دنوں میں بنائے، جب زوالِ ماہ کا عرصہ چل رہا ہو یا پھر اُس وقت بنائیں جب چاند برج عقرب میں ہو۔ اس نقش کو کفن کے بچے ہوئے کپڑے پر کالی روشنائی سے کیکر یا نیم کی شاخ کا قلم بنا کر اس سے لکھیں، پھر اس نقش کو اسی مرحوم کی قبر میں دبادیں جس کے کفن کا کپڑا لیا گیا تھا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

والبغضاء	العداوة	بينهم	والقينا
الی	والبغضاء	العداوة	بينهم
يوم	الی	والبغضاء	العداوة
القيامة	يوم	الی	والبغضاء

البغض فلاں ابن فلاں علی بغض فلاں ابن فلاں

اس کے بعد اس نقش کو کالے کپڑے میں لپیٹ کے اُسی مردے کی قبر میں دفن کردیں، جس کا کفن تھا اور اس کے بعد ۳ دن تک اس قبر کے پاس بیٹھ کر تین سو تیرہ مرتبہ آیت شریفہ اس طرح پڑھیں وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فلاں ابن فلاں اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

بحق عزرائیل آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھیں، انشاءاللہ دونوں کے تعلقات ختم ہوجائیں گے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اگر کسی کے جائز تعلقات کو ختم کرنے کے لئے یہ عمل کیا جائے گا تو دونوں جہاں کی بربادی عامل کے حصے میں آئے گی۔

ظالم افسر کی زبان بندی

اگر کسی وجہ سے کسی ظالم افسر سے ملاقات کرنی ہو تو یہ کلمات ایک مرتبہ پڑھ کر اور اپنے سینے پر دم کرکے اس کے پاس جائے تو انشاءاللہ افسر کی زبان بند رہے گی، وہ فضول بکواس نہیں کرے گا اور کوئی ظالمانہ فیصلہ صادر نہیں کرے گا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرحمٰن الرحیم. لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ. ہر مارا بد گو بیدزبان بندشود وَ ضُرِبَتْ عَلَیْھِمْ عَصَا مُوْسٰی برجگراوو ارا حضرت زکریا برتن اوو کرم اوو قہر خدا بہ آں مقہور وَ اللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ بحق یا اللہ یا اللہ یا اللہ۔ اگر پڑھنا ممکن نہ ہو تو ان کلمات کو کسی سے لکھوا کر اپنے پاس رکھے اور حاکم سے ملاقات کرے، انشاءاللہ حاکم کے ظلم وستم سے محفوظ رہے گا۔

دشمن کو ذلیل کرنے کے لئے

سہ شنبہ کے روز دوپہر کے وقت بعد غسل برہنہ کرکے تنہائی میں اپنا رخ جنوب کی طرف کرکے ۴۱ رائی کے دانوں پر ۴۱ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے جب ھُوَ الْاَبْتَرُ پر پہنچے تو اپنی طرف تھوک کر کہے فلاں اَبتر۔ پھر یہ اکتالیس رائی کے دانے دشمن کے گھر میں پھینک دے، باذن اللہ دشمن ذلیل وخوار ہوگا۔

دشمنوں میں عداوت پیدا کرنے کے لئے

کچی اینٹ پر کالی سیاہی سے سورۃ القارعہ لکھے، اس کے بعد لکھے البغض فلاں ابن فلاں علی بغض فلاں ابن فلاں پھر اس اینٹ کو کسی دریا میں ڈال دے، بحکم خداوندی دونوں میں پھوٹ پڑ جائے گی اور ایک دوسرے کے جانی دشمن بن جائیں گے۔

قرض کی ادائیگی

اگر کوئی شخص قرض میں مبتلا ہو اور کسی بھی طرح قرض سے نجات نہ مل پا رہی ہو تو اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں، انشاءاللہ بہت جلد قرض ادا ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۶۳	۱۳۶۷	۱۳۷۰	۱۳۵۷
۱۳۶۹	۱۳۵۸	۱۳۶۳	۱۳۶۸
۱۳۵۹	۱۳۷۲	۱۳۶۵	۱۳۶۴
۱۳۶۶	۱۳۶۱	۱۳۶۰	۱۳۷۱

آفتوں اور مصیبتوں سے حفاظت

یہ نقش جس گلے میں یا بازو پر رہے گا وہ ہر آفت اور مصیبت سے بحکم خداوندی محفوظ رہے گا۔ یہ نقش ناگہانی موت اور ایکسیڈینٹ وغیرہ سے بھی بچاتا ہے۔ اکابرین کی رائے کے مطابق یہ نقش ہر اس شخص کے پاس ضرور رہنا چاہئے جو سفر پا جارہا ہو۔ انشاء اللہ یہ نقش راستوں کے حادثوں سے محفوظ رکھے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۴۶۷۴	۴۶۷۸	۱
۴۶۷۷	۲	۷	۴۶۷۵
۳	۴۶۸۰	۴۶۷۲	۶
۴۶۷۳	۵	۴	۴۶۷۹

سرکارِ دوعالم ﷺ کی زیارت کا عمل

مندرجہ ذیل نقش ذوالکتابت مثلث کا نقش ہے، یہ نقش ۳ ادوار پر مشتمل ہے اور اس کے ہر دور کے خانوں میں ۱۹ کا اضافہ ہوتا ہے، اس کا ایک دور ختم ہونے کے بعد دوسرا دور نئے اسم سے شروع ہوتا ہے، پھر ۱۹ کا اضافہ کرنے کے بعد چال چلی جاتی ہے، اس طرح فن کے اعتبار سے نقش مکمل ہوجاتا ہے اور ہر سطر کی میزان ۳۳۳ برآمد ہوتی ہے۔ اس نقش کو ساعتِ سعید میں لکھ کر رات کو تکیہ کے اندر رکھ کر سوجائیں، بستر پاک صاف اور عطر سے معطر ہونا چاہئے، خصوصاً تکیہ کو عطر سے معطر رکھیں، بستر پر لیٹنے کے بعد جب تک آنکھ نہ لگ جائے اس وقت تک یہ عزیمت پڑھتے رہیں: یا مکملُ الکاملُ العلمُ الکافیُ الباسطُ السالمُ الحمد الاحمد الله. نقش یہ ہے۔

۷۸۶

علیم ۱۵۰	کامل ۸۱	محمد ۹۲
احمد ۵۳	کافی ۱۱۱	قیوم احد ۱۶۹
مکمل ۱۳۰	سالم ۱۳۱	باسط ۷۲

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۸	۳	۴
۱	۵	۹
۶	۷	۲

فقہی سوالات

مفتی وقاص ہاشمی

۱۔ **سوال**: سید شوکت نسیم حیدر آباد (نکاح)

ایک مسلمان عیسائی عورت سے نکاح کرتا ہے۔ لیکن عورت عیسائیت پر ہی بدستور قائم رہے تو کیا نکاح جائز ہوگا؟ اور اگر جائز ہے تو اس کی اولاد کا کیا مذہب سمجھنا چاہئے۔؟

جواب: نصرانی اہل کتاب ہیں اور اہل کتاب کی عورتوں سے مسلمان کا نکاح درست ہے خواہ عورت تمام عمر اپنے مذہب پر قائم رہے۔ اور اولاد باعتبار فطرت مسلمان ہوگی کیوں کہ حضور ﷺ کا قول مبارک ہے کل مولود یولد علی فطر الاسلام لیکن اس پیدائشی مذہب سے کیا ہوتا ہے۔ مذہب تو حقیقت میں وہ ہے جو شعور کے بعد اولاد اختیار کرے گی۔ کسی خدار سیدہ مسلمان کی اولاد شعور کے بعد کفر اختیار کرلے یا کسی کٹر کافر کی اولاد اسلام لے آئے تو دونوں کے دنیوی اور دینی احکام ان کے اختیار کردہ مذہب کے مطابق ہوں گے نہ کہ پیدائش کے۔ مذہب وراثتی چیز نہیں بلکہ شعوری اور اختیاری شئے ہے۔ اسی لئے صحابہ کرام کو باوجود ان کے کفر ابتدائی کے ہم ان تمام مسلمانوں سے افضل سمجھتے ہیں جو بعد میں ہوئے خواہ وہ اور ان کے باپ داد کیسے ہی پکے مسلمان ہوں۔

۲۔ **سوال**: از سراج الحسن رائچور (دکن) (بلوغیت کی مدت)

یہ تو مسلم ہے کہ زکوٰۃ عاقل بالغ پر فرض ہے۔ تشریح طلب یہ چیز ہے کہ شرعاً لڑکا کس عمر میں بالغ کہا جاسکتا ہے اور لڑکی کس عمر میں بالغ کہی جاسکتی ہے۔ اگر لڑکے کا محتلم ہونا اور لڑکی کا حائضہ ہونا ہی اس کے بلوغیت کی مدت سمجھی جائے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ۹۔۱۰۔۱۱ سال میں ہی لڑکیاں حائضہ ہونے لگتی ہیں اور ۱۴۔۱۵ سال میں ہی لڑکا محتلم ہونے لگتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ شرعاً اعتبار کس چیز کا ہے یعنی شریعت نے بلوغیت کے لئے عمر کی قید لگائی ہے یا علامات ہی بلوغیت کی دلیل ہیں۔ اور زکوٰۃ ان پر کب فرض ہوگی؟۔

جواب: اصل چیز بلوغ ہے نہ کہ عمر۔ اگر کسی کے اندر دسویں سال میں بلوغ کی یقینی علامات میں سے کوئی علامت پائی جائے تو وہ بالغ ہے اور تمام احکام شرعیہ کا بالیقین مکلف ہوگا، جس صورت میں کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ برس کی عمر میں بالغ سمجھا جائے گا۔ اسلامی حکومت میں ارباب حل وعقد اپنے زمانہ کے عمومی سنِ بلوغ کا لحاظ کر کے پندرہ سے کم بھی مدت مقرر کر سکتے ہیں۔

۳۔ **سوال**: محمد محبوب علی (جنازہ)

ادھر ایک رواج ہے کہ جنازہ کی نماز ختم ہوتے ہی تمام حاضرین میت پر پھول چڑھاتے ہیں۔ پھر اس کے بعد فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ جب نماز میں دعا پڑھی جاتی ہے تو بعد فارغ ہونے نماز کے پھر فاتحہ یا دعا سنت ہے کیا؟ اور بعد دفن کرنے میت کے قبر سے چالیس قدم دور ہٹ کر کچھ فاتحہ پڑھی جاتی ہے کیا یہ طریقہ جائز ہے؟ چالیس قدم قبر سے دور ہٹ کر فاتحہ یا دعا پڑھنے کی اصل حقیقت کیا ہے؟۔

جواب: پھول چڑھانا بدعت ہے۔ نماز جنازہ خود دعا ہے اس کے بعد دعا زوائد میں سے ہے۔ چالیس قدم ہٹ کر فاتحہ یا دعا پڑھنے کی کوئی مضبوط دلیل ہمیں قرآن وسنت میں نہیں ملی۔ جو اس کے دعویدار ہیں وہ دلیل لائیں۔

۴۔ **سوال**: زید ریل سے سفر کررہا تھا اتفاقاً وہ ریل میں کچل کر مرگیا، کیا اس کو شہادت کا درجہ ملا؟۔

جواب: یقیناً اس کو شہادت کا درجہ ملا۔

۵۔ **سوال**: ایس ایم سلطان احمد مارواڑ (بیوگی)

مسلمان بیوہ عورت کو اپنی زندگی میں زیور اور اچھا رنگین کپڑا ریشم وغیرہ پہننا جائز ہے یا ناجائز؟۔

جواب: ایک محدود دائرہ شرم وحیا میں رہ کر وہ ہر جائز لباس اور زیور استعمال کرسکتی ہے بشرطیکہ ان کی زینت اور آرائش کسی جنسی فساد کا ذریعہ نہ بنے۔

حقائق نامہ

یعنی اپنی علمی کمیوں اور کوتاہیوں پر
مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے رجوع نامے
اور اکابر دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ اور موقف

● حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب /استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند ●

دوسری قسط

امام قرطبیؒ لکھتے ہیں: و کان موسیٰ وعد قومه ثلاثین یوماً، فلما أبطأ فی العشر الزائد و مضت ثلاثون لیلة، قال (السامری) لبنی اسرائیل و کان مطاعاً فیهم اِن معکم حُلیا من حُلیّ آل فرعون و کان السامری سمع قولهم اجعل لنا الهاً کما لهم آلهة و کانت تلك الآلهة علی مثال البقر، فصاغ لهم عجلاً جسداً الخ (الجامع لأحکام القرآن، ج۴، ص۲۸۴،۲۸۳)

سورۃ الاعراف کی ان مذکورہ آیات کو بار بار پڑھئے اور غور کیجئے، کیا ان کے کسی حرف میں بھی اس بات کا اشارہ ہے کہ بنی اسرائیل کی یہ گمراہی حضرت موسیٰ کے ترک دعوت اور کوہ طور پر تنہا بغرض عبادت آنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔

سورۂ طٰہٰ میں مذکور واقعہ کی تفسیر

سورۂ اعراف کی اوپر مذکور آیات میں قوم موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ گمراہی کی تفصیلات مستند تفاسیر کی روشنی میں معلوم ہوجانے کے بعد آیئے، اب ذیل میں منقول سورۂ طٰہٰ کی آیات سے متعلق علمائے اہل سنت والجماعت کی اہم ترین اور مستند ترین تفاسیر پر نظر ڈالیں کہ ان مفسرین عظام نے ان پاک آیات کی تفسیروں میں واقعہ کی کیا تفصیل بیان کی ہے؟

وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى. قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰى اَثَرِیْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى. قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ. (طٰہٰ:۸۵-۸۳)

ایک ضروری وضاحت

ان آیات کے بارے میں ائمہ تفسیر کے تشریحی و تفسیری نقول سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر یہ ضروری وضاحت کردی جائے کہ کلام الٰہی قرآن کریم کا یہ خاص اسلوب ہے کہ باستثناء حضرت یوسف علیہ السلام کے انبیائے سابقین علیہم السلام اور ان کی امتوں کے حالات و واقعات کا جب تذکرہ کرتا ہے تو کسی شخصیت یا قوم سے متعلق سارے واقعات کو مرتب طور پر ایک ہی جگہ بیان نہیں کرتا بلکہ موقع ومحل کی مناسبت سے ان واقعات کو جستہ جستہ الگ الگ سورتوں میں ذکر کرتا ہے، اسی طرح کسی قوم وفرد کے ایک ہی واقعہ کو مکرر ذکر کرتا ہے تو اس میں بھی واقعہ کے ایک حصہ کو ایک جگہ اور اسی واقعہ کے بقیہ اجزاء کو دوسری جگہ بیان کرتا ہے جیسا کہ خود سورۂ اعراف اور سورۂ طٰہٰ کی زیر مطالعہ آیتوں سے بھی ظاہر ہے۔ چوں کہ قرآن میں ان واقعات کے ذکر کرنے کا ایک اہم ترین مقصد ان سے عبرت وموعظت کا حصول ہے اور عبرت پذیری میں یہ انداز سب سے زیادہ مفید و موثر ہے، اسی لئے اس اسلوب کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ کسی قوم یا فرد سے متعلق قرآن مجید میں مذکور سارے اجزاء کو پیش نظر رکھ کر ہی اس کے بارے میں صحیح نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کیوں کہ صرف کسی ایک مقام پر مذکورہ واقعہ کی بنیاد پر اخذ نتیجہ اور فیصلہ صحیح نہیں ہوگا بلکہ اس طرز عمل سے خود قرآن کی مخالفت کا بھی اندیشہ ہے۔

اس ضروری وضاحت کے بعد آیات مذکورہ بالا کی تفسیر ملاحظہ کیجئے۔

(۱) امام مجتہد حافظ ابن جریر طبی المتوفی ۳۱۰ھ کی تفسیر

یقول تعالٰی ذکره: (وما اَعْجَلَكَ): و ای شیء اعجلك (عَنْ قَومِكَ یٰمُوْسٰی) فتقدمتهم و خلفتهم وراءك، ولم تکن معهم؟ (قَالَ هُمْ اُولَاءِ عَلٰی اَثَرِیْ) یقول: قومی

على أثرى يلحقون بي (وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى) يقول: و عجلت أنا فسبقتهم ربّ كما ترضٰى عنّي.

و انما قال الله تعالىٰ ذكره لموسى (وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ) لانه جلّ ثناؤه فيما بلغنا، حين نجاه و بنى اسرائيل من فرعون و قومه و قطع بهم البحر، و عدهم جانب الطور الأيمن، فتعجّل موسٰى الى ربه و أقام هارون فى بنى اسرائيل يسير بهم على أثرى (قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ الخ) يقول الله تعالىٰ ذكره قال الله لموسٰى : فإنا يا موسٰى قد ابتلينا قومك من بعدك بعبادة العجل، و ذلك كان فتنتهم من بعد موسٰى و يعنى بقوله (من بعدك) من بعد فراقك إياهم، يقول الله تبارك و تعالىٰ (و أضلهم السامرى) و كان إضلال السمارى إياهم دعائه إياهم إلى عبادة العجل (جامع البيان عن تاويل آى القرآن، ج۹، ص۲۴۴-۲۴۳)

(۲) امام بغوی متوفی ۵۱۶ھ کی تفسیر

(وَمَا اَعْجَلَكَ) اى: وما حملك على العجلة (عَنْ قَوْمِكَ) و ذلك أن موسٰى اختار من قومه سبعين رجلا حتى يذهبوا معه إلى الطور لياخذوا التوراة فسار بهم، ثم عجل موسىٰ من بينهم شوقاً إلى ربه عز و جل و خلف الشبعين، و امرهم ان يتبعوه إلى الجبل فقال تعالىٰ له: (وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى)، (قَالَ) مجيباً لربه تعالىٰ (هُمْ اُولَاءِ عَلٰى اَثَرِىْ) يعنى : هم بالقرب منى يأتون من بعدى (وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى) لتزداد رضاً (قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ)، اَى : ابتلينا الذين خلفتهم مع هارون و كانوا ست مائة الف فافتنوا بالعجل غير اثنى عشر الفاً من بعدك، اى: من بعد ان طلاقك إلى الجبل (وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ، اى: دعاهم و صرفهم إلى عبادة العجل و أضافه إلى السامرى، لأنهم ضلوا بسببه. (معالم التنزيل، ج۲، ص۲۷۱)

(۳) امام ابوعبداللہ قرطبی متوفی ۶۷۱ھ کی تفسیر

(وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى) اى ما حملك على ان تسبقهم؟ قيل: عنى بالقوم جميع بنى اسرائيل، فعلى هذا قيل: استخلف هارون على بنى اسرائيل، و خرج معه سبعون رجلاً للميقات، فقوله: (هُمْ اُولَاءِ عَلٰى اَثَرِىْ) ليس يريد أنهم يسيرون خلفه متوجهين اليه، بل أراد أنهم بالقرب منى ينتظرون عودى إليهم، و قيل لا، بل كان أمر هارون أن يتبع فى بنى اسرائيل أثره و يلتحقوا به.

و قال قوم: أراد بالقوم السبعين الذين اختارهم، و كان موسٰى لما قرب من الطور سبقهم شوقاً الى سماع كلام الله فلما وقف فى مقامه قال الله تبارك و تعالىٰ (مَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى) فبقى صلى الله عليه وسلم متحيّراً عن الجواب لهذا الكلمة لما استقبله من صدق الشوق فاعرض عن الجواب و كنى عنه بقوله: (هُمْ اُولَاءِ عَلٰى اَثَرِىْ)، و انما سأله عن السبب الذى أعجله بقوله "ما" فاخبر عن مجيئهم بالأثر، ثم قال: (وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى) فكنى عن ذكرى الشوق و صلقه إلى ابتغاء الرضا. و قال ابن عباس: كان الله عالماً ولكن قال: "مَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ" رحمة لموسٰى و اكراماً له بهذا القول و تسكيناً لقلبه و رقة عليه (المراد بالرقة هنا التعطف) فـ(قَالَ) مجيباً لربه (هُمْ اُولَاءِ عَلٰى اَثَرِىْ)...... (وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى)، اى عجلت إلى المواضع الذى أمرتنى بالمصير إليه لترضىٰ...... قوله تعالى: (فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قومَكَ مِنْ بَعْدِكَ)، اى : اختبرناهم و امتحناهم بان يستدلوا على الله عز و جل (وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ)، أى دعاهم الى الضلالة أو هو سببها، و قيل: (فَتَنَّاهُمْ) ألقيناهم فى الفتنهِ اى: زينا لهم عبادة العجل، ولهذا قال موسٰى : (اِنْ هِىَ اِلَّا فِتْنَتُكَ) (الجامع لأحكام القرآن، ج۱۱، ص۲۳۳، ۲۳۲)

(۴) امام ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ کی تفسیر

لما سار موسىٰ عليه السلام ببنى اسرائيل بعد هلاك

فرعون و (فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْكُفُوْنَ عَلٰی اَصْنَامٍ لَّهُمْ قَالُوْا یَا مُوْسَى اجْعَلْ لَّنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ. اِنَّ هٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ) و واعده ربه ثلاثين ليلة ثم أتبعها له عشراً فتمت أربعين ليلة، أى: يصوم ليلاً و نهاراً. فسار موسىٰ عليه السلام مبادراً الى الطور واستخلف على بنى اسرائيل أخاه هارون، ولهذا قال تعالىٰ (وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ یٰمُوْسٰى قَالَ هُمْ اُولَاءِ عَلٰی اَثَرِیْ) اى: قادمون ينزلون قريبا من الطور (وَ عَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى) اى لتزداد عنى رضا (قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السامریُّ) أخبر تعالىٰ نبيه موسى بما كان بعده من الحديث فى بنى اسرائيل و عبادتهم العجل الذى عمله لهم ذلك السامرى.

امام ابن جریر طبری، امام بغوی، امام قرطبی اور امام ابن کثیر جو صرف تفسیر ہی کے امام نہیں ہیں بلکہ حدیث وفقہ وغیرہ علوم شرعیہ میں بھی امامت کے درجہ پر فائز ہیں، ان چاروں ائمہ کی زیر بحث آیت کی تفسیروں کو بغور پڑھا جائے، کیا ان تفسیروں سے اشارۃً بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل کی گمراہی کا سبب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دعوت کو چھوڑ کر عبادت کے لئے کوہ طور پر چلا جانا تھا۔

یہ ائمہ کبار ”مَا اَعْجَلَكَ“ میں ”مَا“ کو استفہام انکاری کے بجائے استفہام عن سبب العجلۃ ہی کے معنی میں لے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ علام الغیوب والشہادۃ کی طرف سے یہ سوال طلب معرفت کے لئے نہیں بلکہ تعریف غیر کے لئے ہے، جیسے حضرات ابراہیم علیہ السلام نے جب باری تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ ”اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى“ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سوال ہوا تھا ”اَوَلَمْ تُؤْمِنْ“

اسی طرح سے (قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا) میں سب نے فا کو تعقیب ذکی کے ہی معنی میں لیا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے بلا واسطہ کلام کرنے اور عطائے توریت کے بعد انہیں یہ اطلاع دی کہ میں نے آپ کی قوم کو امتحان و آزمائش میں ڈالا جس میں وہ ناکام ہوگئی اور سامری کے دام ضلالت میں پھنس گئی ہے۔

(۵) علامہ قاضی بیضاوی متوفی ۶۹۱ھ اور ۶۸۵ کی تفسیر

(وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ یٰمُوْسٰى) سوال عن سبب العجلة يتضمن انكارها من حيث انها نقيصة فى نفسها انضم اليها إغفال القوم و إيهام التعظم عليهم فلذلك أجاب موسىٰ عن الأمرين و قدم جواب الانكار لأنه أهم (قَالَ هُمْ اُولَاءِ عَلٰی اَثَرِیْ) ما تقدمتهم الا بخطى يسيرة لا يعتد بها عادة، وليس بينى و بينهم الا مسافة قريبة يتقدم الرفقة بها بعضهم بعضا (وَ عَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لترضىٰ) فان المسارعة إلى امتثال أمرك والوفاء بعهدك يوجب مرضاتك.

شیخ زادہ اپنے حاشیہ علیٰ تفسیر بیضاوی میں قاضی صاحب کی عبارت کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

والجواب بقوله (هُمْ اُولَاءِ عَلٰی اَثَرِیْ) لا يطابقه ظاهراً اشار الى الجواب عنه بقوله: سؤال عن سبب العجلة يتضمن انكارها يعنى أنه لما تضمن الانكار قدم العذر عما انكر عليه فابتدأ به لكون الاعتذار عنه أهم بالنسبة الى بيان السبب (قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ من بعدِكَ“: ابتليناهم بعبادة العجل بعد خروجك من بينهم وهم الذين خلفهم مع هارون و كانوا ست مأة الف ما نجا من عبادة العجل منهم الا اثنا عشر الفا) فى حاشية شيخ زاده ”ابتليناهم بعبادة العجل“، يعنى أن المراد بالفتنة المحنة التى فيها شدائد والبلايا، والمعنى ألقينا قومك الذين خلفتهم مع هارون فى محنة و فتنة بعبادة العجل، و خلقنا فيهم الكفر و الضلال لسوء اختيارهم و ميلهم إلى جانب التقليد والهوى، و عدم اتباعهم الدلائل القاطعة التى أقامها صاحب المعجزات القاهرة (وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِیّ) باتخاذ العجل والدعاء الى عبادته (حاشية شيخ زاده: و أسند الإضلال إلى السامرى لأنه كان سبب ضلالهم حيث اتخذ لهم العجل و دعاهم

الى عبادته، و قال: هذا إلهكم و اله موسىٰ، و إلا لم يملك أحد إضلال أحد، و أسند الفتن إلى نفسه، لأنه خالق الأعيان والأعراض بأسرها) (تفسير القاضى البيضاوى مع حاشية شيخ زاده، ج۳، ص۳۲۸)

شیخ زادہ کی خط کشیدہ عبارت کو پڑھئے اور بتائے کہ قوم بنی اسرائیل اپنی پستی عزیمت کی بناء پر کفر و گمراہی میں مبتلا ہوئی تھی یا حضرت موسیٰ کے دعوت کے کام کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہوجانے کی وجہ سے یہ گمراہی ان کے گلے کا طوق بنی تھی؟

(۶) مفتی دیارروم ابوسعود عمادی متوفی ۹۸۲ھ کی تفسیر

(وَمَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوسٰى) حكاية لما جرى بينه تعالىٰ و بين موسى عليه الصلاة والسلام من الكلام عند ابتداء موافاته الميقات بموجب المواعدة المذكورة، اي: و قلنا له: اي شيء أعجلك منفرداً عن قومك، و هذا كما ترى سؤال عن سبب تقدمه على النقباء مسوق لإنكار انفراده عنهم لما فى ذلك بحسب الظاهر من مخايل إغفالهم و عدم الاعتداد بهم مع كونه مأموراً باستصحابهم و إحضارهم معه لا لإنكار نفس العجلة الصادرة عنه عليه الصلاة والسلام لكونها نقيصة منافية للحزم اللائق بأولى العزم، ولذلك أجاب عليه الصلاة والسلام بنفى الانفراد المنافى للاستصحاب والمعية حيث.

(قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلٰى أَثَرِىْ) يعنى انهم معى، و إنما سبقتهم بخطا يسيرة ظننتُ أنها لا تخل بالمعية ولا تقدح فى الاستصحاب فإن ذلك مما لا يعتد به فيما بين الرفقة اصلاً و بعد ما ذكر عليه الصلاة والسلام أن تقدمه ذلك ليس لأمر منكر ذكر أنه لأمر مرضى حيث قال: (وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى) عنى بمسارعتى الى الامتثال بأمرك و اعتنائى بالوفاء بعهدك و زيادة (ربّ) لمزيد الضراعة والابتهال رغبة فى قبول العذر. قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَ أَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ(۸۵)

(قَالَ) استئناف مبنى على سؤال من حكاية اعتذاره و عليه الصلاة والسلام وهو السر فى وروده على صيغة الغائب لا أنه التفات من التكلم إلى الغيبة لما أن المقدر فيما سبق من الموضعين على صيغة التكلم كانه قيل من وجه السامعين : فما ذا قال له ربه حينئذ؟ فقيل قال (فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ)، اى: ابتليناهم بعبادة العجل من بعد ذهابك من بينهم وهم الذين خلفهم مع هارون عليه الصلاة والسلام و كانوا ست مأة ألف ما نجا منهم من عبادة العجل إلا اثنا عشر ألفا و الفاء لترتيب الاخبار بما ذكر من الابتلاء على إخبار مبنى عليه الصلاة والسلام بعجلته لكن لا لأن الإخبار بها سبب موجب للإخبار به بل لما بينهما من المناسبة المصحّحة للانتقال من أحدهما إلى الآخر من حيث إن مدار الابتلاء المذكور عجلة القوم فانه روى أنهم أقاموا على ما وصّى به موسى عليه الصلاة والسلام عشرين ليلة بعد ذهابه فحسبوها مع أيامها أربعين و قالوا أكملنا العدة وليس من موسى عليه الصلاة والسلام عن ولا أثر، (وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ) حيث كان هو المدبر فى الفتنة، فقال لهم: إنما أخلف موسى عليه الصلاة والسلام ميعادكم لما معكم من حلىّ القوم وهو حرام عليكم فكان من أمر العجل ما كان، فإخباره تعالى بوقوع هذه الفتنة عند قدومه عليه الصلاة والسلام إما باعتبار تحققها فى علمه تعالى و مشيته و إما بطريق التعبير عن المتوقع بالواقع الخ (تفسير ابى السعود:۶/۳۳)

اس کے بعد نصاب درس میں شامل معروف و متداول تفسیر جلالین جلد ثانی مؤلفہ جلال الدین محمد بن احمد محلی متوفی ۸۶۴ھ کی زیر بحث آیت پاک کی تفسیر مع تعلیقات نقل کر کے مطالعہ تفسیر کے اس باب کو بغرض اختصار بند کیا جارہا ہے۔

(۷) جلالین کی تفسیر

(وَمَا أَعْجَلَكَ الخ) : فى الخطيب ولما امر الله تعالىٰ موسىٰ بحضور الميقات مع قوم مخصوصين وهم السبعون الذين اختارهم الله تعالىٰ من جملة بنى اسرائيل ليذهبوا

معه الى الطور لاجل أن ياخذوا التوراة فسار بهم موسىٰ ثم عجل من بينهم شوقاً إلى ربه و خلفهم ورائه و أمرهم أن يتبعوه إلى الجبل، فقال تعالىٰ له مَا اَعْجَلَكَ الخ قَالَ هُمْ أُولَآءِ عَلٰى اَثَرِيْ اى: بالقرب منى ياتون "علىٰ اثرى "وَ عَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى" عنى أى: زيادة على رضاك، و قبل الجواب أتى الاعتذار بحسب ظنه و تخلف المظنون و قوله: "و بحسب ظنه"، أى : ظن أن الكل لحقوه و تبعوه و جاء وا على أثرى، و قوله: "وتخلف المظنون" : وهو أنهم لم يخرجوا ولم يتبعوه، فقوله "هم اولاءِ علىٰ اَثَرِى" أى: بحسب ظنه، وفى الواقع ليس كذلك، و قوله "كما قال" علة لقوله: "و تخلف المظنون' وما مصدرية، اى: و دليل تخلف المظنون، من الجمل، "فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ"، الظاهر من صنع المسفر أن المراد من قومك اللاحق هم الذين عنى بما قبله من أصل أن المعرفة إذا أعيدت كانت عين الأولىٰ و أنهم تخلفوا كلهم و شغلهم الفتنة من المجيء الى الطور، ولكن الثابت عند غيره أن المعنمى بالأول هم النقباء، والمراد بالثانى هم المختلفون، و قوله 'فإنا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ" استيناف كلام و قصة اخرىٰ فلذا أعاد (قَالَ) والفاء لتعقيب، اى: أقول لك عقب ما ذكرنا "اِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ" و قيل : إنها للتعليل، أى: لا ينبغى البعد من قومك، اى النقباء السبعين فان القوم الذين خلفتهم مع أخيك (وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِيّ) فكيف تأمن على هؤلاء. (جلالين، ج۲، ص ۲٦۵، مع تعليقات جديده)

مستفتی

عبدالسلام قاسمی غازی آبادی کے دلائل پر ایک نظر

استفتاء کی عبارت

کیا فرماتے ہیں حضرت مفتی صاحب مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ حضرت مولانا سعد صاحب دامت برکاتہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کے ذیل میں یہ بیان فرمایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی گمراہی کی وجہ یہ ہوئی کہ کوہ طور پر موسیٰ علیہ السلام بجائے قوم کو ساتھ لے کر جانے کے اکیلے چلے گئے۔ ۴۰ رات موسیٰ علیہ السلام نے عبادت میں گزاری جس کی وجہ سے چھ لاکھ بنی اسرائیل جو سب کے سب ہدایت پر تھے ان میں سے ۵ لاکھ ۸۸ ہزار چالیس رات کی چھوٹی مدت میں گمراہ ہو گئے۔

نظر

مولانا سعد صاحب کاندھلوی نے ۱۳ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۳ ردسمبر ۲۰۱٦ء کو بعد نماز فجر بنگلہ والی مسجد حضرت نظام الدین دہلی میں جو تقریر کی تھی، اس میں یہ الفاظ بھی ہیں "صرف ۴۰ رات موسیٰ علیہ السلام نے دعوت کا عمل نہیں کیا" مولانا عبدالسلام قاسمی نے یہ الفاظ کیوں استفتاء سے حذف کر دیئے؟ اس کی وجہ وہ جانتے ہوں گے، جب کہ مستفتی کی دیانت کا تقاضا ہے کہ وہ مفتی کے سامنے مسئلہ دریافت طلب کی مکمل صورت بیان کرے، مولانا عبدالسلام ماشاء اللہ قاسمی ہیں، وہ مستفتی کی ذمہ داریوں کو خوب جانتے اور سمجھتے ہوں گے۔

استفتاء کے بعد خود غازی آبادی صاحب نے مولانا محمد سعد صاحب کے مذکورہ بالا قول کو شرعاً درست باور کرانے کے لئے درج ذیل دلائل نقل کئے ہیں:

(۱) "قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ" والمراد بالفتن إما الابتلاء، أو الإضلال، يعنى ابتليناهم باظهار العجل، هل يعبدونه أم لا؟ أو أضللناهم بعبادة العجل.

فان قيل "فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا" مرتب على قوله "عَجِلْتُ اِلَيْكَ" والتقدير "إذا عجلتَ اليَّ فإنا قد فتنَّا قومك"، و هذا الكلام يقتضى كون العجلة سبباً للفتنة، إذ الفاء للسببية فما وجه هذه السببية؟ قلت لعلّ وجه ذلك أن الانبياء عليهم السلام أرسلوا الهداية الخلق بوجهين : ظاهراً، بدعوتهم إلى الإسلام، و تعليمهم الأحكام، و باطناً بجذبهم إلى الله عما سواه و إفاضة نور الإيمان والمعرفة فى قلوبهم حتى ينشرح صدورهم للإيمان، و يروا الحق حقاً والباطل باطلاً، ولا يتم ذلك إلا عند كمال توجههم إلى الخلق بشرا شرهم، ولما كان عجلة موسىٰ عليه السلام الى الله تعالى مبنياً على غلبة المحبة والشوق و سكر ذلك، انقطع عند

ذلك توجه باطنه عن الأمة، فحينئذ وقع أمة في الفتنة والضلال" (مظہری، ۱۵۶-۱۵۵/۶)

(۱) اس دلیل پر نظر

(الف) مولانا عبدالسلام قاسمی بفضلہ تعالیٰ عالم ہیں اور نام کے ساتھ قاسمی کا لاحقہ بتا رہا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے فضلاء میں سے ہیں، اس لئے وہ ضرور جانتے ہوں گے کہ وہی دلیل، دلیل کہلانے کی مستحق اور لائق قبول ہوتی ہے جو اپنے دعویٰ کے مطابق ہوتی ہے۔ دعویٰ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ۴۰ راتیں دعوت کا عمل نہیں کیا اور اپنی قوم کو پیچھے چھوڑ کر تنہا کوہ طور پر عبادت میں مشغول رہے، اس وجہ سے قوم کی اکثریت گمراہ ہوگئی اور حضرت قاضی صاحب کی عبارت سے ثابت ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت وشوق کا ان پر اس قدر غلبہ ہوا کہ ان پر سکر اور بے خودی کی کیفیت طاری ہوگئی، جس کی وجہ سے ان کی توجہ باطنی امت سے منقطع ہوگئی اور اسی توجہ باطنی کے انقطاع سے امت فتنہ وضلالت میں واقع ہوگئی۔ مولانا غازی آبادی صاحب ہی انصاف سے بتائیں کہ کیا ان کی یہ دلیل ان کے دعویٰ کے مطابق ہے؟

دعویٰ : دعوت کا عمل ترک کر کے امت سے الگ عبادت میں مشغول ہوگئے اس وجہ سے ہدایت یافتہ قوم گمراہ ہوگئی۔

دلیل : محبتِ الٰہی اور اس کے شوق کا اس قدر غلبہ ہوا کہ اس سے سکر کی کیفیت ہوگئی جس سے امت کی طرف توجہ باطنی منقطع ہوگئی اس وجہ سے امت گمراہ ہوگئی۔

معمولی پڑھا لکھا شخص بھی دعویٰ دلیل کو ایک نظر دیکھ کر یہی کہے گا کہ دونوں میں مطابقت نہیں ہے، لہٰذا اسے دلیل کہنا بجائے خود دلیل کا مذاق اڑانا ہے۔

(ب) حضرت قاضی صاحب علیہ الرحمہ نے یہ جواب لفظ: لَعَلَّ سے شروع کیا ہے جو توقع، تعلیل اور بقول کوفیوں کے استفہام کے معانی میں استعمال ہوتا ہے، ظاہر ہے کہ یہاں توقع ہی کے معنی میں ہے، اردو میں توقع کا ترجمہ "شاید"، "امید ہے" اور "ممکن ہے" سے کیا جاتا ہے اور یہ سب معانی جزم ویقین سے خالی ہیں، جب مجیب ہی کو اس جواب کی صحت پر جزم ویقین حاصل نہیں ہے تو پھر یہ کسی امر پر دلیل وحجت کیسے بن سکتا ہے؟ کیوں کہ رسول خدا ﷺ جب اپنی بشری حیثیت سے بطور ظن وگمان کے کوئی بات کہیں تو بغیر باری تعالیٰ کی تقریر کے یہ بات امت کے حق میں حجت نہیں ہوتی، تو قاضی صاحب کا یہ غیر یقینی جواب کیسے دلیل وحجت بنے گا۔

(ج) حضرت قاضی صاحب نے اپنے اس جواب میں فرمایا ہے کہ حضرات انبیاء دو طور پر خلق خدا کی ہدایت کے لئے بھیجے جاتے ہیں:

(۱) ایک ہدایت ظاہری جو دعوت الی الاسلام اور تعلیم احکام کے ذریعہ انجام پاتی ہے۔

(۲) دوسرے باطنی ہدایت جو انبیاء کی توجہ باطنی کے ذریعہ انجام پذیر ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہدایت ظاہری یعنی دعوت وتعلیم پر قاضی صاحب نے سکوت فرمایا ہے، گویا ان کے نزدیک دعوت وتعلیم کے کام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بخیر وخوبی پورا کیا۔ دوسری یعنی ہدایت باطنی جس میں بوجہ غلبۂ محبت الٰہی سکر وبے خودی طاری ہوجانے کے سبب خلل واقع ہوا، جس سے ان کی قوم گمراہ ہوگئی، اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ دلیل صرف دعویٰ کے موافق نہیں بلکہ اس کے ایک جزء میں مخالف ہے کیوں کہ دعویٰ کا پہلا جزء یہ ہے کہ "۴۰ رات موسیٰ علیہ السلام نے دعوت الی اللہ کا کام نہیں کیا" جب کہ حضرت قاضی صاحب کا اس نوع کی ہدایت پر سکوت بتا رہا ہے کہ یہ کام پورے طور پر انجام دیا گیا۔

(د) حضرت قاضی صاحب علوم دینیہ بالخصوص حدیث وفقہ اور کلام وتصوف میں اپنے عہد کے فرد فرید تھے، بایں ہمہ ان کا یہ صوفیانہ کلام "ولما كانت عجلة موسى عليه السلام الى الله معاً على غلبة المحبة والشوق و سُكر ذلك" یعنی بقول حضرت قاضی صاحب توجہ باطنی بھی کار نبوت ورسالت کا ایک حصہ ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غلبہ محبت الٰہی نے سکر کی حالت طاری کردی، جس کی وجہ سے وہ رسالت کے اس حصہ کو انجام نہ دے سکے، ہم جیسے باطنی حقائق سے نابلدوں کو یہ بات کھٹک رہی ہے کہ رسول پر بزمانہ رسالت کیا ایسی حالت پیش آسکتی ہے، جس سے وہ رسالت کے کام کو انجام دینے سے قاصر ہوجائیں؛ کیوں کہ حضرات انبیاء کرام ایسے عوارضات سے جو تبلیغ رسالت میں خلل انداز ہوں، محفوظ ہوتے ہیں۔

(ہ) اس دلیل کے نقل کرنے میں تلاشِ حق سے بے اعتنائی برتی گئی ہے۔ قاضی صاحب نے زیر بحث واقعہ سے متعلق آیت کی تفسیر کی

ابتداء اور اس کا مال میں مختصر لفظوں میں ایسی تفسیر بیان کی ہے جو واقعہ کی صحیح تصویر پیش کرتی ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شایانِ شان بھی ہے، اگر چہ غازی آبادی صاحب نے اسے چھوڑ دیا ہے، لیکن ہم نقل کر رہے ہیں۔

"وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى" خطاب لموسى معطوف على الخطاب لبنى اسرائيل "قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ الخ"، "وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى"، قال البغوى : اى ما حملك على العجلة عن قومك، و ذلك أن موسىٰ اختار من قومه سبعين رجلاً حتى يذهبوا معه إلى الطور ليأخذوا التوراة فسار بهم ثم عجل موسىٰ من بينهم شوقاً إلى ربه، و خلف السبين و أمرهم ان يتبعوه إلى الجبل، فقال اللّٰه تعالىٰ "وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى" قلت: و هذا سوال تقرير كما يسئل المحبوب من المحب حين يراه فى غاية المحبة والشوق كى يذكر شوقه، لكن فيه مظنه انكار بما فيه من ترك موافقة الرفقة، فأجاب موسىٰ عن الأمرين و قدم جواب الانكار لكونه أهم، (قَالَ) موسى (هُم اُولَاءِ عَلٰى اَثَرِىْ)، يعنى : ماتقدمتهم الا بخطى يسيره لا يعتد بها عادة وليس بينى و بينهم إلا مسافة قريبة يتقدم بها الرفقة بعضهم بعضا، "و عَجِلْتُ" معطوف على قوله "هُم اولاءِ"، أو حال بتقدير قد، "اِلَيْكَ" اى : الى مقام كرامتك والمكان الذى وعدتنى لتجلياتك علىّ و كلامك منى... "لترضىٰ"، قيل: يعنى : لأن المسارعة الى امتثال أمرك والوفاء بعهدك أوجب لازدياد مرضاتك، قلت: بل معنى "لترضىٰ" لغاية محبتك و اشتغال الشوق الى لقائك واستماع كلامك كما هو مقتضى اقتراب وقت لقاء المحبوب، و ذلك الشوق والمحبة يقتضى مرضاتك، "قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ"... و جاز ان يكون الكلام فى الآية انه قال اللّٰه تعالىٰ بعد ما أنجز وعده و أعطاه التوراة ارجع الى قومه (قومك) فإنا قد فتنا قومك. (تفسیر مظہری، جلد ۶، ص ۱۵۵-۱۵۶)

"قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ" اور و جاز ان یکون الخ کے درمیان وہ عبارت ہے جو اوپر غازی آبادی صاحب نے بطور دلیل پیش کی اور جو تفسیری عبارت لائق توجہ اور نقل کرنے کی مستحق تھی اسے نظر انداز کر دیا۔ واللّٰہ المستعان

(۲) (وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى) سوال عن سبب العجلة يتضمن انكارها من حيث انها نقيصة فى نفسها انضم اليها اغفال القوم" (تفسیر بیضاوی ۴/۳۵)

آں موصوف اس دوسری دلیل سے بھی یہی بتانا چاہتے ہیں کہ مولانا محمد سعد کاندھلوی نے جو بات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہی ہے، وہ درست ہے اور اس کے ثبوت میں تفسیر بیضاوی کا یہ حوالہ درج کیا ہے

مولانا محمد سعد صاحب نے دعوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ: "دعوت کا چھوٹ جانا یہ امت کی گمراہی کا یقینی سبب ہے" (بلفظہ) اپنی بات کو مدلل کرنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ واقعہ ذکر کیا تھا، مولانا صاحب کی بات کے دو جزء ہیں:

(۱) ۴۰ رات موسیٰ علیہ السلام نے دعوت کا عمل نہیں کیا۔

(۲) ۴۰ رات موسیٰ علیہ السلام عبادت میں مشغول رہے، یہی دونوں امر بنی اسرائیل کی گمراہی کا سبب بنے۔

اب بتایا جائے کہ قاضی بیضاوی رحمہ اللہ کی اس تفسیری عبارت سے موسیٰ علیہ السلام کے ان دونوں کاموں اور اس کے نتیجے میں قوم کی گمراہی آخر کون سی بات ثابت ہو رہی ہے جو بطور پیش کی جا رہی ہے؟ ہم نے گذشتہ سطور میں آیت زیر تحقیق سے متعلق قاضی صاحب کی مکمل عبارت مع حاشیہ شیخ زادہ نقل کر دی ہے، اسے ایک بار پھر بغور دیکھ لیجئے، حقیقت پوری طرح سمجھ میں آجائے گی۔

(۳) اپنی تیسری دلیل میں تفسیر مراغی کی ایک عبارت نقل کی ہے، دلیل بھی پہلی دونوں دلیلوں کی طرح دعویٰ کے مطابق نہیں ہے۔

(۴) عصر جدید کے معروف مصری محقق شیخ ابوزہرہؒ کی تفسیر سے اس حوالے میں تو آں موصوف نے کمال ہی کر دیا ہے کہ ان کی عبارت کے سیاق وسباق کو حذف کر کے بیچ سے ایک جملہ لے لیا اور خود مفسر کے معنی و مراد کے برخلاف اپنے فکر ونظر کے مطابق ایک مفہوم کشید کر لیا جس سے نہ جاننے والوں کو یہ جتانا چاہتے ہیں کہ شیخ ابوزہرہؒ پہلے ہی سے ان کے ہم زبان وہم فکر ہیں، ہم شیخ کی مکمل عبارت نقل کر رہے ہیں جس سے اہل علم و دانش پر صبح روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ جناب غازی

آبادی صاحب نے علمی امانت و دیانت کی کہاں تک رعایت کی ہے، ملاحظہ ہو اصل عبارت:

اول صدمة لموسى الكليم فتنة العجل، ذهب موسى الى جانب الطور الأيمن كما وعده ربه ليتلقى التوراة، و ذهب فرحا عجلاً، لانه على شوق لمخاطبه ربه، ولأن المسارعة الى وعد الحبيب ترضيه و ترضى لنفسه، و فى غيبة موسى عن قومه لميكن وقتا طويلا، فتن بنو اسرائيل بعباده العجل، و ربما يكون موضع عتب بهذه المسارعة لما اقترن بغيبة، و كل شيء باراداة الله ولكن على المرشد الهادى أن يراقب النفوس و موضع ضعفها،و موضع الضعف عن الاسرائيليين هو معاشرتهم لأهل فرعون، هو اتباعهم طريق هؤلاء فى أوهامهم و عاداتهم و تقاليدهم.

قال الله تعالى لكليمه، وقد جاء مسارعا اليه فى موعده.

(وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى، قَالَ هُمْ اُولَاءِ عَلٰى اَثَرِى وَ عَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى.

"الواو" وصلت ما بعدها بما قبلها لكمال السياق، ولبيان أن الفتنة جاء ت بعد الانعام بالانجاء و تنزيل المن والسلوى والمواعدة على خطاب الله تعالى لموسى، و هذا فيه تقريب لما يقع منهم من بعد، اذ ارنوا تلك النعم السامية بالكفر لا بالشك، وبذلك يتصور القارئ ما سيكون منهم.

كان موسى عليه السلام قد خرج من قومه بمن يمثلونهم، وهم السبعون المختارون الذين يمثلون أسباطهم، ولكنه ككل رئيس قد يسبق من منعه يتعرف أمر اللقاء ولأنه فى شوق للأنس بكلام ربه ولأنه يرى أن الله تعالى سيخاطبه بشرائع قد بعث بها.

سبقهم الى الموعد، ولكن الله تعالى قدر ميقاتا محددا الابتداء والانتهاء لمصلحة قدرها ولم يكن تقديره لغيره أمر قدره سبحانه ، و ان لبث موسى فى قومه قد قدر الله فيه دفع ضرر، والله لا يخلف الميعاد، و كل شيء بقضاء الله و بتقديره و فى علمه المكنون، فهو سبحانه و تعالى يعلم ما كان و ما سيكون.

عتب الله تعالى على كليمه المختار تعجله فى ذاته، و عتب عليه أن سبق قومه و تركهم، وهم يحتاجون الى رعايته و مراقبة خواطرهم ببصيرتهى، وهم قريبوا عهد بمعاشرة الفاسقين.

عتب الله تعالى على كليمه هذا، و كان على موسى أن يعتذر عما كان منه، والله عليم بذات الصدور، قال : (هُمْ اُولَاءِ عَلٰى اَثَرِىْ) أشار اليهم، ولم يأت بـ"كاف" الخطاب تأدبا مع الله [1]، ولأنه سبحانه العليم، فلا يحتاج الى تنبيه بها، اذ هو يخاطب العليم الخبرى، و معنى (اُولَاءِ عَلٰى اَثَرِىْ) انهم على مقربة منى، ولا يضلون الطريق؛ لأنهم ورائى، ثم قال معتذراً عن تعجله: (وَ عَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى)، أى كان الدافع على عجلى إليك محاولتى إرضاءك حاسباً أن المسارعة إليك ترضيك، و قال كلمتين تقرباً إليه سبحانه و مشيرا بهما إلى رغبة فى ذلك التعجيل وهو أنسا بكلامه معه.

الكلمة الأولى هى (اِلَيْكَ) اى عجلتى كانت إليك، و أنت القريب إلى نفسى آنس بكلامك، والكلمة الثانية هى (رَبِّ) أى القائم على نفسى، ومن صنعتنى على عينك؛ فانى أسارع الى من صنعتنى على عينه جل جلاله.

و قد نبهه سبحانه إلى مغبّة تعجله، فقال عز من قائل: (قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ)

فاعل (قَالَ) هو الضمير العائد على الله جلت قدرته، والفاء للسببية، اى بسبب غيبتك و عدم قيامك بحق الرقابة النفسية عليهم التى مكناك منها، (قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ) اى اختبرناهم لتتبين مقدار اراداتهم و عقولهم و مداركهم، و اضاف الاختبار الذى سماه "فتنة" إلى نفسه، وهو العليم بكل شيء قبل وقوعه، و بعد وقوعه فالأزمان تكون بالنسبة للناس لا بالنسبة للذات العلية.

و عبر سبحانه فقال (قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ) اضاف القوم إليه استحثاثا لهمته، و قوة في عتابه، اى أنهم قومه الذى جاء لاخراجهم من طغواء فرعون، ولكن لم يزل الأثر المسمى فى عقولهم، طغى بتعاليمه عليهم نفسيا و إن خلعوا الربقة و أزالوارق الأجساد، فلم يزيلوا ارق النفوس، ولقد قال تعالى: (وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ)، اى اوقعهم فى الضلال، والسمارى شخص انتقل معهم من مصر، كان يجيد النحت والتصوير، ولم ينص على أنه من الاسرائيليين. أو أهل مصر الأصليين، و يغلب على الظن أنه إسرائيلي اندمج مع المصريين و عرف صناعاتهم، و قيل: إنه كان هنديا يعبد البقر، ثم اعتق ديانة بنى اسرائيل.(زهرة التفاسير، تفسير سورة طٰهٰ: ص: ۴۷۶۵–۴۷۶۷)

(۵) یہ پانچویں دلیل تفسیر القاسمی سے ماخوذ ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ "وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى" اس سوال کے ذریعہ خدائے عالم الغیب نے درحقیقت آداب سفر کی موسیٰ علیہ السلام کو تعلیم دی ہے، یہ تفسیر امام ابن المنیر مالکی کی تفسیر الانتصاف سے ماخوذ ہے۔ علامہ آلوسی نے روح المعانی میں اسے نقل کر کے اس پر تبصرہ کیا ہے کہ یہ واقع حال کے مطابق نہیں ہے۔ بہر حال زیر بحث مسئلہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہی حال مولانا غازی آبادی کی پیش کردہ دلیل (۶) و دلیل (۷) کا بھی ہے، جو علی الترتیب تفسیر طبری اور تفسیر رازی کے حوالہ سے نقل کی گئی ہیں۔ ان دونوں تفسیروں کی عبارت سے ہی ثابت ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے یہ سوال کیا کہ قوم سے آگے بڑھ کر کیوں آگئے؟ ظاہر ہے کہ اتنی بات سے مولانا سعد صاحب کے قول کی صحت تو ثابت نہیں ہوسکتی۔

(۸) اس دلیل میں امام محی الدین ابن عربی کی جانب منسوب تفسیر القرآن کی ایک طویل عبارت نقل کی ہے، مولانا غازی آبادی جانتے ہیں کہ ابن عربی کی شخصیت بڑی مختلف فیہ ہے، علاوہ ازیں اس تفسیر کی نسبت ان کی جانب محل بحث ہے۔ ڈاکٹر محمد حسین ذہبی نے التفسیر والمفسرون میں متعدد قابل قبول دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ تفسیر شیخ ابن عربی کی نہیں ہے بلکہ عبدالرزاق قاشانی صوفی کی تالیف ہے، کتاب کو رواج دینے کے لئے ابن عربی کی جانب اس کی نسبت کردی گئی ہے اور قاشانی کے بارے میں سید رشید رضا نے لکھا ہے کہ یہ فرقۂ باطنیہ سے تعلق رکھتے ہیں مگر ڈاکٹر محمد حسین ذہبی اسے صحیح نہیں سمجھتے ہیں، بہر صورت یہ تفسیر خالص حضرات صوفیا کی تفسیر اشاری پر مشتمل ہے اور عقائد واحکام پر تفسیری اشاری سے استدلال واستشہاد نہیں کیا جاتا کیوں کہ اس تفسیر کا مدار الفاظ کے باطنی معنی ومفہوم پر ہوتا ہے جب کہ اسلامی عقائد و احکام قرآن وحدیث کے ظاہری نصوص سے ماخوذ ہیں، کاش کہ مولانا غازی آبادی زیر بحث موضوع میں اس کتاب کا حوالہ نہ دیتے تو ان کے حق میں بہتر ہوگا، مگر اسے کیا کیجئے کہ انہیں قدیم ائمہ تفسیر کی مستند کتابوں کے مقابلہ میں تفسیر القرآن منسوب بنام ابن عربی اور ابن عاشور، مراغی، قاسمی وغیرہ عہد جدید کے مفسرین کی کتابیں ہی پسند ہیں۔

اس کے بعد آں موصوف لکھتے ہیں کہ مذکورہ واقعہ سے متعلق اردو کتب تفسیر سے دلائل، پھر اردو تفسیر سے پہلی دلیل میں تفسیر مظہری عربی کی جو عبارت اپنی اولین دلیل میں نقل کی تھی، اسی کا اردو ترجمہ نقل کردیا ہے۔ آج معلوم ہوا کہ کسی کتاب کے ترجمہ کی حیثیت الگ مستقل کتاب کی ہوتی ہے، اس جدید انکشاف پر ہم مولانا کے مشکور ہیں۔

اس ترجمہ کو نقل کر لینے کے بعد لکھتے ہیں: یہی تفسیر روح المعانی ۱۶/۲۴۱ وغیرہ میں بھی ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ علامہ آلوسی تفسیر روح المعانی میں آیات کی ظاہری اعتبار سے تفسیر مکمل کر لینے کے بعد "التفسير من ادب الاشارة" کے عنوان سے کثرت سے اشاری تفسیر بھی بیان کرتے ہیں، یہ تفسیر جو آں موصوف نے تفسیر مظہری اردو کے حوالہ سے درج کی ہے اس کا روح المعانی میں وجود ہی نہیں، یہ حوالہ انہوں نے شاید روح المعانی کو دیکھے بغیر دیدیا ہے۔ علمی مباحث میں اس قسم کا رویہ آدمی کو غیر معتمد بنا دیتا ہے۔

اردو تفسیروں سے دلائل کے ذیل میں معارف القرآن سے ایک عبارت (جس کو حضرت مفتی صاحبؒ نے بحوالہ روح المعانی درج کیا ہے) نقل کی ہے، اس سلسلے میں عرض ہے کہ معارف القرآن مؤلفہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کثرت سے دستیاب ہے، آپ ان کی پوری تحریر پڑھ سکتے ہیں، البتہ روح المعانی تک سب کی رسائی نہیں ہے، اس لئے ہم افادہ کی غرض سے روح المعانی کی اصل عبارت نقل کر رہے ہیں۔

"وَمَا اَعْجَلَكَ الخ" حكاية لما جرى بينه تعالى و بين موسىٰ عليه السلام من الكلام عند ابتداء موافاته الميقات

بموجب المواعدة المذكورة سابقا، اي: و قلنا له: اي شيء عجل بك عن قومك فتقدمت عليهم، المراد بهم هنا عند كثيرة ومنهم الزمخشري النقباء السبعون، والمراد بالتعجيل تقدمه عليهم لا الاتيان قبل تمام الميعاد المضروب خالافا لبعضهم، والاستفهام للانكار و يتضمن كما في الكشف انكار السبب الحمال لوجود مانع في البين وهو ايهام اغفال القوم و عدم الاعتداد بهم مع كونه عليه السلام مأمورا باستصحابهم و إحضارهم معه، و إنكار أصل الفعل؛ لان العجل نقيصة في نفسها فكيف من أولي العزم الاللنق بهم مزيد الحزم. (روح المعانی، ج۱۶،ص۲۴۱)

روح المعانی کی عبارت میں جو الکشف کی عبارت آئی ہے اس عبارت کو اور حضرت مفتی صاحب نے جو لکھا ہے، اس کے مقابلہ سے معلوم ہو جائے گا کہ معارف القرآن کی عبارت کا کچھ حصہ اوپر منقول الکشف کی عبارت سے زائد ہے، یہ زیادتی حضرت مفتی صاحب نے کہاں سے نقل کی ہے؟ واللہ اعلم بالصواب، نیز واضح ہو کہ الکشف، یہ امام ثعلبی کی الکشف والبیان ہے جو اسرائیلیات اور موضوعات کا سب سے بڑا خزانہ ہے۔

اس کے بعد آخر میں مولانا عبدالسلام قاسمی غازی آبادی سے عرض ہے کہ اردو کی اپنے اکابر کی تفسیروں میں بیان القرآن از حضرت تھانویؒ، معارف القرآن از مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور فوائد عثمانی بر ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ کے ساتھ مولانا محمد جوناگڑھی کا ترجمہ وحواشی: احسن البیان وغیرہ کا بھی مطالعہ کرلیں، ان کے حق میں یہ مطالعہ نہایت مفید ہوگا۔ موصوف کی سہولت کے لئے معارف القرآن ادریسی کی واقعہ سے متعلق تفسیر نقل کی جارہی ہے، کم از کم اسی کو ملاحظہ کرلیں۔

معارف القرآن (ادریسی) کی عبارت

موسیٰ علیہ السلام کی کوہِ طور سے واپسی اور گوسالہ پرستی کا واقعہ

قَالَ اللّٰہ تعالٰی وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى الى وَسِعَ كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا.

القصہ جب فرعون غرق ہو گیا تو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے یہ استدعا کی کہ ہمارے لئے کوئی دستور ہدایت اور قانون شریعت چاہئے کہ ہم اس پر چلیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس بارے میں حق تعالیٰ سے درخواست کی، حق تعالیٰ نے توریت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا کہ ہم تم کو ایسی کتاب عطا کریں گے جس میں احکام شریعت جمع ہوں گے اور یہ حکم دیا کہ ستر علماء اپنے ہمراہ لے کر کوہ طور پر آئیں تا کہ وہ اس کرامت کا جلوہ دیکھیں، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی جگہ پر ہارون علیہ السلام کو چھوڑا اور ستر علماء کو لے کر کوہ طور کی طرف متوجہ ہوئے، جب وہ کوہ طور کے قریب پہنچے تو موسیٰ علیہ السلام شدت شوق سے بے تاب ہو گئے اور ان سب سے پہلے سبقت کر کے آگے پہنچ گئے اور ان کو یہ سمجھا گئے کہ تم پہاڑ پر آجانا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہا السلام سے یہ سوال کیا۔

اور اے موسیٰ جلدی کر کے اپنی قوم سے پہلے آجانے پر تم کو کس چیز نے آمادہ کیا تو عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! وہ میرے پیچھے ہی پیچھے آرہے ہیں، کچھ زیادہ دور نہیں اور اے میرے پروردگار میں نے تیری طرف آنے میں اس لئے جلدی کی کہ تو مجھ سے اور زیادہ خوش ہو جائے۔ اس لئے میں نے بصد شوق و رغبت تیری طرف عجلت اور مسارعت کی تا کہ مزید تیرے قرب اور رضا اور کرامت کا سبب بنے، اس عجلت اور سبقت سے میرا مقصود اپنی بڑائی نہیں بلکہ تیری مزید خوشنودی مقصود ہے اور نہ یہ عجلت قوم سے غفلت اور بے اعتنائی کی بنا پر ہے، وہ سب میرے پیچھے پیچھے میرے نشان قدم پر چلے آرہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! یہ خاص گروہ اگر چہ تمہارے پیچھے پیچھے تمہارے نشان قدم پر چلا آرہا ہے مگر تمہاری وہ قوم جن پر تم ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے چھوڑ آئے ہو، وہ تمہارے نشان قدم سے منحرف ہو گئی۔ حق جل شانہ کا اس سوال مَآ اَعْجَلَكَ سے مقصود ہی یہ تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس فتنہ کی خبر دیں، جو ان کی مفارقت کے بعد پیش آیا، چنانچہ فرماتے ہیں:

پس تحقیق ہم نے تمہاری قوم کو تمہارے چلے آنے کے بعد فتنہ اور آزمائش میں ڈال دیا ہے اور ظاہر اسباب میں سامری نے ان کو گمراہ کیا ہے۔ یعنی اصل فتنہ اور ابتلاء تو من جانب اللہ ہے اور گمراہی کا ظاہر سبب اور واسطہ سامری ہے کہ اس نے گوسالہ ایجاد کیا اور بنی اسرائیل کو اس کی عبادت پر آمادہ کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر جاتے وقت اپنے بھائی ہارون علیہ

السلام کو اپنا جانشین کر گئے تھے اور یہ ہدایت فرما گئے تھے کہ ان کو توحید اور ہدایت پر قائم رکھنا۔

''سامری'' موسیٰ علیہ السلام کی امت کا ایک منافق تھا، ہر وقت مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں لگا رہتا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد اس نے چاندی سونے کا ایک بچھڑا ڈھال لیا اور بنی اسرائیل سے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے، بنی اسرائیل اس کو پوجنے لگے اور آزمائش میں پورے نہ اترے سوائے بارہ ہزار کے سب گوسالہ پرستی میں مبتلا ہو گئے۔

سامری کا نام موسیٰ بن ظفر تھا اور بعض کہتے ہیں اس کا نام ہارون تھا۔
موسیٰ علیہ السلام کے جاتے ہی سارے بنی اسرائیل کے گمراہ کرنے کی فکر میں پڑ گیا، بالآخر اس نے یہ فتنہ کھڑا کیا، جس پر بنی اسرائیل مفتون ہو گئے۔ انتہی

اوپر مذکوران تفصیلات سے یہ امر بخوبی ثابت ہو جاتا ہے کہ مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کا یہ قول اللہ کے رسول: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شایانِ شان نہیں ہے؛ بلکہ مولانا محمد سعد صاحب کا یہ قول بالکل غلط ہے، بایں ہمہ مولانا موصوف کا اس پر اصرار مسئلہ کی نزاکت کو خطرناک حد تک بڑھا دیتا ہے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین، اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه و أرنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه و صلی اللّٰه تعالیٰ علیٰ نبینا و سائر الانبیاء وسلم.

به شکریه (محمد طیب قاسمی)

اداره پیغام محمود، دیوبند

☆ میزانِ عمل میں سب سے زیادہ بھاری عمل حسن خلق ہے۔ (حدیث)
☆ خوش خلق جنت میں اعلیٰ مراتب پائے گا، اگرچہ عبادت کم رکھتا ہو۔ (حدیث)
☆ خوئے بد عبادت کو اس طرح تباہ کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو۔ (حدیث)
☆ عالم بدخو کی دوستی سے فاسقِ خوش خو کی دوستی مجھے زیادہ پسند ہے۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

قسط نمبر: ۶۰

اسلام الف سے ی تک

(ش)

مختار بدری

اللہ کے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک کرنا گناہ کبیرہ ہے، عبادت کے لائق صرف اللہ ذوالجلال والاکرام ہے، کسی اور کو سجدہ کرنا، کسی کے نام پر جانور چھوڑنا، کسی کے نام کی منت کرنا، کسی کے نام کا پیسہ باندھنا یا فقیر بنانا، کاروبار عالم کو ستاروں کی تاثیر سمجھنا، اچھی بری تاریخ یا دن کا پوچھنا، کسی مہینہ کو منحوس سمجھنا، کسی کے نام کی قسم کھانا وغیرہ خلاف شرع کام ہیں، لہٰذا بڑی احتیاط برتنی چاہئے، عام طور پر لوگ اللہ کی ذات میں اس کی صفات میں اور اس کے حقوق میں شرک کرنے کی غلطی کرتے ہیں، مخلوق میں سے کسی کو اس کا بیٹا یا بیٹی قرار دینا اللہ کی ذات میں شرک ہے۔

نصاریٰ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور یہود کا حضرت عزیرؑ کو خدا کا بیٹا کہنا اس کی مثال ہے، قرآن مجید میں ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

کہہ دو کہ اللہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے، اسے نہ کسی نے جنا ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔ (۱۱۲)

ذات واحد کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانا ذات الٰہی کی طرح کسی دوسرے کو ابدی اور ازلی سمجھنا شرک فی الذات ہے، شرک فی الصفات یہ ہے کہ اس کے علم وحکمت، اس کی قدرت واختیار، اس کی تخلیق وتدبیر میں کسی کو شریک کرنا، ایران کے مجوسیوں کی طرح خیر وشر کے الگ الگ خالق کو ماننا، اللہ کے سوا کسی کو سمیع وبصیر، اول وآخر، قادر ومقتدر، دائم وباقی تصور کرنا، شرک فی الخلوق یہ ہے اللہ جل شانہ کی بندگی وعبادات میں کسی کو شامل وشریک جاننا اور اس کی اطاعت کرنا، دراصل خدا ہی سب کا مالک ورب ہے اور وہی اس لائق ہے کہ اس کے حضور رکوع وسجود کئے جائیں۔ بعض لوگوں نے فرشتوں کے بارے میں، بعضوں نے سیاروں، ستاروں، جانوروں اور درختوں تک کے بارے میں ربوبیت کا تصور قائم کر رکھا ہے جو سراسر بے بنیاد ہے اور غلط ہے۔ خداوند کریم کے اختیارات میں کسی کے شریک کرنے کو شرک فی الاختیارات کہتے ہیں، مثلاً جنت میں داخلہ، گناہوں کی مغفرت، دوزخ سے چھٹکارا، تمام سزا وجزا کے اختیارات صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہیں، اس کے برخلاف کسی غیر کے حق میں ایسا عقیدہ رکھنا شرک فی الاختیارات ہے۔

حضرت ابوالدرداءؓ کی روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم کو قتل کردے یا آگ میں جھونک دے تب بھی تم شرک نہ کرنا۔ (بخاری)

خدائے تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کردیتا ہے لیکن شرک کو نہیں، ہاں اگر کوئی مشرک توبہ کرکے شرک سے باز آجائے تو اس کی توبہ قبول ہوجاتی ہے۔

شریعت

عبادت کے طریقے، معاشرت کے اصول، آپس کے معاملات، باہمی تعلقات کے قوانین، جائز وناجائز، حرام وحلال کی حد بندی وغیرہ احکامات کے مجموعہ کو شریعت کہتے ہیں۔ قرآن مجید کے احکام احادیث نبویؐ، فقہ اور اجماع امت سے جو قانون مرتب کیا گیا ہے اسے علم شریعت کہتے ہیں۔

شعارۃ

شعارۃ سے مراد ہے نشانی اور شعائر اس کی جمع ہے، شعائر اللہ سے مراد وہ چیزیں ہیں جن سے اللہ کی عظمت کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں جیسے خانہ کعبہ، مساجد وغیرہ۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ.

صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ (۲:۱۵۸)

شعب: شاخیں، جماعتیں، گھاٹی، شعب ابی طالب، ابوطالب کی گھاٹی۔

شعبان

اسلامی قمری سال کا آٹھواں مہینہ۔ شعب کے معنی ہیں متفرق ہونا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چونکہ اس میں روزہ دار کے لئے نیکیاں شاخ در شاخ ہوتی ہیں اس لئے اسے شعبان کہا گیا، شعبان کی پندرہویں تاریخ جسے برات کہتے ہیں، عبادات الٰہی کے لئے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کو اپنا مہینہ کہا، آپ ماہ رمضان کے علاوہ دوسرے جس مہینہ میں زیادہ عبادت کرتے تھے وہ شعبان کا مہینہ تھا۔

شعر

بال، انسانی بالوں کی خرید و فروخت اسلام میں منع ہے، چونکہ بال انسانی جسم کا ایک حصہ ہیں اس لئے اس کی عزت کو برقرار رکھنا ضروری سمجھا گیا۔

شعر

موزوں و مقفی کلام، جمع اشعار، اگر شعر کا مقصد حق و صداقت کی حمایت اور کفر و باطل کی مخالفت ہو تو شعر کہنا نہ صرف جائز ہے، بلکہ اجر کا باعث ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابتؓ سے فرمایا، پڑھو روح القدس تمہارے ساتھ ہے اور کعب بن مالکؓ سے فرمایا کافروں کی ہجو کرو، خدا کی قسم یہ ان کے لئے تیروں سے زیادہ سخت ہیں۔ (انوار التنزیل)

اللہ جل شانہ نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ پیغمبر کی حقیقت طرازی کو شاعروں کی خیال نکتہ آفرینی اور دماغی بلند پروازی پر محمول کر دیا جائے اس لئے پیغمبر کو شاعر نہیں بنایا۔ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ.

ہم نے اس کو شعر نہیں سکھایا اور یہ اس کے لائق نہیں۔ (۳۶:۶۹)

چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دعوے کے ساتھ شعر نہیں کہا، البتہ کبھی کوئی مقفی عبارت نکل بھی گئی تو اسے شعر نہیں کہا گیا۔ اور نہ شعر کہنا آپؐ کو زیبا تھا، مگر آپ شاعرانہ کلام بڑی دلچسپی سے سنا کرتے تھے۔ شعراء کی حوصلہ افزائی کے لئے مناسب داد اور انعام عطا فرماتے تھے، کبھی کبھی زبان مبارک سے ایسے کلمات ادا ہوتے تھے جو شعر سے مشابہ ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ پتھر کی چوٹ سے آپؐ کی ایک انگلی زخمی ہو گئی اور خون بہہ نکلا تو فرمایا۔

ھل انت الا اصبع دمیت وفی سبیل اللّٰہ ما لقیت

(تو تو انگلی ہے خون میں بھری ہوئی اور جو تو نے دیکھا راہ خدا میں دیکھا ہے)

فتح مکہ کے بعد سن ۸ھ میں بنی ہوازن جن کا تیراندازی میں کوئی ثانی نہ تھا، مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہوئے، جب مسلمانوں کے پاؤں اکھڑنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور فرمایا۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب

(میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں ہے، میں فرزند عبدالمطلب ہوں) تو مسلمانوں کو جوش آیا کہ نبی برحق ساتھ میں ہیں تو پھر خوف کیسا، غرض لڑائی کا نقشہ ہی بدل گیا۔

جس وقت مسجد نبوی کی تعمیر کا کام شروع ہوا تو حضور مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بھی مزدوروں کے ساتھ شامل تھے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔

اللّٰھم لاخیر الا خیر الأخرہ فاغفر الانصار والمھاجرہ

(اے خدا، کامیابی صرف آخرت کی کامیابی ہے، اے خدا مہاجرین اور انصار کو بخش دے) (صحیح البخاری، باب المساجد)

شعریٰ

آسمان کا روشن ترین ستارا جسے مرزم اجوار الکلب الاکبر وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ اس کا انگریزی نام Sirius اور MajorisCanis ہے، یہ زمین سے آٹھ نوری سال سے بھی زیادہ فاصلہ پر ہے اور سورج سے ۲۳ گنا زیادہ روشن ہے۔ اہل مصر اس کی پرستش کرتے تھے کیوں کہ اس کے طلوع کے زمانہ میں نیکی کا فیضان شروع ہوتا ہے۔ اہل عرب کا خیال تھا کہ یہ ستارہ لوگوں کی قسمتوں پر اپنا اثر ڈالتا ہے اور قبیلہ خزاعہ کے لوگ اس کے پرستار تھے۔

شعیب علیہ السلام

ایک مشہور پیغمبر شعیب علیہ السلام بن صفور بن ثابت بن عنقا بن مدین بن ابراہیم۔ مدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ۶ بیٹوں میں سے

ایک ہیں۔ حضرت ابوذر سے مروی ہے کہ چار پیغمبر عرب سے ہیں، ہود علیہ السلام، صالح علیہ السلام، شعیب علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
حضرت شعیب علیہ السلام مدین کی طرف بھیجے گئے، مدین بن ابراہیم علیہ السلام کی نسل کا قبیلہ وہاں آباد تھا اس لئے اس بستی کا نام بھی مدین پڑ گیا۔ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ یہ بستی حجاز اور شام کے درمیانی راستہ میں معان کے قریب تھی، حضرت شعیب علیہ السلام نے اہل مدین کے مشرکانہ طور طریقوں کی اصلاح اور ان کی اجتماعی برائیوں کے خاتمہ کی پوری کوشش کی مگر انہوں نے ان کے پند و نصائح اور دعوت تبلیغ کا کوئی اثر نہیں لیا تو آسمان سے بجلیوں کے شعلے برسے، زمین میں زلزلہ آیا اور وہ تباہ ہو کر رہ گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کے مظالم سے بچنے کے لئے مصر سے مدین تشریف لائے تو حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں پناہ دی اور اپنی ایک صاحب زادی سے ان کا بیاہ بھی کر دیا۔

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ط فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝ فَکَذَّبُوْہُ فَاَخَذَتْھُمُ الرَّجْفَۃُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ ۝

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا تو انہوں نے کہا: بھائیو خدا کی عبادت کرو اور پچھلے دن (کے آنے) کی امید رکھو اور ملک میں فساد نہ مچاؤ مگر انہوں نے ان کو جھوٹا سمجھا تو انہیں زلزلے (کے عذاب) نے پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

(۲۹:۳۷)

☆☆

”مولانا سعد صاحب کا ایک اور رجوع“

اور پھر وہی ڈگر اور وہی روش

دار العلوم دیوبند

کے جوابات بھیجنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعے کے علاوہ

مولانا سعد صاحب کے چند بیانات

قسط:۲

یہ اقتباسات صرف پانچ بیانات کے ہیں، جن کی آڈیوز موجود ہیں، ان اقتباسات میں ضروری سیاق وسباق کا بھی ذکر ہے۔

رجوع کے بعد کے کئے چند بیانات اور ان کا علمی جائزہ اہل علم کی خدمت میں پیش ہے، میری گزارش ہے کہ ان بیانات کو گہرائی سے پڑھا جائے اور اندازہ لگایا جائے کہ بات کہاں تک پہنچ چکی ہے۔

پہلے دار العلوم دیوبند کے موقف کے تین اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں، جن سے کئی مرتبہ رجوع کی بات مشہور کی جاچکی ہے۔ آگے درج کئے جانے والے بیانات کا ان اقتباسات سے موازنہ کرلیا جائے، انشاءاللہ رجوع کی حقیقت اور مولانا کی اصل فکر واضح ہوجائے گی۔

(۱) ہم امت مسلمہ بالخصوص عام تبلیغی احباب کو اس بات سے آگاہ کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں کہ مولانا سعد صاحب کم علمی کی بناپر اپنے افکار ونظریات اور قرآن حدیث کی تشریحات میں جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے راستہ سے ہٹتے جارہے ہیں، اس لئے ان باتوں پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ یہ نظریات اگرچہ ایک فرد کے ہیں، لیکن یہ چیزیں اب عوام الناس میں تیزی سے پھیلتی جارہی ہیں“۔

(۲)”ان کے بیانات کے بعض ایسے اقتباسات بھی موصول ہوئے ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا سعد صاحب کے نزدیک دعوت کے وسیع مفہوم میں صرف تبلیغی جماعت کی موجودہ ترتیب ہی داخل ہے، صرف اسی کو وہ انبیاء اور صحابہ کے طریقہ جہد سے تعبیر کرتے ہیں اور اسی خاص ترتیب کو سنت اور بعینہ انبیاء کی محنت کا مصداق قرار دیتے ہیں، حالانکہ جمہور امت کا متفقہ مسلک ہے کہ دعوت وتبلیغ ایک امر کلی ہے، جس کی شریعت میں کوئی ایسی خاص ترتیب لازم نہیں کی گئی کہ جس کے چھوڑنے سے سنت کا ترک لازم آئے، مختلف زمانوں میں دعوت وتبلیغ کی شکلیں مختلف رہی ہیں، کسی بھی دور میں دعوت کے فریضے سے بے اعتنائی نہیں برتی گئی، صحابہ کے بعد تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، فقہاء محدثین، مشائخ، اولیاء اللہ اور قریبی عہد کے ہمارے اکابر نے عالمی سطح پر دین کو زندہ کرنے کے مختلف طریقے اختیار کئے۔“ کتب خانوں میں بکھرا ہوا دینی لٹریچر اس بات کا بین ثبوت ہے کہ دعوت کا کام بذریعہ تحریر بھی برابر ہوتا رہا ہے۔

(۳)”تبلیغی جماعت کے کام کی اہمیت وہ اس طرز پر بیان کررہے ہیں کہ جس سے دین کے دیگر شعبوں پر سخت تنقید اور ان کا استخفاف ہورہا ہے اور سلف کی پرانی دعوتی ترتیبوں کا رد وانکار لازم آرہا ہے، نیز اس کی وجہ سے اکابر واسلاف کی عظمت میں کمی، بلکہ استخفاف پیدا ہورہا ہے، ان کا یہ رویہ جماعتِ تبلیغ کے سابقہ ذمہ دار:

حضرت مولانا الیاس صاحبؒ، حضرت مولانا یوسف صاحبؒ اور حضرت مولانا انعام الحسن صاحبؒ کے یکسر خلاف ہے"۔(فتویٰ دار العلوم دیوبند بابت مولانا سعد صاحب)

اب مولانا سعد صاحب کے رجوع کے بعد کے بیانات ملاحظہ فرمائیں:

بیان

بتاریخ: ۱۷دسمبر، ۲۰۱۷، بعد نماز فجر

وہ چار قسم ہے جن پر اللہ کا انعام ہوا ہے، ان چار میں اکثریت محنت کرنے والوں کی ہے: نبی، صدیق، شہداء، ایک قسم ہے صالحین کی، تیسری قسم ہے محنت کرنے والوں کی، اور ایک قسم ہے کرامت والوں کی، نصرت والی قسم وہ ہے، جو دعوت پر قائم ہے، صحابہ کے ساتھ غیبی نصرتیں دعوت کی شرط کے ساتھ ہیں، ان تنصر واللہ ینصر کم، صوفی صرف دین پر چلنے والا دیندار ہے، لیکن نصرت کرنے والا نہیں ہے، ان کی محنت پر کرامت ظاہر ہوسکتی ہے، نصرت ظاہر نہیں ہوسکتی"۔

اس لئے جتنی غیبی نصرتیں ہیں، اس کی اصل وجہ دعوت ہے، جو دعوت خود جاکر پہنچاتا ہے، اگر اس کے مقابلے میں باطل آجاتا ہے، تو اللہ اس کے مقابلے میں خود آجاتے ہیں، لہٰذا دعوت کو سمجھنا چاہئے، اس کام میں اور تحریکوں میں یہی فرق ہے، ہمارے یہاں دوسری تحریکوں سے مشابہت نہیں ہے، بلکہ صحابہ کی سیرت سے ہے"۔

دعوت صحابہ کرام کا طریقہ محنت ہے، جس کی سب سے بنیادی چیز نقل وحرکت ہے، کیونکہ خروج اللہ کا ایسا امر ہے، جس کا کوئی متبادل نہیں ہے، اصل میں خروج ہی دعوت ہے، جس نے خروج کو نہیں سمجھا، اس نے دعوت کا صاف انکار کردیا"۔

یہ ناقص بیانات ملک کے ان اہم ذمہ داروں کی مجلس میں کیے گئے ہیں، جو اپنے اپنے صوبوں کی ترجمان کی حیثیت سے نظام الدین میں ہر تین مہینے کے بعد ہدایات لینے آتے ہیں۔

ان بیانات میں دو باتیں قابل غور ہیں:

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمارہے ہیں:

وہ چار قسم ہے جن پر اللہ کا انعام ہوا ہے، ان چاروں میں اکثریت محنت کرنے والوں کی ہے: نبی، صدیق، شہداء، ایک قسم ہے صالحین کی، تیسری قسم ہے محنت کرنے والوں کی، اور ایک قسم ہے کرامت والوں کی، نصرت والی قسم وہ ہے، جو دعوت پر قائم ہے، صحابہ کے ساتھ غیبی نصرتیں دعوت کی شرط کے ساتھ ہیں، ان تنصر اللہ، ینصر کم، صوفی صرف دین پر چلنے والا دیندار ہے، لیکن نصرت کرنے والا نہیں ہے، ان کی محنت پر کرامت ظاہر ہوسکتی ہے، نصرت ظاہر نہیں ہوسکتی ہے"

اس طرح کے بیانا سے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، بانی دار العلوم دیوبند حضرت مولانا قاسم نانوتوی، اور بعد کے بزرگوں میں پیر ذوالفقار علی نقشبندی جیسے اکابرین اور ان کی دینی، تبلیغی اور دعوتی جدوجہد کی زبردست تردید ہوگی، جو بہت بڑی ناقدری ہے اور نہایت قابل افسوس بات ہے۔ اور اس سے انا ولا غیری کی بو آتی ہے۔

مولانا نصرت کو دعوت کے ساتھ مشروط قرار دیتے ہیں اور دعوت کے مفہوم کو خود چل کر دعوت دینے میں منحصر کررہے ہیں، پھر اسی پر متفرع کرتے ہوئے قرآن کریم کی آیت کی تفسیر کررہے ہیں، اسی کا نام تفسیر بالرائے ہے کہ ذہن میں پہلے ایک مفروضہ متعین کرلیا جائے اور اس کو آیت سے ثابت کرنے کی کوشش کی جائے، انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے درمیان محنت اور دین کی نصرت کے تعلق سے تفریق کرنا کیا کسی مفسر نے لکھا ہے؟ صالحین اور دوسرے تین طبقوں میں محنت اور نصرت کا فرق کرکے صالحین کو دین کی نصرت کرنے والوں سے خارج کرنا اور بطور طنز کے یہ کہنا کہ وہ کرامت والے ہیں، سخت ترین غلطی ہے، نصرت، دعوت، خروج اور نفر کی یہ حقیقت کس دلیل سے ثابت ہے؟ کیا اس تشریح اور تفسیر پر کوئی دلیل پیش کی جاسکتی ہے کہ دعوت کا مصداق صرف خود چل کر دعوت دینا ہے؟

کیا یہ تشریح جمہور اہل سنت والجماعۃ کے خلاف نہیں ہے، کیا یہ ایک خطرناک فکر نہیں ہے، جس سے نصوص میں تحریف کا دروازہ کھل جاتا ہے؟ مولانا اور ان کے ہم نوا افراد کا یہ خاص نظریہ بن چکا ہے کہ:

"دعوت کی یہ مخصوص شکل ہی اعمال نبوت ہے، اسی وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ اعمال نبوت اور اعمال ولایت میں فرق ہے، اولیاء دین

کے داعی نہیں تھے، صحابہ کرام کے بعد دعوت کو ترک کر دیا گیا"۔

اسی نظریہ کو وہ مختلف اسلوب اور انداز سے بیان کرتے رہتے ہیں اور یہ بات تو بہت ہی خطرناک ہے کہ مولانا نے ایک موقع پر فرمایا کہ دعوت وتبلیغ کا موجودہ اختلاف اصل میں دعوت وتصوف کا اختلاف ہے، (اس کی بھی آڈیو موجود ہے)

دارالعلوم دیوبند کے موقف میں اس نظریہ کو صراحتاً باطل قرار دیا گیا تھا؛ لیکن آج اس کو ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم کی من مانی تفسیر بھی شروع ہو چکی ہے۔ اس کی مزید تفصیل بندے کے پہلے رسالے میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(یہ بیان بھی جواب نامے بھیجنے کے کئی مہینے بعد کا ہے)

"سنّنا دھیان سے یہ میں نے آج اپنی ترتیب سے ہٹ کر کتاب اس لئے پڑھی ہے کہ جو صحابہ فتنے میں پڑ گئے، کیونکہ یہ تو اس زمانے میں سمجھا جاتا ہے کہ ارتداد اسلام سے پھرنے کو کہتے ہیں، سب توجہ سے سنّنا بات، یہ تو اس زمانے میں سمجھا جاتا ہے کہ ارتداد اسلام سے پھرنے کو کہتے ہیں، ورنہ دور صحابہ میں مدینہ منورہ سے پلٹ کر اپنے علاقے میں جانے کو صحابہ ارتداد سمجھتے تھے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس درجہ عملہ مجتمع تھا، اتنا اس درجہ عملہ مجتمع تھا کہ صحابہ مدینہ منورہ سے اپنے علاقے میں واپس جانے کو بھی ارتداد سمجھتے تھے، تم اصل میں پڑھتے نہیں ہو، نظام الدین آنے سے انکار کرنا معمولی بات نہیں ہے۔ میں صبح سے اسی سوچ میں ہوں، چنانچہ قبیلہ اسلم جو مدینہ آکر بیمار ہو گئے، آپ نے ان سے فرمایا: ابدو، تم بیمار ہو گئے ہو یہاں آکر، یہاں کی آب وہوا تمہیں موافق نہیں آئی، لہٰذا اپنی صحت کے لئے آب وہوا کی تبدیلی کے لئے کچھ دنوں کے لئے دیہات واپس چلے جاؤ، انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم مرتد ہو جائیں۔۔۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مرتد ہونا نہیں ہے، ہم تو تمہیں اس لئے بھیج رہے ہیں کہ تمہارا وہاں علاج ہو جائے"۔

اس اقتباس پر تبصرے سے پہلے حیاۃ الصحابہ کی اصل عبارت جس سے استنباط کر کے مولانا نے مذکورہ باتیں کہی ہیں ملاحظہ ہو فرمائیں:

اخرج ابو نعيم عن اياس بن سلمة بن الاكوع رضى الله عنه قال: اصاب اسلم وجع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا اسلم ابدوا، قالوا: يا رسول الله نكره ان نرتد، ونرجع على اعقابنا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انتم باديتنا ونحن حاضرتكم، اذا دعوتمونا اجبناكم واذا دعونا كم اجبتمونا، انتم المهاجرون حيث كنتم كذا فى كنز العمال (حياة الصحابه: ۱/۴۴۳، هجرة بنى سليم، الباب الرابع، باب الهجرة)

ترجمہ: حضرت ایاس بن سلمہؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو سلم بیمار ہو گئے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم دیہات چلے جاؤ، انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم واپس جانا پسند نہیں کرتے، آپ نے فرمایا کہ تم ہمارے دیہاتی ہو اور ہم تمہارے شہری ہیں، جب تم ہمیں بلاؤ گے ہم آجائیں گے اور جب ہم تمہیں بلائیں تم آجانا، جہاں بھی رہو گے، مہاجر سمجھے جاؤ گے۔

اس واقعے میں مولانا نے لفظِ ترتد کا ترجمہ مرتد ہونے سے کر دیا اور اس پر یہ اصول مستنبط کر لیا کہ ارتداد اسلام سے پھرنے کو کہتے ہیں، سب توجہ سے سنّنا بات، یہ تو اس زمانے میں سمجھا جاتا ہے کہ ارتداد اسلام سے پھرنے کو کہتے ہیں، ورنہ دور صحابہ میں مدینہ منورہ سے پلٹ کر اپنے علاقے میں جانے کو صحابہ ارتداد سمجھتے تھے۔

ہائے افسوس! واپس جانے کے ترجمہ کو بدل کر مرتد ہونا کر دیا اور پھر ایک نتیجہ بھی نکال لیا، یہاں ارتداد کی کوئی بات ہی نہیں ہے، اس استنباط سے مولانا کی علمی اہلیت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ جو بات مولانا نے فرمائی ہے، اسی طرح کی بات مودودی صاحب سے بھی منقول ہے، انھوں نے اپنی جماعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

یہ وہ راستہ نہیں جس میں آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹنا یکساں ہو، یہاں پیچھے کے معنی ارتداد کے ہیں، خدا کی طرف سے پیٹھ موڑنے ہیں۔ (جماعت اسلامی کا پہلا اجتماع، شعبان ۱۳۶۰، ص:۹)

بیان

بتاریخ ۱۸ ردسمبر ۲۰۱۷ بعد نماز مغرب

حضرت عمرؓ فرماتے: کوئی مسئلہ آئے، مدینہ میں لاؤ، حضرت

پرانوں کو اپنے پاس رکھتے تھے، مرکزیت کو باقی رکھنے کے لئے کہ پرانے ملکوں میں جائیں گے، تو لوگ ان سے پوچھنے لگیں گے اور مدینہ کی مرکزیت ختم ہو جائے گی، حضرت عمرؓ کی پابندی سے لوگ اکتائے ہوئے تھے، حضرت عثمانؓ نے پابندی ختم کردی، یہ وجہ ہوئی مدینے سے خلافت ختم ہونے کی۔

مولانا کا مقصد اگرچہ حضرت عثمانؓ پر تنقید کرنا اور ان کی شان میں گستاخی کرنا نہیں ہوگا، لیکن آزادانہ فکر اور کم علمی کا یہ نتیجہ ہے کہ اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے ایک جلیل القدر خلیفہ راشد کی شان اقدس میں تنقید کر رہے ہیں۔ **اللّٰھم احفظنا منه.**

حضرت مجدد سرہندی فرماتے ہیں:

"صحابہ کرام کے متعلق کوئی ایسا تذکرہ ایسے انداز میں کہ جس سے ذرا بھی ایہام بے وقعتی ہو یا ان کی جلالت شان کے منافی ہو، حضورﷺ کی رسالت کے فائدہ کو کم کرنے والا ہے، خبردار احتیاط کرو۔

بیان

بتاریخ: ۱۷؍دسمبر، ۲۰۱۷، بعد نماز فجر

"لوگ دین کے کام میں مالی امداد کرتے ہیں، مالی امداد مسلمان کی مدد ہے، اسلام کی مدد نہیں ہے، ایسی مالی امداد جس سے صرف اسلام کو فائدہ پہنچے، وہ مسلمان کی مدد ہے، مالی تعاون دعوت نہیں ہے اور اسلام کی نصرت نہیں ہے، وہ تو ایک مسلمان کا تعاون اور امداد ہے، اگر ساری دنیا کا مال ایک شخص کو دیدیا جائے اور وہ سارا مال اللہ کی رضا کے کاموں میں خرچ کردے، تو یہ آدھے دن اللہ کے راستے میں نکلنے کے برابر کبھی نہیں ہوسکتا۔ نصرت اصل دعوت الی اللہ ہے اور دعوت خود جا کر پہنچانے کا نام ہے۔

کیا صحابہ کے خیر کے کاموں میں مالی تعاون کو اسلام کی مدد نہیں کہیں گے؟۔

حدیث میں جہاد کے بارے میں یہاں تک موجود ہے: **من جهز غازیا، فقد غزا،** جس نے کسی مجاہد کا مالی تعاون کیا، وہ ایسا ہے جیسے اس نے خود جہاد کیا، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف وغیرہ رضی اللہ عنہم کے مالی تعاون کے واقعات سیرت کی کتابوں میں بھرے ہوئے ہیں، انھوں نے غزوات کے موقع پر کس طرح اپنا مالی تعاون پیش کیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ خوش ہوکر فرمانے لگے کہ عثمان اب کچھ بھی کریں، ان کے لئے مضر نہیں، کیا دنیا کا کوئی ادنی علم رکھنے والا یہ کہہ سکتا ہے کہ نعوذ باللہ یہ اسلام کی مدد نہیں ہے؟ کیا دنیا میں پریشان حال مسلمانوں کی مالی امدادیں کی جارہی ہیں، ان کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ اسلام کی نصرت نہیں ہے؟ اسلام اور مسلمانوں کی نصرت کے درمیان یہ فرق بے بنیاد اور نصوص کے خلاف ہے۔ اس طرح کے دعوے اور اس طرح کے ربط ویابس صاف طور پر یہ ثابت کرتی ہیں کہ انسان علم صحیح سے محروم ہے اور جس طرح کے زعم میں مبتلاء رہے وہ زعم انسان کو راہ حق سے دور کردیتا ہے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

بیان

بتاریخ ۱۸؍دسمبر ۲۰۱۷ بعد نماز مغرب

مشورہ چھوڑ کر چلے جانا یہ میدان کو چھوڑ کر بھاگنے سے زیادہ سخت ہے، میدان سے آدمی بھاگتا ہے جان بچانے کے لئے اور مشورے سے آدمی بھاگتا ہے ذمہ داری سے جان چھڑانے کے لئے، شجاعت ایک طبعی چیز ہے، میرے نزدیک مشورہ چھوڑ کر چلے جانا تولی یوم الزحف سے زیادہ سخت ہے۔

جہاد کے موقع پر میدان جنگ سے بھاگنا گناہ کبیرہ ہے، احادیث میں اس پر سخت وعید آئی ہے، مولانا فرما رہے ہیں کہ مشورہ چھوڑ کر چلے جانا اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔ حیرت اور تعجب ہے اس فرضی اجتہاد پر، عوام کو اس طرح کی فرضی وعیدیں سنانے کا کیا مقصد ہے؟ ایسی بے بنیاد وعیدوں کے ذریعے عوام کا جو ذہن بنے گا، بس اللہ تعالیٰ ہی حفاظت فرمائے۔ اس طرح کی باتوں کی گرفت ہونی چاہئے اور علماء کو چاہئے کہ وہ اس طرح کی گمراہ کن باتوں کو ہلکے میں نہ لیں۔ یہ باتیں کسی بھی مسلمان کو گم کردہ راہ کرنے کے لئے کافی ہیں۔

بیان

بتاریخ ۱۸؍دسمبر ۲۰۱۷ بعد نماز مغرب

"اللہ پر ایمان لانے والوں کا ایک سب سے بڑا اجتماعی عمل نماز

ہے، دوسرا سب سے بڑا عمل مشورہ ہے، قرآن میں نماز اور مشورے کو ایک ساتھ نقل کیا ہے سمجھانے کے لئے، دعوت کے عمل کے لئے مشورہ ہے، چند چیزیں سمجھانے کے لئے: مشورہ نماز کی طرح اجتماعی عمل ہے، جیسے ساری چیزوں چھوڑ کر نماز کے لئے اس کی ادائے گی کی جگہ مسجد میں آنا ضروری ہے، اسی طرح مشورہ کے لئے آنا نماز کی طرح اہم اور ضروری ہے۔ جس طرح الگ نماز نہیں، الگ مشورہ نہیں، جیسے ایک مسجد میں ایک نماز (ہے) دو نماز نہیں ہوسکتی، ایک ہی نماز میں شرکت کرنا ہی نماز کی اہمیت ہے، یہی سنت مؤکدہ ہے، اسی طرح اپنے مشورہ کو سیرت پر اور سنت پر لاؤ۔"

مشورہ ایک استحبابی عمل ہے، اس کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے، لیکن قرآن کریم میں ایک جگہ نماز کے ساتھ مشورہ کا ذکر ہونے کی وجہ سے نماز کے تمام احکامات وآداب کو مشورہ کے ساتھ جوڑنا اور یہ کہنا کہ جس طرح نماز کے لئے مسجد آنا ضروری ہے، اسی طرح مشورہ کے لئے مسجد میں آنا ضروری ہے، اور جس طرح مسجد میں دو جماعتیں نہیں ہوسکتیں اسی طرح مسجد میں دو مشورے نہیں ہوسکتے، کتنی بڑی نادانی ہے، قرآن کریم میں تو نماز کے ساتھ زکات کا ذکر سیکڑوں جگہ کیا گیا ہے، لیکن کیا مفسرین نے نماز کے آداب واحکامات کو زکات کے لئے بھی بیان کیا ہے، یہ سب تفسیر بالرائے ہے، مفسرین کی تفسیر میں ایسا کچھ نہیں ملتا۔ آخر مشورہ سے متعلق ان نکتوں کو بیان کرنے میں قرآن کریم کی آیت سے استدلال کی کیا ضرورت ہے؟ ہم مستند تفسیر کے پابند ہیں اپنی طرف سے نکتے پیدا کرنا سخت ترین لغزش ہے، جس کی کوئی حد اور انتہا نہیں۔ یہ تمام بیانات گمراہ کن ہیں، اور خبط کی بھی علامت ہیں یہ دعوت نہیں ہے، بلکہ یہ دین اسلام کے ساتھ عداوت کے مترادف ہے۔

باقی اپریل ۲۰۱۸ء کے طلسماتی دنیا میں پڑھیں۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ستر ہزار درہم صدقہ کیا اور آپ کا کرتہ پیوند دار تھا۔ ☆ حضرت مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب درہم و دینار پر مہر لگائی جاتی ہے تو شیطان اس کو بوسہ دیتا ہے اور کہتا ہے جو تجھ سے محبت کرے وہ میرا سچا غلام ہے۔ ☆ یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں درہم و دینار بچھو وسانپ ہیں، جو ان کا منتر اچھی طرح نہ پڑھے گا اس کو ان کا زہر ہلاک کرڈالے گا، لوگوں نے پوچھا، اس کا منتر کیا ہے؟ فرمایا ان کو حلال طریقہ سے حاصل کرے اور برمحل خرچ کرے۔ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ درہم کو ہاتھ میں لیتے اور فرماتے، افسوس تو میرے پاس سے گئے بغیر مجھ کو نفع نہیں دے سکتا۔ ☆ جو فقیر اپنے پر تکبر کرتا ہے، وہ تکبر میں دولت مند سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

نام: محمد مسعود علی
نام والدین: عابدہ تبسم، محمد صادق علی
تاریخ پیدائش: ۲/مارچ ۱۹۵۸ء
نام شریک حیات: سلیمہ بیگم
قابلیت: میٹرک پاس

آپ کا نام ۱۲ حروف پر مشتمل ہے، ان میں ایک حرف نقطے والا ہے باقی ۱۱ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۶ حروف خاکی، ۳ حروف آتشی، ۲ حروف بادی اور ایک حرف آبی ہے، بہ اعتبار تعداد واعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۴ مرکب عدد ۱۳ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۳۸۲ ہیں۔

۴ کا عدد ستارہ عطارد سے منسوب مانا گیا ہے اور اس عدد کا حامل باتیں بنانے میں ماہر ہوتا ہے، یہ اتنی خوش کن اور پیچ در پیچ باتیں کرتا ہے کہ اس کے بارے میں ایک دو ملاقاتوں کے بعد کوئی حتمی رائے قائم نہیں کی جاسکتی البتہ اس کی شخصیت پرکشش ہوتی ہے، تندرستی بھی اچھی ہوتی ہے، اس کے ساتھ یار دوستوں کا جو وقت گزرتا ہے وہ پرلطف ہوتا ہے اور اس کی صحبتوں سے لوگ مطمئن اور شاداں رہتے ہیں اور ملنے والے کسی طرح کی بوریت محسوس نہیں کرتے، لیکن ۴ عدد والے شخص میں ایک خامی یا ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر بات کو مخالفانہ نقطہ نظر سے دیکھتا ہے اور ہر کسی پر تنقید کرنا اس کی ذات کا ایک حصہ ہوتا ہے، بحث ومباحثہ سے اس کو بہت دلچسپی ہوتی ہے اور ہر وقت کی بحث ومباحثہ کی بنا پر یہ کئی اچھے دوستوں سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

۴ عدد کا حامل دورانِ گفتگو اور دوران بحث ایسے دلائل پیش کرتا ہے کہ سننے والے اس کی بات ماننے پر مجبور ہوجاتے ہیں لیکن خوشنما باتوں سے انسانوں کے ذہن تو مطمئن ہوجاتے ہیں لیکن ان کے دل مطمئن نہیں ہوپاتے اس لئے بسا اوقات بحث ومباحثہ کی وجہ سے یا پھر اپنی بات کی اُپج کی وجہ سے کئی اچھے اور پرخلوص دوستی کرنے والے اس سے دور ہوجاتے ہیں، ہر وقت کی بحث اور ہر وقت کی مدلل گفتگو کی وجہ سے اس کے دوستوں کی تعداد کم اور دشمنوں کی تعداد زیادہ ہونے لگتی ہے اور جو لوگ اس کی قربت کے متمنی رہا کرتے تھے وہ اس سے بیزار ہوجاتے ہیں اور اس کو دیکھ کر راہ فرار اختیار کرلیتے ہیں لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ ۴ عدد والے شخص کا مزاج کسی کو ستانے یا دل دکھانے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ سب لوگ اس کی سوچ وفکر کے قائل ہوجائیں اور اس کے طرز عمل کو اپنالیں لیکن اس کی باتوں کی وجہ سے لوگ کافی حد تک مطمئن ہونے کے باوجود بھی اس کے طرز فکر کو اور طرز عمل کو اہمیت نہیں دیتے جو اس شخص کے لئے تکلیف دہ بنتا ہے۔

۴ عدد والے شخص میں ایک خامی یا خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ مروجہ خواتین اور برسر اقتدار پارٹی کے خلاف بھی اپنی دبی زبان چلانے سے باز نہیں آتا اور ایسا کرکے اس کے حصہ میں صرف نقصان آتا ہے، نقصان نہ بھی ہو لیکن اسے ایسا کرنے سے کوئی منفعت حاصل نہیں ہوتی لیکن یہ ایک سچ ہے کہ مخالفتیں اور تنقیدیں جو ۴ عدد کے حامل کی زبان پر آتی ہیں وہ مبنی برخلوص ہوتی ہیں، ان میں نیک نیتی ہوتی ہے کہ کسی لالچ اور کسی غرض کی وجہ سے وہ لوگوں کی مخالفت یا لوگوں پر تنقید نہیں کرتا لیکن ساری دنیا یہ بات جانتی ہے کہ سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے اور سچ بولنے والوں کے حصہ میں کم سے کم اس دنیا کی حد تک محرومی کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں آتا اور سلامیاں جھوٹ بولنے والوں ہی کو ملتی ہیں۔

۴ عدد والے لوگ اگر وکیل بنیں یا جج بنیں یا پروفیسر بنیں تو پھر یہ زبردست مقبولیت حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اور ہر موقع پر سرخرو رہتے ہیں۔ ۴ عدد والے لوگ بے جا رسومات کے زبردست

مخالف ہوتے ہیں، جو دقیانوسیت کے بھی قائل نہیں ہوتے اور یہ مال ودولت میں بھی کوئی دلچسپی نہیں رکھتے، ان کا رجحان ہمیشہ حالات اور ماحول کی طرف رہتا ہے اور یہ لوگ چڑھتے سورج کی پوجا کرنے کے ہرگز ہرگز قائل نہیں ہوتے۔ ۴ عدد کا شخص اگرچہ صبر وتحمل کا پہاڑ ہوتا ہے لیکن غلط بات اس سے برداشت نہیں ہوتی اور زہر کو تریاق کہنا اس کے بس سے باہر ہوتا ہے، یہ سفید کو سفید اور کالے کو کالا کہہ کر ہی مطمئن ہوتا ہے اور چونکہ یہ اپنی بات پر جما رہتا ہے تو لوگ اس کو ضدی اور ہٹ دھرم مانتے ہیں اور ان سے دور بھاگتے ہیں۔

۴ عدد کا شخص خوش گفتار ہوتا ہے اور اپنی خوش گفتاری سے لوگوں کے دل جیتنے میں کامیاب رہتا ہے۔ ۴ عدد کے شخص کو بے وقوف بنانا آسان نہیں ہوتا، یہ جلدی سے کسی کی باتوں میں نہیں آتا اور آنکھیں بند کرکے کسی پر بھروسہ نہیں کرتا۔ ۴ عدد کے لوگوں میں ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ کسی کی ترقی سے نہیں جلتے، یہ کسی سے بغض وحسد نہیں رکھتے اور کبھی کسی کا پیچھا نہیں پکڑتے، یہ جس مجلس میں کسی سے بحث کرتے ہیں اسی مجلس میں اس بحث کو ختم کردیتے ہیں، یہ پیٹھ پیچھے کسی کی غیبت کرنے کے عادی نہیں ہوتے لیکن دنیا والوں کا عمومی مزاج یہ ہوتا ہے کہ وہ سامنے ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اور پیٹھ پیچھے صرف برا کہتے ہیں۔ ۴ عدد والا شخص جس پر بھی تنقید کرتا ہے اس کے سامنے کرتا ہے اور اس کی تمام بحثیں منہ در منہ ہوتی ہیں اس لئے لوگ اس سے خفا ہوجاتے ہیں اور اس سے بھی دور بھاگتے ہیں، چونکہ آپ کا مفرد عدد ۴ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔ آپ محنتی ہیں، قابل بھروسہ ہیں، دوراندیش ہیں، صلح کو پسند کرتے ہیں، مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں، آپ میں بحث ومباحثہ کا مزاج تو ہے ہی لیکن آپ میں ایک خامی یہ بھی ہے کہ آپ انتہا پسند بھی ہیں اور انتہا پسندی کی وجہ سے آپ کئی خوشیوں سے محروم رہ جاتے ہیں، کیوں کہ انتہا پسندی کا نقصان اکثر انسانوں کو خود ہی اٹھانا پڑتا ہے، آپ شاہ خرچ بھی ہیں اور شاہ خرچی کی وجہ سے آپ اکثر تنگ دست بھی ہوجاتے ہوں گے اور مقروض بھی۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ ہیں۔ ان تاریخوں میں آپ اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ آپ کا لکی عدد ایک ہے، ایک عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی، آپ کی دوستی ایک، ۶ اور ۸ عدد والے لوگوں کے ساتھ خوب جمے گی۔ ۲، ۷، اور ۹ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے۔ ان لوگوں سے آپ کو نہ کوئی خاص فائدہ پہنچے گا اور نہ کوئی قابل ذکر نقصان، یہ لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے حق میں اچھے برے ثابت ہوں گے۔ ۳ اور ۵ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گی، ان عددوں کی چیزوں سے اگر آپ حتی الامکان دور رہیں تو بہتر ہے۔ آپ کا مرکب عدد ۱۳ ہے، یہ عدد بہت زیادہ قابل اعتبار نہیں ہوتا، یہ عدد آپ کو عروج پر بھی پہنچا سکتا ہے اور آپ کو کسی دلدل میں بھی پہنچا سکتا ہے، اس عدد کے اندر اچھے برے انقلاب کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔ اس عدد کی خوبی یہ ہے کہ اگر اس کا حامل لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرے اور ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرے تو یہ عدد اپنے حامل کی زبردست مدد کرتا ہے اور اپنے حامل کو آخری عروج تک پہنچا دیتا ہے اگر آپ اس عدد کا بھرپور تعاون چاہتے ہیں تو اللہ کے بندوں کی خدمت اور مدد شروع کردیں تاکہ اس عدد کے تعاون سے آپ پوری طرح بہرہ ور ہوسکیں۔

آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مرکب عدد ۱۹ بن کر ۱۰ اور آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک ہے اور ایک آپ کا لکی عدد ہے، اس لئے امید کی جاتی ہے کہ آپ کی زندگی خوش حالیوں سے وابستہ رہے گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۱۳، ۱۴، اور ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ ۱۳ تاریخ آپ کی مبارک تاریخ ہے اور غیر مبارک بھی، نام کے مفرد عدد کے حساب سے یہ تاریخ مبارک ہے اور تاریخ پیدائش کے اعتبار سے یہی تاریخ آپ کے لئے غیر مبارک ہے، بہتر یہ ہوگا کہ آپ ۱۳ تاریخ میں کوئی اہم کام کی شروعات نہ کریں، اہم کاموں کے لئے ۴، ۲۲ اور ۳۱ تاریخ ہی کو اہمیت دیں۔

آپ کی بیوی کے نام کا مفرد عدد ایک ہے، ایک عدد کی خواتین خوددار، غیرت مند لیکن اپنی ضد کی پکی ہوتی ہیں، چونکہ آپ کا لکی عدد ایک اور ایک عدد کی چیزیں اور شخصیات آپ کو بطور خاص راس آتی ہیں اس لئے آپ کی بیوی کے ساتھ آپ کی زندگی سکون وراحت کے ساتھ

گزرے گی، بشرطیکہ آپ نے ان کے مزاج کی کیفیات کو مدنظر رکھا، ورنہ بار بار کے اختلاف کا بھی اندیشہ ہے۔

آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے۔ جمعرات کا دن آپ کے لئے مبارک ہے، اتوار، پیر اور منگل کو بھی آپ اہمیت دے سکتے ہیں کیوں کہ یہ دن بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے۔ عطارد و زہرہ آپ کے دشمن ستارے ہیں ان کی حکومت بدھ اور جمعہ کو ہوتی ہے، اس لئے بدھ اور جمعہ کو اپنے اہم کام کرنے سے پرہیز کریں۔ زحل یعنی ہفتہ آپ کے لئے مساوی ہے، نہ برا نہ اچھا۔

پکھراج، نیلم اور پنا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کا استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آسکتا ہے، کوئی سا بھی پتھر ساڑھے چار ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں اور یقین رکھیں کہ باذن اللہ اس میں تاثیر پیدا ہوگی اور انشاء اللہ آپ کی زندگی میں خوشیاں آئیں گی۔

جنوری، جولائی، اگست میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، عمر کے کسی بھی حصہ میں آپ کو پیروں کی انگلیوں، آنکھوں کی بیماریوں، پھیپھڑوں کی تکالیف، جگر اور آنتوں کی تکالیف اور اعصابی تناؤ کی شکایت ہوسکتی ہے، اگر ان بیماریوں میں سے کوئی بھی بیماری مذکورہ مہینوں میں شروع ہو تو ان کے علاج سے غفلت نہ برتیں، آپ کے لئے ٹھنڈی غذائیں ہمیشہ مفید ثابت ہوں گی اور تیز مصالحے اور کھٹی چیزیں آپ کے لئے مضر ثابت ہوں گی۔

آپ کے نام میں ۱۱ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۳۷۲ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کرلئے جائیں گے تو ان کی مجموعی تعداد ۴۳۸ ہوجاتی ہے، ان اعداد کا نقش مربع آپ کو بہرصورت فائدہ پہنچائے گا۔ نقش مربع اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۰۹	۱۱۲	۱۱۵	۱۰۲
۱۱۴	۱۰۳	۱۰۸	۱۱۳
۱۰۴	۱۱۷	۱۱۰	۱۰۷
۱۱۱	۱۰۶	۱۰۵	۱۱۶

آپ کے مبارک حروف د اور ج ہیں، ان حرفوں سے شروع ہونے والی چیزیں اور مقامات آپ کو خوب راس آئیں گے، مثلاً دہلی، دہرہ دون، دھنباد وغیرہ اور جیسے جامن، جاگیر، جدّہ وغیرہ۔

آپ کے مبارک رنگ نیلا، سبز اور سفید ہیں، ان رنگوں کو ہمیشہ اہمیت دیں، گھر میں پردے ان ہی رنگوں کے رکھیں اور لباس وغیرہ میں بھی ان رنگوں کو فوقیت دیں، انشاء اللہ آپ سکون اور راحت محسوس کریں گے۔

آپ کی فطرت میں صلح کا مادّہ موجود ہے، آپ فطرتاً جھگڑوں اور طنا طنی سے دور رہنا پسند کرتے ہیں اور اگر چار لوگوں کے درمیان نفرت چل رہی ہو تو آپ انہیں سمجھانے کی اور انہیں ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش ضرور کرتے ہیں، صلح صفائی آپ کا فطری جذبہ ہے، آپ مشورہ طلب کرنے پر لوگوں کو اچھا اور مفید مشورہ دیتے ہیں، یہ الگ بات ہے کہ لوگ آپ کے مشوروں کو اہمیت نہ دیتے ہوں۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: صبر وتحمل، صبر وضبط، اعتماد، احتیاط، ایجادات، حق پرستی، صلح جوئی، بہتر سوچ اور کشادہ مزاجی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: جذباتیت، انتہا پسندی، جلد غصہ میں آجانا، ہٹ دھرمی اور بحث ومباحثہ وغیرہ۔ اس کالم کو پڑھنے کے بعد جو صرف آپ کے لئے لکھا گیا ہے اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور اپنی خامیوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی جدوجہد کریں جو آپ کی شخصیت کو مجروح کرتی ہیں اور جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے، اگر آپ اس کا اہتمام کریں تو آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر جائے گی اور لوگ آپ کے گرویدہ ہوجائیں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۳		۹
۲	۵	۸
۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک، ایک ہی بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنے مافی الضمیر کو اچھی طرح بیان کرسکتے ہیں، آپ گفتگو کرنے کے ماہر ہیں، لیکن کتنا اچھا ہو اگر آپ

دوران گفتگو اس بات کو ملحوظ رکھیں کہ آپ کی کسی بات سے کسی کی دل شکنی نہ ہو۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ اپنی قوت ادراک سے کوئی خاص فائدہ نہیں اٹھاپاتے۔

۳ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کی اختراعی قوتیں بہت بڑھی ہوئی ہیں اور بوقت ضرورت آپ اپنے دوستوں کی علمی مدد بھی کرتے ہیں، دراصل ۳ کے عدد میں ایک ایسی قوت پوشیدہ ہے جو تندرست اور روشن چہروں کے پیچھے چھپی ہوئی ہے اور جو انسان کی باطنی طاقتوں کی غماز ہوتی ہے۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں کبھی کبھی لاپرواہی برت لیتے ہیں جب کہ آپ دوسرے معاملات میں کافی بیدار رہتے ہیں لیکن کبھی کبھی علمی کاموں سے لاپرواہی آپ کو کافی نقصان پہنچا دیتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے عزائم پختہ ہیں اور آپ کے اندر ایک طرح کا استحکام اور استقلال موجود ہے۔

۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے، اندازہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کبھی کبھی حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے حالات سے راہِ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ایک طرح کی پست ہمتی کی علامت ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی غیر موجودگی اس بات کی نشانی ہے کہ آپ خود پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں، آپ کو تنہائی سے بھی وحشت ہوتی ہے، آپ کسی بھی وقت کسی بھی وہم میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

۸ کی موجودگی آپ کی نفاست اور نظافت کو ظاہر کرتی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ گندگی اور غلاظت کو پسند نہیں کرتے، آپ کو کوڑے کباڑ سے وحشت ہوتی ہے، آپ صفائی ستھرائی کو اہمیت دیتے ہیں اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی صاف ستھرے نظر آئیں۔

آپ کے چارٹ میں ۹ کی موجودگی آپ کی فطرت کے استحکام اور آپ کے خیالات کی پختگی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں صرف ایک لائن مکمل ہے، دو لائن ادھوری ہیں۔ پہلی لائن مکمل ہے جو اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ آپ بہتر انداز میں سوچ سکتے ہیں، آپ کاروباری سوجھ بوجھ رکھتے ہیں، آپ دوسروں کے ساتھ گھل مل کر کام کرنے کا مزاج رکھتے ہیں، آپ کے ظاہر و باطن میں ایک طرح کی کشش موجود ہے جو دیکھنے والوں کو اپنا گرویدہ بنالیتی ہے، دوسری اور تیسری لائن ادھوری ہے جو اس بات کی علامت ہے، آپ جو بھی خواہش رکھتے ہیں اور جو بھی خواب دیکھتے ہیں آپ ان ہی روشنی میں قدم اٹھاتے ہیں، دوسروں کے جذبات و احساسات کی پرواہ نہیں کرتے، آپ کو ہر حال میں اور ہر صورت میں صرف اپنے مقصد سے غرض ہوتی ہے اور یہ ادا بڑے پن کی علامت نہیں ہے، اس سے گریز کرنا بہتر ہے، آپ کی زندگی میں ہمیشہ ایک ہلچل موجود رہے گی، جسے کہتے ہیں سکون اس سے آپ خدانہ کرے، ہمیشہ محروم ہی رہیں گے۔

☆☆☆

از قلم: محمد کامران خاں

علم الاعداد کی روشنی میں سال ۲۰۱۸

آپ کا ذاتی عدد کیا ہے؟

ذاتی عدد معلوم کرنے کے دو طریقے ہیں۔

اول: تاریخ پیدائش کو آپس میں جمع کر کے مفرد عدد حاصل کریں: مثلاً ۵ر اپریل ۲۰۰۹ء

۵+اپریل+۰۹+۲۰

۵+۴+۲۰۰۹=۲۰=۲

۲ مفرد عدد برآمد ہوا

دوم: اپنے نام کا عدد معلوم کریں۔ نام کا عدد حاصل کرنے کے لئے ''عددی جدول'' کی مدد لیں۔

مثلاً ہما: ھ۔م۔ا

۵+۴+۱=۱۰=۱+۰=۱

عددی جدول

۱	ا، ی، ق، غ	۲	ب، ک، ر
۳	ج، چ، ل، ش،	۴	د، ڈ، م، ت، ٹ
۵	ھ، ن، ث	۶	و، س، خ
۷	ز، ژ، ع، ذ	۸	ح، ف، ض
۹	ط، ص، ظ		

عدد (۱)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کے مزاج میں سستی کے اثرات نمایاں طور پر ظاہر ہوں گے۔ رات کو دیر سے نیند آیا کرے گی اور صبح دیر سے اٹھا کریں گے۔ ایسے افراد جو نوکری پیشہ ہیں انہیں خاص طور پر طبیعت کی اس بے چینی پر قابو پانا ہوگا۔ صبح جلدی اٹھنا ہوگا دوسری صورت میں خدانخواستہ نوکری سے ہاتھ دھونے پڑ سکتے ہیں کاروباری افراد اپنے کام پر توجہ نہ دے سکیں گے۔ البتہ مزاج میں جہاں سستی پیدا ہوگی وہاں دماغی صلاحیتیں بڑھیں گی۔ دماغ میں کام کے حوالے سے نئی نئی اسکیمیں پیدا ہوں گی اور ایسے ایسے عمدہ خیالات ذہن میں آئیں گے کہ آپ خود بھی حیران ہوں گے۔ کوشش کریں کہ وہ عمدہ خیالات ضائع نہ ہونے پائیں۔ ان خیالات کو کاپی پر اتار لیں کبھی نہ کبھی یہ ضرورت کام آئیں گے۔ ایسے افراد جو ابھی ابھی یعنی اسی سال کسی دوسرے شہر سے آئے ہیں انہیں واپسی سفر کرنے میں محتاط رہنا ہوگا کہ وہ اپنا سامان گاڑی میں بھول سکتے ہیں یا خدانخواستہ ان کا کوئی نہ کوئی بیگ چوری ہو سکتا ہے۔

خواتین اس سال میں اپنے مزاج اپنے مزاج میں بے چینی محسوس کریں گی بات بات پر چڑچڑی ہو جایا کریں گی۔ طبیعت چاہے گی کہ بس سارا وقت آرام کیا جائے۔ اچھی باتیں کرنا اور سننا اچھا لگے گا۔ ایسی کتابیں اچھی لگیں گی جن کا تعلق شاعری اور تاریخ سے ہوگا۔ زیادہ توجہ والدہ کے رشتہ داروں کی طرف رہے گی۔ ممکن ہے کہ کچھ دنوں کے لئے بڑی خالہ یا بڑے ماموں کی طرف چلی جائیں۔ شادی شدہ خواتین کی زیادہ توجہ روپیہ پیسہ کمانے کی طرف ہوگی۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کے پاس روپے آئیں گے۔ ایسی خواتین جن کی شادی ہوئے ۶ سال گذر چکے ہیں ان کو برتن دھوتے وقت محتاط رہنا ہوگا خاص طور پر شیشے کے برتن کیونکہ برتن دھوتے ہوئے شیشہ کانچ کا ٹکڑا ہاتھ پر لگ سکتا ہے۔ خواتین گھر کے ایسے کام جن میں ہتھوڑی استعمال ہوتی ہو خود نہ کریں۔ ہاتھ پیر خاص طور پر انگوٹھے پر چوٹ لگ سکتی ہے۔

عدد (۲)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کے کام کی رفتار میں اضافہ ہوگا۔

حلقہ احباب وسیع ہوگا اور لوگوں سے اچھے تعلقات قائم ہوں گے۔ ایسے افراد جن کا ذاتی کاروبار ہے ان کا کاروبار ترقی کرے گا۔ ایسے افراد جن کا میڈیکل اسٹور ہے وہ اس میں خاص طور پر ترقی کریں گے۔ روپیہ آئے گا اور کچھ نئی میڈیسن بھی اسٹور میں آئیں گی بیروزگار افراد کا نورکری کا مسئلہ حل ہوجائے گا۔ اور نوکری جہاں ملے گی وہاں کا باس قابل اور ذہین ہوگا ایسے افراد جو خاندان میں سب سے بڑے ہیں اور وہ ذاتی کاروبار کرتے ہیں انہیں کاروبار میں شراکت داری کی آفر آئے گی۔ ایسے افراد جن کی عمر ۱۹، ۲۳، ۴۰ سال ہے اور وہ ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں تو ان کی اس ماہ میں منگنی ہوسکتی ہے۔ اچانک نکاح بھی ہوسکتا ہے۔ رشتہ خاندان سے باہر ہونا زیادہ متوقع ہے۔ ایسے افراد جو اکثر بیمار رہتے ہیں وہ صحت مند ہوں گے۔

خواتین اس سال میں زیادہ توجہ لوگوں کے رویے پر دیں گی۔ اور ان کی قوت مشاہدہ میں اضافہ ہوگا۔ انہیں آسانی سے پتہ چل جایا کرے گا کہ سامنے والا شخص کیا کہہ رہا ہے اور درحقیقت کیا کہنا چاہ رہا ہے۔ ایسے افراد جن کا نام ۔و۔ سے شروع ہوتا ہے ان کے ساتھ خواتین کا جھگڑا متوقع ہے۔ خواتین اس ماہ کوشش کریں گی کہ وہ ذاتی روپے کو سنبھال کر رکھیں اور انہیں زیادہ خرچہ نہ کرنا پڑے۔ ایسی خواتین جو اپنے خاندان میں سب سے بڑی ہیں انہیں کبھی کبھار سردرد کی شکایت ہوگی۔ دماغی تھکن بھی محسوس ہوگی۔ والدہ کے ساتھ گھریلو معاملات کے حوالہ سے قدرے تلخ کلامی کی نوبت آئیگی۔ ایسی خواتین جو خاندان میں دوسرے نمبر پر ہیں ان کی شادی شدہ زندگی اتار چڑاؤ کا شکار ہوگی۔ ایسی خواتین جو خاندان میں چوتھے نمبر پر ہیں اور ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں ان کی شادی کی بات اس سال میں واضح طور پر چلنے کی علامات ملتی ہیں۔ ایسی خواتین جو خاندان میں سب سے چھوٹی ہیں ۔ان میں روحانیت پروان چڑھے گی ان کا زیادہ تر وقت اللہ کی یاد میں گزرے گا۔

عدد (۳)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کی توجہ خاندانی معاملات پر رہے گی۔ پرانے خاندانی مسائل اس ماہ میں حل ہوجائیں گے۔ اور بہت ممکن ہے کہ آپ اپنے گھر میں عزیز رشتے داروں کی دعوت کریں۔ اس ماہ میں آپ یہ بھی چاہیں گے کہ آپ کو زیادہ محنت نہ کرنی پڑے اور اچانک کہیں نہ کہیں سے روپے آجائیں۔ اس دوران ایسے افراد جو لاٹری کے شوقین ہیں وہ زیادہ وقت نمبروں کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے میں صرف کریں گے کہ کونسا نمبر قرعہ اندازی میں لگے گا۔ مزاج میں قدرے تیزی کے عناصر پیدا ہوں گے۔ لوگوں کے ساتھ رویہ قدرے سخت ہوگا کسی پرانے دوست کے ساتھ معمولی باتوں پر تلخ کلامی ہوسکتی ہے۔ ایسے افراد جن کی عمر ۱۸، ۲۳، ۲۷، ۳۲ رہے انہیں سفر کرنے کا موقع ملے گا۔ نئی سواری کا حصول بھی ممکن ہے۔ پرانے دوستوں سے ملاقات ہوگی غیر شادی شدہ افراد کی شادی کی خبر ملے گی۔ ایسے افراد جن کی عمر ۲۲، ۲۵، ۳۱ سال ہے انہیں دوران سفر محتاط رہنا ہوگا۔ ان کا بٹوہ گر سکتا ہے۔

خواتین اس سال میں اپنے مزاج میں خوداعتمادی کو محسوس کریں گی۔ ذاتی انا سر اٹھائے گی۔ لوگوں کی معمولی باتیں بھی ناگوار گزریں گی۔ زیادہ تر اپنے بارے میں قدرے خوش فہمی کا شکار ہو جائیں گی۔ جھوٹی تعریف سننا اچھا لگے گا اور جو شخص سچائی کی بات کرے گا وہ برا لگے گا۔ والدہ کے ساتھ روپوں کے معاملات پر جھگڑا ہوسکتا ہے۔ ایسی خواتین جن کا سب سے چھوٹا بھائی ہے اور وہ بھائی والدہ سے زیادہ قریب ہے اسے بالکل تنگ نہ کریں کیونکہ اس کی وجہ سے ماں بیٹی میں تلخ کلامی ہوگی۔ ایسی خواتین جن کی عمر ۲۲، ۲۶، ۳۱، ۴۰ سال ہے انہیں اپنے مزاج کی اس بدلتی کیفیت پر قابو پانا ہوگا۔ دوسری صورت میں دماغی ٹینشن بڑھے گی اور رات کو نیند بھی دیر سے آیا کرے گی۔ خواتین کو چاہئے کہ وہ اس ماہ میں پانی زیادہ استعمال کریں زیادہ پانی پینے سے نہ صرف صحت اچھی ہوگی بلکہ دماغ بھی پرسکون رہے گا۔ جن خواتین کے ہاں اولاد متوقع ہے ان کے ہاں انشاء اللہ بیٹا پیدا ہوگا۔

عدد (۴)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کی طبیعت قدرے سستی کا شکار رہے گی۔ اور دل یہ چاہے گا کہ تمام کام خود بخود ہوجائیں۔ دماغ جنس مخالف کے بارے میں زیادہ سوچے گا اور اس سلسلے میں اخراجات

میں بھی اضافہ ہوگا۔ نئے لوگوں سے ملاقات ہوگی۔ دوست احباب کے ساتھ کسی دوسرے شہر میں جانے کا موقع بھی ملے گا اور دوست کی شادی میں خاص طور پر کچھ نئے لوگوں سے ملاقات ہوگی جو کہ مستقبل میں مضبوط دوستی میں بدل جائے گی۔ ایسے افراد جن کا تعلق خوراک اور مصالحہ جات جیسے کاروبار سے ہے وہ اس ماہ میں زیادہ کامیابی حاصل کریں گے۔ شیئرز کے کاموں میں فائدہ ملے گا۔ مگر عقل اور حاضر دماغی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ ایسے افراد جن کا میڈیکل اسٹور ہے ان کے پاس اس ماہ میں خواتین کا زیادہ رش رہے گا اور کام بھی چلے گا۔

خواتین کی اس سال میں بہت ساری خواہشیں خود بخود پوری ہوجائیں گی۔ انہیں کسی دوسرے شہر میں سفر کرنے کا موقع ملے گا اور سفر میں ان کی ملاقات کسی ناواقف شخص سے ہوگی جس کے ساتھ ممکن ہے کہ کوئی پرانا خاندانی تعلق نکل آئے۔ اکثر خواتین اس ماہ میں زیادہ وقت بیوٹی پارلر میں گزاریں گی اور ذاتی شخصیت کو نکھارنے پر توجہ دیں گی۔ ایسی خواتین جو اپنے خاندان میں سب سے چھوٹی ہیں ان کی توجہ البتہ اپنی والدہ کی طرف زیادہ ہوگی۔ والدہ کی طرف سے انہیں جیب خرچ بھی ملے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ والدہ کہیں بھی بازار سے میرے لئے ایک سوٹ خرید کر لاؤ اور ساتھ اپنا بھی لے آؤ۔ ایسی خواتین جن کے پاؤں میں تکلیف ہے انہیں خاص طور پر محتاط رہنا ہوگا۔ تکلیف بے احتیاطی کی وجہ سے بڑھ سکتی ہے۔ جن خواتین کو رات کو دیر سے سونے کی عادت ہے وہ اس ماہ میں جلدی سو جایا کریں گی۔

عدد (۵)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کے کام کی رفتار میں اضافہ ہوگا۔ آپ خود بھی اپنے کام پر توجہ دیں گے اور کوشش کریں گے کہ خوامخواہ وقت ضائع نہ ہو۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات بہتر ہوں گے۔ دوستوں کا تعاون حاصل ہوگا۔ اور اکثر سرراہ پرانے دوست مل جایا کریں گے۔ کوئی پرانا دوست کام کاروباری شراکت داری کی آفر کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں مشورہ یہی ہے کہ یہ شراکت داری زیادہ عرصہ کے لئے نہ کریں کیونکہ یہ زیادہ عرصہ چلتی نظر نہیں آتی۔ ایسے افراد جن کے بھائی ہیں ان کو اس میں اپنے بھائیوں سے فائدہ ملے گا۔ خاص طور پر بڑا بھائی فائدے مند ثابت ہوگا۔ ایسے افراد جو بے روزگار ہیں انہیں اس ماہ میں نوکری کا حصول ہوگا۔ اور تنخواہ بھی اچھی ہوگی۔ ایسے افراد جو اپنے خاندان میں دوسرے نمبر پر ہیں یا پھر سب سے چھوٹے ہیں انہیں نوکری کے حوالے سے خاطر خواہ کامیابی ملے گی۔ اکثر افراد اس ماہ میں گھریلو امور پر بھی توجہ دیں گے ایسے افراد جو خاندان میں تیسرے نمبر پر ہیں اور غیر شادی شدہ ہیں ان کی منگنی ہوجائے گی۔

خواتین اس سال میں اپنے مزاج میں تیزی محسوس کریں گی۔ طبیعت میں قدرے بے چینی محسوس ہوگی مگر جلد ہی پرسکون ہوجایا کریں گی۔ گھر کے ماحول میں دل لگے گا اور گھر میں مہمانوں کی آمد ورفت کا سلسلہ بھی چلے گا۔ بہت ممکن ہے کہ چھوٹی خالہ یا چھوٹے ماموں کچھ دنوں کے لئے گھر میں آکر ٹھہریں۔ مجموعی طور پر نئے لوگوں سے تعارف حاصل ہوگا اور یہ تعارف مستقل دوستی میں تبدیل ہوجائے گا۔ ایسی خواتین جو ایک عرصے سے بے اولاد ہیں انہیں اس سال میں اولاد کی خوشی ملے گی اور انشاء اللہ صحت مند بیٹا پیدا ہوگا۔ ایسی خواتین جن کی ذاتی سواری ہے وہ گاڑی احتیاط سے چلائیں اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں کیونکہ کسی نہ کسی غلط حرکت کی وجہ سے ان کی گاڑی کا چالان ہوجائے گا۔ جلدی میں اشارہ بھی کاٹ سکتی ہیں۔

عدد (۶)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کی توجہ پراپرٹی کے کاموں کی طرف رہے گی اور خاص طور پر ایسے افراد جو پراپرٹی سے متعلق کاموں سے منسلک ہیں انہیں اس ماہ میں فائدہ ملے گا۔ ایسے افراد جنہیں ذاتی کاروبار کرتے ہوئے ۴ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ ان کی کام کی جگہ یعنی آفس کی جگہ تبدیل ہوجائے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اپ نے کاروبار کی وسعت کے لئے کسی دوسری جگہ پر کمپنی کا ایک اور دفتر کھول لیں اور خود وہاں چلے جائیں۔ ایسے افراد جو اپنی پرانی گاڑی کو بیچ کر نئی گاڑی خریدنے کا پروگرام بنا رہے ہیں ان کے لئے یہ وقت مناسب ہے۔ نئی گاڑی یقیناً لیں گے اور بہت ممکن ہے کہ سفید رنگ کی گاڑی خریدیں۔ بے روزگار افراد اگر نوکری حاصل کرنے کے لئے اپنی جائے پیدائش کے قریب کوئی نوکری تلاش کریں تو انہیں حیرانی ہوگی جب انہیں نوکری مل جائے گی۔ ایسے افراد جن کو سر درد کی شکایت رہتی ہے

ان کی یہ تکلیف اس ماہ میں ختم ہو جائے گی۔

خواتین اس سال میں زیادہ توجہ گھریلو کام کاج پر دیں گی۔ گھر کے کاموں کو کر کے انہیں خوشی حاصل ہوگی۔ گھر کے جالے اتارے جائیں گے اور ممکن ہے کہ پورا گھر دوبارہ سے صاف کروایا جائے اور گھر میں نیا رنگ وروغن ہو جائے۔ ایسی خواتین جن کے بڑے بھائی خاندان سے الگ رہتے ہیں ان کو دیکھ کر خوشی ہوگی کہ ان کے بھائی اس ماہ میں زیادہ وقت ان کے ساتھ گزاریں گے۔ ایسے خاندانی معاملات جو کافی عرصے سے التواء میں چلے آرہے ہیں ان کو اس ماہ میں حل کر لیا جائے گا۔ اور اس سلسلے میں والدہ اہم رول ادا کریں گی۔ ایسی خواتین شیئر اچھے داموں پر فروخت کر سکیں گی۔ بہت ساری خواتین کے بینک بیلنس میں اضافہ ہوگا اور تبدیلی آب وہوا کا موقع بھی ملے گی۔ غیر شادی شدہ خواتین کی منگنی ہو جائے گی اور جس سے منگنی ہو گی وہ والدہ کے رشتہ داروں میں ہوگا۔

عدد (۷)

آپ کے مزاج میں ضد پیدا ہو جائے گی۔ دوسروں کی باتوں کو تنقیدی انداز سے لیں گے اور معمولی سی بات کو بھی ذاتی انا کا مسئلہ بنالیں گے۔ جس کی وجہ سے دوسروں کے ساتھ تلخ کلامی ہوگی۔ طبیعت سفر کی طرف سے بھی راغب ہوگی اور دوسرے شہروں میں جانے کا موقع ملے گا۔ ایسے افراد جن کی نئی نئی شادی ہوئی ہے وہ اپنی بیوی کی ساتھ سفر کریں گے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ والدہ بھی کسی جگہ ساتھ جانے کی ضد کریں۔ ایسی صورت میں انہیں پیار سے سمجھادیں سختی کی صورت میں معاملہ زیادہ خراب ہوگا۔

ایسے افراد جو ذاتی کاروبار شروع کر رہے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنے کاروبار کی بہتری کے حوالے سے کسی شخص کا مشورہ قبول نہ کریں بلکہ ذاتی عقل اور سمجھ بوجھ سے فیصلہ کریں انشاء اللہ آنے والے دنوں میں کامیابی ملے گی اور کاروبار ترقی کرے گا۔ ایسے افراد جو اپنے خاندان کے بڑے ہیں انہیں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کا تعاون حاصل رہے گا مگر ساتھ ساتھ بہن بھائیوں کی وجہ سے اخراجات میں اضافہ ہوگا۔

خواتین اس سال میں زیادہ توجہ روپے جوڑنے پر رکھیں گی مالی معاملات کے حوالے سے بہت زیادہ متحرک ہو جائیں گی اور چھوٹے چھوٹے اخراجات کے اوپر نظر رکھیں گی۔ ایسی خواتین جن کی عمر ۳۰۔۳۶ اور ۴۴ سال ہے انہیں مالی لحاظ سے فائدہ حاصل ہوگا اور روپے کی آمد کا سلسلہ چلے گا۔ ایسی خواتین جو ذاتی کار خریدنے کا ارادہ رکھتی ہیں ان کے لئے یہ وقت نہایت مناسب ہے۔ کار نہ صرف اچھی مل جائے گی بلکہ قدرے سستی بھی مل جائے گی۔ بہت ساری خواتین کی توجہ روحانیت کی طرف ہو جائے گی۔ سفر کرنے کا موقع ملے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اچانک عمرہ ادا کرنے چلی جائیں۔ قضا نمازیں پڑھنے کا موقع ملے گا اور طبیعت خیرات کرنے کی طرف بھی رہے گی۔ غیر شادی شدہ خواتین کی شادی کے لئے مناسب وقت ہے مگر جلد بازی ٹھیک نہیں رہے گی۔

عدد (۸)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کی توجہ مالی معاملات کی بہتری کی طرف زیادہ رہے گی اور آپ کی کوشش ہوگی کہ بینک بیلنس بڑھایا جائے۔ اس سلسلے میں آپ کو کافی کامیابی بھی ملے گی۔ اس سلسلے میں ایسے افراد جن کا نام ا۔ل۔ع۔ن سے شروع ہوتا ہے وہ آپ کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں گے۔ ایسے افراد جن کا ارادہ ہے کہ وہ کام کی بہتری کے لئے دوسرے شہروں کا رخ کریں وہ اس ماہ کی سعادت سے ضرور فائدہ اٹھائیں اور سفر کریں۔ انشاء اللہ سفر وسیلہ ظفر ثابت ہوگا۔ مگر کسی بھی کام میں جلد بازی کرنے سے گریز کرنا ہے۔ ایسے افراد جو رات کو تکیہ اونچا کر کے سونے کے عادی ہیں انہیں اپنی گردن کا خیال رکھنا ہوگا۔ خدانخواستہ گردن پر بل پڑ سکتا ہے۔ کوشش کریں کہ رات کو سوتے وقت کوئی زیادہ اونچا تکیہ استعمال نہ ہو۔

ایسے افراد جو بے روزگار ہیں انہیں نوکری کے لئے کسی بزرگ کی سفارش تلاش کرنا ہوگی۔ نوکری مل جائے گی۔

خواتین اس سال میں زیادہ توجہ اپنے کزن کی طرف رکھیں گی۔ اور ممکن ہے کہ کسی کزن کے ساتھ گھریلو معاملات کی بہتری کے لئے کسی دوسرے شہر میں کسی عزیز کو ملنے کا موقع ملے۔ ایسی خواتین جن کی شادی ہوئے ۴ سال گزر چکے ہیں انہیں سفر کرنے کا زیادہ موقع ملے گا۔ ایسی خواتین جو تعلیمی سلسلے کو بہتر بنانے کے لئے کسی اچھے ادارے میں داخلہ لینے کا سوچ رہی ہیں انہیں اس سلسلے میں ضرور کوششیں کرنی

چاہئے انشاء اللہ داخلہ مل جائے گا۔ غیر شادی شدہ خواتین کی شادی کی بات چلے گی۔ اکثر خواتین کی شادی کی بات ان کے کزن کے ساتھ چلے گی ممکن ہے وہ خاندان میں سب سے چھوٹا ہو اور بینک میں نوکری کرتا ہو۔ بے اولاد خواتین جنہیں جوڑوں کے درد کا مسئلہ رہتا ہے انہیں درد سے افاقہ ملے گا۔ اور رات کو گہری نیند سو سکیں گی۔

عدد (۹)

اس سال مجموعی طور پر آپ کی توجہ بیرون ملک جانے کی طرف رہے گی ایسے افراد جو اکثر دوبئی جاتے رہتے ہیں وہ اس ماہ میں متعدد بار دوبئی کا سفر کریں گے اور اس کوشش میں کامیاب بھی ہو جائیں۔ ایسے افراد جو اپنے خاندان میں چوتھے نمبر پر ہیں وہ اس سلسلے میں خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ایسے افراد جن کی شادی ایک عرصے سے رکی ہوئی ہے ان کی شادی اس ماہ میں ہو جائے گی اور جس خاتون کے ساتھ شادی ہوگی اس کی تین بہنیں ضرور ہوگی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بڑی بہن فوت ہو چکی ہو۔ کاروباری افراد اس ماہ میں اپنے کاروبار میں بہتری دیکھیں گے۔ اور کاروبار کی بہتری کے لئے عمدہ معاملات پر عمل کریں گے۔ ایسے افراد جو اپنے خاندان میں تیسرے نمبر پر ہیں انہیں اخراجات پر نظر رکھنا ہوگی۔

خواتین اس سال میں اپنے مزاج میں سکون محسوس کریں گی۔ لوگوں کی طرف سے عزت اور احترم ملے گا۔ اور لوگ عمدہ بات کی تعریف بھی کریں گے۔ ایسی شادی شدہ خواتین جو ایک عرصے عمرہ کرنے کے لئے سعودیہ جانے کا پروگرام بنا رہی تھیں وہ اس ماہ میں اپنی اس خواہش کی تکمیل ہوتا دیکھیں گی۔ غیر شادی شدہ خواتین کے رشتہ کی بات ایسی جگہ پر چلے گی جس کا تعلق بیرون ملک سے ہوگا۔ بہت ممکن ہے کہ جس لڑکے سے شادی کی بات چلے اس کا بھائیوں میں تیسرا نمبر ہو۔ بہر حال یہ بات سچ ہے کہ رشتہ اچھی جگہ پر ہوگا۔ البتہ سسر یا تو فوت ہو چکا ہوگا یا وہ شدید ترین بیمار ہوگا۔ بیروزگار خواتین دوران سفر اپنے بیگ پر نظر رکھیں خدانخواستہ کوئی چھین سکتا ہے۔ یا بیگ وہ خود بھی رکھ کر کہیں بھول سکتی ہیں۔ روپے بھی چوری ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۴۲

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1204	شیخ اعجاز الحق	(9-5-5/57-H) مسجد قبا، احمد نگر کالونی، گوڈوال، محبوب نگر، اے پی	T/1254/15
1205	محمد مجاہد	(9-10-68/A/138/A/C/1) ریشم باغ، گول کونڈہ، کاروان، حیدرآباد	T/1255/15
1206	قطب احمد ہاشمی	(4-10-44/A/35) جلال بابا نگر، بہادر پورہ، حیدرآباد	T/1256/15
1207	عبدالقدوس عمری	(H No. 144) بی ڈی او آفس کے پیچھے، باگے پلی، ضلع چکابلار پور، کرناٹک	T/1257/15
1208	شکیل احمد	(H No. 144) بی ڈی او آفس کے پیچھے، باگے پلی، ضلع چکابلار پور، کرناٹک	T/1258/15
1209	نور محمد خان	H No.64/8 ترچی پتور روڈ، گروگا پٹی، سنگار اپٹی، کرشنا گری، تمل ناڈو	T/1259/15
1210	عبدالجبار نعمانی	ناظم مدرسہ عربیہ نورالقرآن، مسجد نور، بمن ہلی، بنگلورو، کرناٹک	T/1260/15
1211	محمد اسماعیل	کیر آف ظفر اللہ خاں اولڈ پولیس کوارٹرس، پوا گڈہ، ضلع ٹمکور، کرناٹک	T/1261/15
1212	عبدالماجد	8-1-402/60 گلشن کالونی، ٹولی چوکی، حیدرآباد	T/1262/15
1213	تنویر احمد ڈار	لچھی پورہ ہندواڑہ، ضلع کپواڑہ، جموں وکشمیر	T/1263/15
1214	محمد مصطفیٰ	2853 تھرڈ کراس، فرسٹ اسٹیج میڈ گوڑ سرکل، راجندر نگر، میسور، کرناٹک	T/1264/15
1215	عابد علی	14/H/8، تھرڈ فلور، بی بی بیگم لین، کولکاتا، ویسٹ بنگال	T/1265/15
1216	عبدالواحد	(5-993/218-A) مکہ کالونی، تاج فنکشن ہال کے پیچھے، رنگ روڈ، گلبرگہ، کرناٹک	T/1266/15
1217	محمد واجد علی	(17-2-1195/A/41) واحد کالونی، یاقوت پورہ، حیدرآباد	T/1267/15
1218	سائرہ بانو	(9-4-4-27/2/7/1) این ایس ایف کالونی، ضیا حکیم پیٹ ٹولی چوکی، حیدرآباد	T/1268/15
1219	دانش منظور	حافظ باغ، گرین کالونی، مسجد مزل، سرینگر جموں وکشمیر	T/1269/15
1220	سید حبیب اللہ	H No218 بارہواں کراس، ایچ بی آر لے آؤٹ، ناگواڑہ، بنگلورو، کرناٹک	T/1270/15
1221	محمد جاوید	گاؤں سوجرۃ، ضلع مظفر نگر، یوپی	T/1271/16
1222	محمد اقبال	مورے، امپھال، منی پور	T/1272/16
1223	انوار احمد	کری لوکی پورم، بلند شہر روڈ، ہاپوڑ، یوپی	T/1273/16
1224	عبدالمصور	جامع مسجد، گاؤں ڈبور، ضلع چکابلاپور، کرناٹک	T/1274/16
1225	عبداللہ	کھار گاؤں، ایم پی	T/1275/16
1226	محمد عمران	H No. H54، گاؤں بھیسانی، اسلام پور، تھانہ بھون، ضلع شاملی، یوپی	T/1276/16

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1227	شاہنواز کھانڈے	دادسرا مسجد فیصل، باتی پورہ، ضلع پلوامہ، سری نگر، جموں وکشمیر	T/1277/16
1228	ایاز احمد	234، پچودی ریتت، تحصیل کھنڈوا، ایم پی	T/1278/16
1229	محمد سلیم خاں	10-83 رام نگر، تھیگل پہاڑ، منچریال، عادل آباد، اے پی	T/1279/16
1230	شیخ محبوب	(14-20-156/1/158) رادھا کرشنا سوسائٹی، بورابندہ نیا اللہ پور، حیدرآباد	T/1280/16
1231	آصف نعیم	6-2-148، شاہ اسماعیل قاری مسجد، سیدن گلی، ناگریشوری، ناندیڑ، مہاراشٹر	T/1281/16
1232	محمد عبدالرحمٰن شریف	گارڈ منزل، نمبر 31، فرسٹ فلور، ساتواں کراس، بلال مسجد، منگم پلایا، بومن ہلی، بنگلور	T/1282/16
1233	محمد عزیز الرحمٰن شریف	گارڈ منزل، نمبر 31، فرسٹ فلور، ساتواں کراس، بلال مسجد، منگم پلایا، بومن ہلی، بنگلور	T/1283/16
1234	نکہت انجم	فلیٹ نمبر 41، بلاک نمبر 2، .S.M.R پولیس اپارٹمنٹ، میاں پور، حیدرآباد	T/1284/16
1235	سید مصطفیٰ علی	(3-1-400) ایس بی ایچ کالونی، سرور نگر، ایل بی نگر، حیدرآباد	T/1285/16
1236	ڈاکٹر محمد عبدالمجیب	(18-8-245/B37,38) معین باغ، زہرہ اسکول کے پاس، عیدی بازار، ریاست نگر، حیدرآباد	T/1286/16
1237	پروین بانو	(5/517) محلہ ہرن ملوان، سہانپور، یوپی	T/1287/16
1238	شیخ خواجہ معین الدین	H No. 25-20 وڈلا پیٹا، اتما کر، ضلع کرنول، اے پی	T/1288/16
1239	شمس الحق قاسمی	4-119، گاؤں گدم، پوسٹ پڈور، ضلع عادل آباد، اے پی	T/1289/16
1240	محمد ارشاد	گاؤں منجھاری، پوسٹ لال پور، تحصیل فتح پور، ضلع بارہ بنکی، یوپی	T/1290/16
1241	ذاکر حسین	52-B موہن سبھاس ناکہ، کونڈا نگر، اکل کوٹ روڈ، سولاپور، مہاراشٹر	T/1291/16
1242	محمد مجتبیٰ خان	B-305، جی ٹی بی نگر، کریلی نزد سولا بازار، الہ آباد، یوپی	T/1292/16
1243	محمد قاسم	گاؤں اُجھاڑی، ضلع امروہہ، یوپی	T/1293/16

☆☆☆

محسن ملّت حضرت مولانا حسن الہاشمی مدظلہ العالی کے اجازت یافتہ شاگرد

روحانی علاج کے ضرورت مند لوگ ان سے رجوع کر سکتے ہیں

نمبر شمار	شہر	اسم گرامی	موبائل نمبر
1	مدراس	مولانا فیصل الغنی امام وخطیب مسجد مانا مونا	09840026184
2	میسور	مولانا عمیر مدنی، سرپرست مدرسۃ النسواں	09845485263
3	حیدرآباد	مولانا قاضی محمد سیف الدین بایزید یوسف یونانی فارمیسی	040-23564217
4	جے پور	الحاج سید مختار الرحمٰن راہی نعل بندان	09414043103
5	جودھپور	غفران الٰہی، میرتی گیٹ	09351360478
6	جودھپور	رجب علی، نزد مسجد لکھاران	09314680068
7	ممبئی	باباضیاءالدین	09323061058
8	ممبئی	ڈاکٹر انور حسین خطیب	022-25740462
9	لدھیانہ	حاجی محمد یونس	09463031310
10	دہرہ دون	عرفان الرب، نزد روڈویز اسٹینڈ	09897225740
11	میرج سانگلی	مولانا رفیع الدین	09503397446
12	بنگلور	فیض احمد	09845531472
13	بنگلور	سید کلیم اللہ	09441782671
14	بنگلور	حفظ الرحمٰن (بھارتی نگر)	09342949078
15	محبوب نگر	ایم عبدالوحید	09703022457
16	بھوپال	مفتی عبدالرحیم قاسمی، نور محل روڈ	09425688620
17	گلبرگہ	محمد رفیق احمد	09449325570
18	مظفرنگر	قاری محمد اسلم	09997914261
19	ویل وشارم	مولانا زبیر احمد	09443489712
20	خورجہ بلندشہر	ڈاکٹر محمد سمیع فاروقی	09319982090
21	دہلی	ڈاکٹر سراج الدین (اوکھلا)	09690876797
22	منصور پور، مظفرنگر	محمد ہارون میاں (نزد دربار)	09719041941
23	النادر (کرناٹک	حکیم مولانا محمد طیب تونگی	09916652346
24	وانم باڑی	عامل نوشاد احمد	09597772317
25	چنئی	حاجی حافظ سید وہاب الدین	09600119505
26	ممبئی	سلیم قریشی	09773406417

27	پربھنی	مولانا سعید احمد قاسمی	09766057202
28	پلوامہ (کشمیر)	غلام محمد پنڈت	0962276300
29	شاجاپور	محمد اویس ابن شرف الدین	08889397917
30	کشتگی (کرناٹک	مولانا فضل کریم قاضی	09916270797
31	کوپل (کرناٹک)	مولانا محمد ابوبکر	07259090958
32	پلوامہ (کشمیر)	فاروق احمد شاہ	09622705779
33	امبیڈکرنگر (یوپی)	محمد عارف	09598005942
34	ہاشم آباد (حیدرآباد)	مولانا احمد علی قاسمی	09030929428
35	ناندیڑ (مہاراشٹر)	محمد ابراہیم عرف پاشا	09766013590
36	ناندیڑ (مہاراشٹر)	عادل نعیم	08485056579
37	بیڈ	محمد جاوید قادری	08983565954
38	پرنام بٹ ضلع ویلور	محمد سلیم پاشا	07904964791
39	نظام آباد	مولانا عبدالاحد اسعدی	09885531285
40	بھوپال	حافظ فیروزمند	09074374385
41	پال گھر مہاراشٹر	بابا مقبول شیخ قادری	09860933350
42	کرنول	مولانا محمد افروز خان رشادی	09347151800

توجہ طلب

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے وہ شاگرد جو اپنے علاقے میں بہ سلسلۂ روحانی علاج خدمتِ خلق میں مصروف ہوں اور یہ چاہتے ہوں کہ ان کا نام ماہنامہ طلسماتی دنیا میں اجازت یافتہ شاگردوں کی فہرست میں چھپ جائے، ان کو چاہئے کہ وہ ایک درخواست حضرت مولانا کے نام ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند کے پتے پر روانہ کریں اور اپنی درخواست کے ساتھ اپنے علاقے کے دو معزز حضرات کی تصدیق اور سفارش جو اُن دونوں حضرات کے لیٹر پیڈ پر تحریر ہو اور اس پر ان کا فون نمبر یا موبائل نمبر بھی درج ہو بھجوائیں۔

یہ بات واضح رہے کہ اس سلسلے میں اُن ہی شاگردوں کو اہمیت دی جائے گی جن کو شاگرد بنے ہوئے تین سال ہو گئے ہوں۔

اس سلسلے میں درخواست دینے والے شاگردوں کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے ٹی نمبر کی وضاحت ضرور کردیں۔

تمام شائقین سے اس بات کی تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی درخواست رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ کریں اور درخواست روانہ کرنے کے بعد اس موبائل پر ایس ایم ایس کریں 09456296786

ناظم دفتر : ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554 (یوپی) فون : 01336-224455

مقصدی و طنز و مزاح

تکلف برطرف

ابوالخیال فرضی
بقلم خود

برجستہ جوابات

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

سوال

میرے شہر میں ایک نیتا رہتے ہیں، وہ کئی بار الیکشن میں بھی کھڑے ہوئے لیکن الیکشن جیتنے کا اتفاق نہیں ہوا، کئی بار ان کی ضمانت بھی ضبط ہوگئی، کئی بار ایسا ہوا کہ ضمانت تو ضبط نہیں ہوسکی لیکن حسب معمول وہ ہار ضرور گئے ان کا کمال یہ ہے کہ وہ بار بار کے ہارنے کے بعد بھی کبھی شرمندہ نہیں ہوئے اور اگلے الیکشن میں پھر ایک نئی آب و تاب کے ساتھ وہ جلوہ افروز ہوگئے......ایسے لوگ کون سی مٹی سے بنے ہوئے ہوتے ہیں، آپ اس پر کچھ روشنی ڈالیں گے؟

ع۔س۔ق۔دیوبند

جواب

لیڈروں اور نیتاؤں کے بارے میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ لوگ قوم کے غم میں پریشان رہتے ہیں اور پریشانی کی زیادتی کی وجہ سے یہ لوگ اپنے ہوش و حواس پر قابو نہیں رکھ پاتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ اول فول بھی بکنے لگتے ہیں، شراب بھی پینے لگتے ہیں اور کبھی کبھی پریشانیوں کی زیادتی کی وجہ سے بے کردار بھی ہوجاتے ہیں، بے حیائی اور بے ضمیری سے یہ بالکل نہیں گھبراتے کیوں کہ اگر بے ضمیری اور بے حیائی سے گھبرانے لگیں تو پھر ان کی فطری صلاحیتیں خاک میں مل جاتی ہیں اور اگر لیڈروں کی فطری صلاحیتیں خاک میں مل جائیں تو اس میں امت مسلمہ کا بہت بڑا نقصان ہے، بشرطیکہ لیڈر مسلمان ہو اور اگر حسن اتفاق سے لیڈر مسلمان نہیں ہے پھر بھی امت مسلمہ کو کچھ نہ کچھ نقصان ضرور برداشت کرنا پڑتا ہے، اس لئے دعا تو یہ کرنی چاہئے کہ ہمارے لیڈروں میں وہ گن باقی رہیں جو ان کا قومی ورثہ ہیں، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اگر نیتا لوگ جھوٹ نہ بولیں، جھوٹے وعدے نہ کریں، وعدہ خلافی پر شرمندہ ہوں اور بار بار جھوٹے وعدے کرتے ہوئے جھجک محسوس کریں تو پھر یہ نیتا نہیں کوئی اور مخلوق ہیں اور دوسری مخلوق سے ہمیں کیا لینا دینا۔

اب رہی یہ بات کہ کون سی مٹی سے بنے ہیں تو بہت الجھا ہوا سوال ہے کیوں کہ اس کے لئے عزرائیل علیہ السلام سے خط و کتابت کرنی پڑے گی اور ان سے باادب بالملاحظہ یہ پوچھنا پڑے گا کہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم دینے پر انہوں نے آدم کے پتلے کے لئے زمین سے مٹی اٹھائی تھی تو انہوں نے مٹی زمین کے ایک حصے سے اٹھائی تھی یا چند جگہوں سے، میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ نیتا کس مٹی سے بنے ہیں؟ اس سوال کو فی الحال موقوف رکھیں، قیامت کے دن ہی ہم اس کا کوئی حل نکال سکتے ہیں کیوں کہ عزرائیل علیہ السلام سے رابطہ قائم کرنے میں ہمیں اپنی جان کا خطرہ ہے۔ سر دست اتنا کرم کریں کہ نیتاؤں کو بے وجہ کی تنقیدوں سے محفوظ رکھیں، ہمارا ملک ان ہی نیتاؤں کی وجہ سے بارونق ہے اگر نیتا نیک ہوگئے اور انہوں نے اُن تمام خرابیوں سے توبہ کرلی جو ان کی ذات کا جزو لاینفک ہیں تو سمجھ لیجئے کہ اس ملک کا بیڑہ غرق ہوا...... کیوں کہ نیتاؤں کے دم سے ہائے ہلہ باقی ہے اور جس دن یہ ہائے ہلہ نہیں رہے گی اس دن یہ ملک قبرستان کی طرح پرسکون ہوجائے گا......اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ اس ملک کی رونق اور چہچہا کو باقی رہنے دیں اور ان نیتاؤں کو غیر مکلف سمجھ کر نظر انداز کردیں اور کم سے

کم انہیں اس فانی دنیا میں تو بخش ہی دیں، آخر میں تو ان بے چاروں کا تو اللہ ہی مالک ہے، کون جانے ان پر کیا گذرے؟ سنا ہے کہ کراماً کاتبین تک ان سے خوش نہیں ہیں...... اللہ معاف کرے ایک نیتا کا جب نامۂ اعمال کھولا گیا تو جب گناہوں والے اوراق الٹ پلٹ کیے تو ان میں حاشیۂ تک پڑ تھے۔ لکھنے تک کی جگہ باقی نہیں تھی نہ جانے فرشتوں نے کس کس طرح کارروائی کررکھی تھی اور جب نیکیوں کا ورق کھولا گیا تو وہاں صرف ۷۸۶ لکھا ہوا تھا...... بتایئے اس طرح کی صورت حال میں اس بے چارے پر کیا گذری ہوگی اس لئے میں کہتا ہوں کہ ان نیتاؤں کو اس دنیا کی حد تک معاف رکھیں۔ انہیں یہاں تو سکون دیں، امید ہے کہ آپ آئندہ اس طرح کے سوالات نہیں کریں گے جن سے نیتاؤں کی ہتک عزت کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔

سوال

پچھلے دنوں ہمارے دوستوں میں یہ بحث چھڑی ہوئی تھی کہ دوران محبت اپنی محبوبہ کی پیشانی کا بوسہ لینا شرعاً کیسا ہے کیا یہ جائز ہے؟ اگر یہ جائز نہیں ہے تو اس کے خلاف علماء نے آج تک کوئی فتویٰ کیوں نہیں صادر کیا؟ کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ محبت اگر پاک صاف ہو اور شادی کا ارادہ ہو تو بوسے میں کوئی حرج نہیں ورنہ کبیرہ گناہ ہے۔ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

مسعود احمد تبریزی۔ بہاولپور

جواب

بوسے کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے اور اس بارے میں عاشقوں کا زبردست اختلاف ہے، عشق ومحبت کے امام کبیر حضرت مجنوں علیہ الرحمہ کی رائے یہ ہے کہ بوسہ اگر عاشق باوضو لے اور شہوت پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو قطعاً جائز ہے لیکن اس کی مدت ۳ سیکنڈ سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے کیوں کہ اگر مدت ۳ سیکنڈ سے زیادہ ہوگئی تو پھر طبیعتوں میں ہیجان پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور کسی بھی پاک صاف محبت میں ہیجان پیدا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ فرہاد علیہ الرحمہ کی رائے یہ ہے کہ محبت میں بوس وکنار قطعاً ممنوع ہے اس سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، حضرت وامق فرماتے ہیں کہ بوسہ مستند محبوبہ کا زوال کے وقت سے پہلے پہلے لیا جاسکتا ہے، اس کے بعد احتیاط کے خلاف ہے رومیو کہتے تھے کہ بوسہ شادی سے پہلے بے شرمی پیدا کرتا ہے اس لئے احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے، طبیعت کا زیادہ تقاضہ ہو تو خواب میں چھیڑ چھاڑ اور بوس وکنار کیا جاسکتا ہے، یہ ارباب عشق کی رائے ہے۔ ایک تاریخی عاشق جن کا نام نامی اس وقت میرے ذہن میں نہیں ان کے اس بارے میں دو قول ہیں، قول قدیم تو یہ ہے کہ بوسہ ثقافتی طور پر نقصان دہ ہے، اس سے سماج میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوسکتی ہیں اور ان کا قول جدید یہ ہے کہ اگر محبوبہ اپنی برادری کی ہو تو بوسہ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر محبوبہ غیر برادری سے تعلق رکھتی ہو تو پھر بوسے سے اجتناب کرنا چاہئے صرف شرم وحیا نہیں بلکہ چھوت چھات کا تقاضہ بھی یہ ہے کہ پرائے دہن کو ہاتھ لگانے سے پرہیز کیا جائے، معتبر عاشقوں کے ان اقوال زریں کی موجودگی میں ناچیز کی رائے یہ ہے کہ اولاً تو اس دور مسائل میں محبت ہی سے پرہیز کرنا چاہئے ثانیاً یہ کہ اگر نہ چاہتے ہوئے بھی کسی سے محبت ہو ہی جائے تو بوسے کو تو کم سے کم شجر ممنوعہ سمجھنا چاہئے، میں تو یہ تک عرض کروں گا کہ بوسہ تو شادی کے بعد بھی نہیں لینا چاہئے کیوں کہ اس سے عورتیں گھمنڈ میں مبتلا ہوجاتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ بوسہ ہمارا پیدائشی حق ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

سوال

ہمارے محلے میں ایک کتا ایسا ہے کہ جب بھی ہماری مسجد کے مؤذن صاحب اذان دیتے ہیں تو وہ بے تحاشہ رونے لگتا ہے اور باقاعدہ آنسوؤں سے اور حلق پھاڑ پھاڑ کر روتا ہے، تمام ارباب تجربہ اس کے اس رونے کا سبب معلوم نہ کرسکے کیا آپ اس بارے میں کوئی روشنی ڈالیں گے؟

جاوید احمد۔ کھتولی

جواب

ایسا لگتا ہے کہ اس کتے کی بیوی یعنی کتیا کسی حادثہ کا شکار ہو کر مرحومہ ہوگئی ہوگی اور اس مرحومہ کی آواز آپ کے محلے کے مؤذن صاحب سے ملتی جلتی ہوگی، جب بھی مؤذن صاحب اذان دینے کے بہانے سے لہراتے ہوں گے تو اس بے چارے کتے کو مرحوم کتیا یاد آجاتی

ہوگی، یہ یادیں انسانوں کے لئے بھی جان لیوا ہوتی ہے جانور تو پھر بیچارے بے زبان ہیں، یہ تو اپنا دکھ درد کسی سے کہہ بھی نہیں سکتے اور یہ تو کتوں کی شرافت اور اور وفاداری ہے کہ کسی انسان کی آواز سن کر بھی اپنی بیوی کو یاد کر رہے ہیں اور بے تحاشہ رو رہے ہیں، انسانوں کا حال تو یہ ہے کہ بیوی اگر مر جائے تو اس کا کفن میلا ہونے سے پہلے ہی دوسری شادی کی تیاریاں شروع کر دیتے ہیں، آپ اگر ممکن ہو تو اس کتے کو صبر کی تلقین کریں اور سمجھائیں کہ مرنا جینا تو اس دنیا میں چلتا ہی رہتا ہے، بیوی کی موت پر اتنا رونا دھونا بھی ٹھیک نہیں ہے اس سے ان انسانوں کی توہین ہوتی ہے جو بیوی کے موت کے فوراً بعد اپنی شادی رچا لیتے ہیں جب تک اس کتے کو صبر نہ آجائے اپنے موذن سے کہہ دیجئے کہ وہ لاؤڈ اسپیکر پر اذان دینا ترک کر دیں، کیا فائدہ ایسی زوردار اذان سے جس سے کسی کے زخم ہرے ہوتے ہوں۔

سوال : عشق و محبت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا سچ مچ کسی عورت سے محبت کرنا جائز ہے؟ اور محبت کی آخر سے آخر عمر کیا ہے؟ اور محبت کی کم سے کم عمر کتنی ہے؟ اس بارے میں مکمل رہنمائی فرمائیں۔

شہزاد خاتون۔ ناگپور

جواب

عشق و محبت اگر اچانک اور دفعتاً ہو جائے اور اس کا اثر فریقین کی صحت پر نہ پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیوں کہ محبت کرنا ایک فطری چیز ہے، محبت کے بغیر زندہ رہنا کم سے کم نیم شریف لوگوں کے بس کا کام نہیں، محبت کا اگر موقعہ فراہم ہو تو محبت ضرور کرنی چاہئے، جو لوگ اس بارے میں چوک جاتے ہیں وہ بہت بدنصیب ہوتے ہیں اور محبت کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں، محبت سن بلوغ سے پہلے بھی کی جاسکتی ہے اور محبت اس عمر میں بھی کی جاسکتی ہے جب موت اپنے شہر کے اسٹیشن تک آپہونچی ہو۔ ایک ہونہار قسم کے انسان ہمارے گاؤں میں رہا کرتے تھے جب انہیں محبت کے لئے کوئی عورت دستیاب نہیں ہو سکی تو انہوں نے ایک بکری ہی سے عشق کرنا شروع کر دیا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ اس زمانہ کی غیرت مند بکریوں نے مارے غیرت کے دودھ دینا بند کر دیا تھا اور کتنے ہی غیور بکروں نے خودکشی کر لی تھی کہ بھلا بتاؤ ہمارے ہوتے ہوئے انسان ہماری بکری کی آبروریزی کرنے کی فکر میں ہے۔ اس میں اصل غلطی عورتوں کی تھی جنہوں نے ایک ہونہار قسم کے مرد کو محض اس لئے منہ نہیں لگایا تھا کہ ان کے چہرے پہ چکنی داڑھی تھی اور ان کا بدن بالکل ہی باریک سا تھا، وہ اگر چاہتے تو چوڑی میں سے نکل سکتے تھے، عورتیں سوچا کرتی تھیں کہ شادی کے بعد اچھے خاصے مرد بھی اس نون تیل اور کب کے چکر میں پھنس کر دبلے ہو جاتے ہیں اور جو پہلے ہی سے سینک سلائی ہو اس پر کیا گذرے گی اور وہ کتنے دن زندہ رہ سکے گا اس لئے عورتوں نے ڈر کے مارے ان کو لفٹ نہیں دی، اس زمانہ میں ایک مشکل یہ بھی تھی کہ محبت کرنے کے بعد عورت مرد ایک دوسرے کے ساتھ شادی بھی کرنا چاہتے تھے آج کل کی طرح ریڈی میڈ قسم کی محبت نہیں تھی، اس زمانے میں لوگ سچ مچ کی محبت کیا کرتے تھے اور سچ مچ کی محبت میں ناکام ہونے کے بعد سچ مچ مر جایا کرتے تھے۔

آج کل کے عشق تو عجیب و غریب طرح کے عشق ہیں، آج کل عشق میں مبتلا ہو کر مرد بجائے کمزور ہونے کے فرط فراق میں موٹے ہو جاتے ہیں اور ان کے کلّے سیب کی طرح سرخ ہو جاتے ہیں، پہلے لوگ ساری زندگی میں ایک بار ہی محبت کیا کرتے تھے اور ایک بار کی محبت ہی ان کی کمر توڑ دیا کرتی تھی، محبت تو صرف خاندان کے ایک مرد کو ہوا کرتی تھی اور تمام خاندان کے مرد اپنی بے غیرتی پر آنسو بہایا کرتے تھے اب زمانہ بدل گیا ہے اب تو حال یہ ہے کہ ایک مرد ایک ہی وقت میں چار چار عشق لڑا لیتا ہے اور اس کا بال بھی بینکا نہیں ہوتا اور محبت ایک مرد کو ہوتی ہے اور اس پر فخر پورا خاندان کرتا ہے کہ ہمارے یہاں بھی انارکلی والا سلیم پیدا ہو گیا ہے اور وفاداری کا عالم یہ ہے کہ آج کے دور میں کئی کئی عورتوں کے ساتھ زندگی بھر ساتھ نبھانے کے عہد و پیمان ہو جاتے ہیں اور مجال ہے کہ حق وفاداری پر حرف آجائے، حالانکہ ایک آخرت پرست قسم کے شاعر نے خوف خدا سے مجبور ہو کر کہا تھا۔

ہم نے مانا کہ بڑی چیز وفا داری ہے
یہ بھی جب حد سے گذر جائے تو بیماری ہے

دراصل ہر دور کی کچھ روایات ہوا کرتی ہیں، موجودہ دور کی روایت

یہ ہے کہ محبت کرو اور دریا میں پھینک دو، پہلے زمانہ کے عاشقوں کی طرح جنگلوں میں مارے مارے مت پھرو کہ اس میں توہین مردانگی ہے۔ امابعد۔ میں عرض یہ کررہا تھا کہ دنیا بھر کے عاشقوں کی رائے کے مطابق محبت کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے، محبت کی بیماری جو ایک لاعلاج بیماری ہے یہ کسی بھی وقت حملہ آور ہوسکتی ہے، یہ اس وقت بھی حملہ کرسکتی ہے کہ جب دودھ کے دانت بھی نہ جھڑے ہوں اور یہ اس وقت بھی حملہ کرسکتی ہے جب منہ میں ایک بھی دانت نہ رہا ہو......اور آپ نے یہ کیوں پوچھا ہے کہ کس عورت سے محبت کرنا جائز ہے؟ بھئی اگر مرد عورت سے محبت نہیں کرے گا تو کس سے کرے گا، عورتیں مردوں کے لئے بنائی گئی ہیں اس لئے مردوں کو اس بات کا پورا پورا حق ہے کہ وہ عورتوں سے اظہار محبت کرکے قدرت کے اس تحفے کی قدردانی کریں اور عورتوں کا فرض ہے کہ وہ مردوں کی محبت کا جواب محبت سے دیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سوال

اچھے شوہر کی پہچان کیا ہے؟

محمود احمد انصاری۔ باغپت

جواب

اچھا شوہر اسے کہتے ہیں جو نوکری سے واپس آنے کے بعد بیوی کو آداب وسلام کرکے سیدھا کچن کی طرف روانہ ہوجائے اور دو پیالی چائے تیار کرکے پہلے بیوی کو چائے دے پھر خود پئے اور چائے کے دوران اس بیوی کا خیرمقدم کرے جو شوہر کی غیرموجودگی کی وجہ سے اکیلی بازاروں میں پھرتے ہوئے بور ہورہی تھی، کچھ دیر بیوی کا دل بہلا کر شوہر کو کھانا بنانے کی تیاری کرنی چاہئے اور کھانا ایسا نہیں بنانا چاہئے جیسا سرکاری اسپتالوں میں بنتا ہے بلکہ ایسا بنانا چاہئے کہ آس پڑوس کے مرد بھی اس کھانے سے مستفیض ہونے کے لئے آدھمکیں اور اپنی انگلیوں کے ساتھ ساتھ دوسروں کی انگلیاں بھی چاٹتے دکھائی دیں۔ اس کے علاوہ اچھا شوہر اس کو بھی کہتے ہیں جو بیوی سے گھڑکیاں کھانے کے بعد حرف شکایت زبان پر نہ لائے اور اپنے مائکہ والوں کو اپنی قبر کا حال نہ سنائے اور نہ ہی اپنے سگے بھائیوں کو اپنی روداد سنائے کہ وہ بے چارے شادی کے تصور سے کانپنے لگیں اور عورتیں خواہ مخواہ بدنام ہوں، اچھے شوہر اپنی بیوی کی برائی اس کے مرنے کے بعد بھی نہیں کرتے جب کہ کسی طرح کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا، اللہ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہم سب کو اچھا شوہر بنائے، آج کے دور میں سب ہی کچھ دستیاب ہے لیکن اچھے شوہر عنقا ہوکر رہ گئے ہیں۔ دراصل کمپنی نے اچھے شوہر بنانے بند کردئے ہیں۔ موجودہ شوہروں کی وارنٹی ۳ ماہ سے زیادہ کی نہیں ہے۔ وارنٹی کا مطلب یہ ہے کہ اگر شوہر میں کوئی خرابی پیدا ہوجائے تو اس کی مرمت کر کے ٹھیک ٹھاک کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بدلہ میں کمپنی دوسرا شوہر نہیں دے سکتی ہے۔ اس لئے عورتوں نے بھی خام مال پر قناعت کرنے کی ٹھان لی ہے۔ پھر بھی ہر مرد کو چاہئے کہ صلاحیت نہ ہوتے ہوئے بھی اچھے شوہر بننے کی کوشش کریں تاکہ مردوں کا بھرم باقی رہے۔

سوال :

کیا مرنے کے بعد بھی کوئی زندہ ہوسکتا ہے؟

جواب

پتہ نہیں۔ لیکن ایک معتبر آدمی کا بیان یہ ہے کہ جب اس کی بیوی مرگئی اور جنازہ دھوم دھام سے نکلنے لگا تو اس نے اپنے دوستوں کو اس بات کی تاکید کی کہ سامنے والے درخت سے ذرا جنازہ کو بچا کر لے جانا دیکھو اس پیڑ سے جنازہ نہ ٹکرا جائے۔

کسی نے پوچھا کہ تم اتنے خوف زدہ کیوں ہو؟

انہوں نے معصومیت کے ساتھ جواب دیا تھا کہ میری بیوی پانچ سال پہلے بھی مرگئی تھی جب اس کا جنازہ جارہا تھا تو کسی کاندھا دینے والے کی بداحتیاطی سے اسی پیڑ سے جنازہ ٹکرایا اور وہ زندہ ہوگئی اور مسلسل پانچ سال زندہ رہی، اس لئے اس مرتبہ میں چاہتا ہوں کہ ذرا احتیاط سے کام کریں اور جنازے کو اس پیڑ سے بچا کرلے جائیں، یہ پیڑ بہت منحوس ہے اور یہ مردہ بیویوں کو بھی زندہ کردیتا ہے۔

سوال

میں مرنا چاہتا ہوں، اس کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا؟

علیم الدین۔ میرٹھ

جواب

کچھ نہیں۔ صرف شادی کرلیں اور اگر خوبصورت، جاہل اور مالدار لڑکی سے کرلیں تو اور بھی اچھا ہے، اس کے بعد آپ قسطوں میں آہستہ آہستہ مرجائیں گے، خودکشی جیسا گناہ آپ کو کرنا نہیں پڑے گا۔

سوال

میں عامل بننا چاہتا ہوں؟ کیا یہ ممکن ہے؟ اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ میں خوب پیسے کماؤں۔ اس کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا کیا میں مولانا حسن الہاشمی سے رابطہ قائم کروں؟ زبیر احمد۔ سورت

جواب

اگر آپ عامل بننا چاہتے ہیں تو بس خود ہی آناً فاناً عامل بن جائیں اس کے لئے کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں، اپنے گھر کے دروازے پر ایک حیرت ناک قسم کی عبارت کسی بورڈ پر لکھ کر ٹانگ لیجئے، مثلاً اس طرح لکھئے۔ مولانا صوفی الحاج الحافظ بابا زبیر احمد اجمیری نقش بندی صابری ماہر علم نجوم کامل عملیات بعد مرنے کے نور اللہ مرقدہٗ وغیرہ وغیرہ۔

ایک سبز رنگ کا جوڑا سلوا لیجئے اور ہرے رنگ کی ایک پگڑی دو درجن اگربتی خرید کر رکھ لیجئے۔ فقط والسلام

اچھے قسم کے لوگ جو زیادہ تر مادرزاد بے وقوف ہوتے ہیں آپ کے پاس آپ کے بورڈ کی عبارت پڑھ کر آنے شروع ہوجائیں گے، ان کو دل کھول کر بے وقوف بنایئے، اس طرح کہ پہلے انہیں ڈرایئے، خوف زدہ کیجئے، انہیں بتایئے کہ تم پر کسی نے سفلی جادو کرا رکھا ہے، تمہارے ہی رشتے داروں میں سے ایک عورت ہے جو تم سے اور تمہاری بیوی سے حسد رکھتی ہے۔ یہ عورت زبان چلاتی ہے، یہ اپنے شوہر سے بھی لڑتی رہتی ہے اور اپنے بچوں کو صبح شام کوستی ہے ادھیڑ عمر کی عورت ہے بس اسی نے تمہیں مارنے کے لئے میعادی جادو کرادیا ہے اور اب اس کی میعاد ختم ہوچکی ہے۔ اس جادو کو اتارنے کے لئے مجھے اپنی جان ہتھیلی پر رکھنی پڑے گی، میں اپنی بیوی کو (اگر حسن اتفاق سے بیوی نہ ہو تب ہی یہ جملہ بولنا ہے) تمہاری خاطر اپنی بیوی کو بیوہ کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن خرچ دو ہزار روپے ہوں گے، سامنے والا تمہاری اتنی بڑی قربانی سے بہت متاثر ہوگا اور دو ہزار روپے کا بندوست کرکے تمہیں دیدیگا۔

اس کے بعد تم کسی بھی کتاب میں سے تعویذ نقل کرکے دیدو...... اور یہ بھی تاکید کردو کہ دیکھو تعویذ استعمال کرتے وقت تمہیں بندر کا خیال نہ آئے ورنہ تعویذ کوئی اثر نہیں کرے گا، انشاء اللہ تعویذ استعمال کرتے ہی اسے بندر کا خیال آجائے گا...... اور تم صاف بچ جاؤ گے۔ وہ بے چارہ خود ہی یہ سمجھے گا کہ باباجی کا کیا قصور جب بندر ہی میرا پیچھا نہیں چھوڑ رہا ہے......

تعویذ گنڈے کرنے کے لئے سیکھنے میں اپنی عمر برباد نہیں کرنی چاہئے، جو لوگ کسی سے کچھ نہیں سیکھتے وہ اچھے پیسے کماتے ہیں کیوں کہ انہیں صرف جھوٹ بولنا پڑتا ہے اور جھوٹ بولنے کے لئے نہ کسی تعلیم کی ضرورت ہے نہ کسی تربیت کی۔ ذرا سی بے حیائی کی اور خدا سے بے خوف ہونے کی ضرورت ہے اور ان دونوں صفتوں سے آج کل سبھی بہرہ ور ہیں اس لئے کسی مشق یا ریاضت کی ضرورت نہیں۔ اگر تم حسن الہاشمی جیسے استادوں کے چکر میں رہو گے تو وہ اتنے چلے تمہیں بتادیں گے کہ قیامت آجائے گی اور چلے پورے نہیں ہوں گے۔ لہٰذا میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ راستہ وہ اختیار کیجئے جس میں ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ آجائے چوکھا۔

سوال :

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین وشرع متین وصلحاء مبین بیچ اس مسئلے کے۔ ایک شخص نے جس کا نام سلطان احمد خاں ہے اس نے غصے میں آکر جب کہ اس کی بیوی نے اس کی مرضی کے خلاف آلو کا بھرتا پکایا تھا اور آلو کا بھرتا سلطان احمد کو شادی سے پہلے ہی سے اچھا نہیں لگتا تھا اس کی ماں جب بھی بھرتا پکاتی تھی سلطان احمد اپنی ماں سے بھی لڑتا تھا اس نے شادی کی رات ہی بیوی سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ تم مجھے چاہو تو زہر کھلا سکتی ہو لیکن ہرگز ہرگز تم آلو یا بینگن کا بھرتا پکانے کی غلطی مت کرنا ورنہ گھر میں چھڑ جائے گی مہابھارت اور اور میں ہوجاؤں گا آپے سے باہر۔ بیوی نے وعدہ کیا تھا کہ میں چوں کہ مشرقی عورت ہوں اور میں نے یسرنا القرآن تک پڑھا ہے اور میں جانتی ہوں کہ شوہر چاہے کیسا بھی بے وقوف اور نکما ہو پھر بھی وہ شریعت کی طرف سے مجازی خدا ہے اس لئے میں اپنے شوہر کی ہر بات مانوں گی اور نہیں پکاؤں گی اپنے گھر میں آلو کا بھرتا جب تک تم زندہ ہو اور تمہارے مرنے کے بعد بھی پورے ایک سال تک میں آلو اور بینگن کے بھرتے سے اسی طرح پرہیز کروں گی جس طرح اللہ کی نیک بندیاں پرہیز کرتی ہیں، غیبت اور جھوٹ سے جب کہ

غیبت اور جھوٹ کے بغیر عورت کا زندہ رہنا امر محال ہے، اس معاہدے کے باوجود دونوں فریقین کے درمیان ہنسی خوشی ہوا تھا ایک دن خورشید جہاں نے آلو کا بھرتا پکالیا اور سلطان احمد خود پر قابو نہ پاسکا اس نے گھڑی میں دیکھ کر چار گھنٹے تک خورشید جہاں کو گالیاں دیں اور وہ گالیاں دیتے دیتے تھک کر نڈھال ہوگیا تو اس نے تڑاتڑ شدید غصے کی حالت میں تین طلاقیں دے ڈالیں لیکن اب وہ پچھتا رہا ہے اور اس کے نو بچے اس بیوی سے ہیں۔ اب وہ کیا کرے؟ اب سلطان احمد کا کہنا ہے کہ میں خود کشی کرلوں گا اگر علماء نے کوئی حل نہیں نکالا اور خورشید جہاں خود بھی زہر کھانے کی دھمکیاں دے رہی ہے اور اپنے نو کے نو بچوں کو بھی زہر کھلانے کی باتیں کررہی ہے پوری برادری میں کہرام مچا ہوا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ کوئی حل نکالیں۔ اس کے لئے دونوں میاں بیوی معقول ہدیہ دینے کے لئے بھی تیار ہیں، ہدیہ کا لفافہ الگ سے بھجوایا جارہا ہے بے تکلف قبول فرمائیں اور ایسا کوئی حل نکال دیں کہ بغیر حلالے کے بات بن جائے۔

سائل: مجیب احمد خاں۔ دہلی

جواب

سلطان احمد خاں نے چونکہ معاہدہ کی خلاف ورزی کی وجہ سے غصہ کیا ہے اس لئے ان کا غصہ از روئے شریعت جائز ہے اور جائز غصے کے دوران اگر طلاق دے دی جائے تو اس کے پڑنے کے امکانات کم ہیں، دیگر یہ کہ سلطان احمد سے یہ پوچھنا چاہئے کہ انہوں نے طلاق 'ط' سے دی ہے یا تلاق 'ت' سے۔ اگر انہوں نے تلاق 'ت' سے دی ہے تو بزرگوں کا کہنا یہ ہے کہ ہماری شریعت میں 'ت' سے تلاق کے کوئی معانی نہیں ہے اس لئے طلاق واقع نہیں ہوئی، غیر مقلدین کی کتابیں پڑھ کر یہ پتہ چلتا ہے کہ ایک مجلس میں اگر کوئی مرد ۳ طلاقیں دے دے تو وہ ایک ہی مانی جائے گی اور غیر مقلدین جیسے کیسے بھی سہی من جملہ اشرف المخلوقات ہی ہیں، ان کی ہر بات کو نظر انداز کردینا مناسب نہیں ہے، غیر مقلدین خدا ان کا بھلا کرے یہ فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں اگر کوئی شوہر آپے سے باہر ہوکر ایک ہزار طلاقیں بھی دے تو ایک ہی طلاق ہوتی ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ سلطان احمد کی دی ہوئی طلاق درحقیقت ایک ہی طلاق ہے اور ایک طلاق تو کوئی بھی شوہر کسی بھی وقت اپنی زوجہ کو بہ ہوش وحواس بھی دے سکتا ہے یہ تو ایک فیشن ہے اس سے نکاح کو کوئی خطرہ نہیں ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ جب سلطان احمد خاں خودکشی کی دھمکیاں دے رہا ہے تو ایک مرد مومن کی جان جانے کا خطرہ ہے اور چوں کہ وہ قوم سے پٹھان ہے اور پٹھانوں کے بارے میں فقہ کی کئی کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ پہلے بولتے ہیں اور بولنے کے کئی سال بعد سوچتے ہیں اس لئے یہ بولنے کے بعد کچھ بھی کر گذر سکتے ہیں۔ ادھر خورشید جہاں نے بھی زہر کھانے کا چیلنج کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے نو بچوں کو بھی زہر کھلانے کا وعدہ کیا ہے اس طرح گیارہ زندگیاں خطرے میں ہیں، مسلمانوں کی حیات طیبہ قابل احترام ہے اور اس کو بچانا ہم سب کا فرض ہے، اسی طرح کے فیصلے فقہ کی کتابوں میں باقاعدہ درج ہیں، بخاری اور مسلم سے بھی اسی طرح کی روایتیں ماخوذ ہیں، رواہ الترمذی ونسائی وملا ابوداؤد وایضاً وھکذا فی الشامی و عالم گیری۔ وہذا جوابٌ صحیح۔ یعنی کہ قدیم کتابوں کے حوالے سے بھی یہ ثابت ہے کہ مسلمانوں کی جان بچانا اشد ضروری ہے اس لئے علماء اس بارے میں مجھ سمیت یہ فرماتے ہیں کہ سلطان احمد خاں کو ایک چانس اور دینا چاہئے، کیا بعید ہے کہ وہ آئندہ کسی فقیر کی دعا سے آلو کا بھرتا بھی ہنسی خوشی کھانے لگے اور طلاق کے خطرات ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹل جائیں۔

واللہ اعلم بالصواب

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ ایک مولوی صاحب نے ایک مدرسہ کھولا ہے جس میں پندرہ بچے پڑھتے ہیں، ان بچوں کے ماں باپ زندہ ہیں اور مولوی صاحب کا حال یہ ہے کہ وہ زکوٰۃ کی رقم وصول کرنے کی غرض سے بچوں کی تعداد ڈیڑھ سو بتاتے ہیں اور ان سب کو یتیم باور کراتے ہیں کیا اس طرح کے جھوٹ بول کر مدرسے چلانا جائز ہے؟

از کیے قوم مسلمون ساکن گور غریباں، دیوبند

جواب

آپ کے سوال سے اس بات کی بو آتی ہے کہ آپ ہمارے معصوم عن الخطاء قسم کے علماء سے بدظنی رکھتے ہیں اگر آپ مودودی نہیں ہیں تو

پھر آپ جہالت فاحشہ کا ضرور شکار ہیں، دینی مدرسے چلانا کوئی کھیل نہیں ہے یہ ایک روحانی فن ہے اور اس کو چلانا ہر ایک مولوی ملا کے بس کی بات نہیں ہے، آپ مولویوں کو تو برا کہہ رہے ہیں اور ان کے بارے میں بدظنی کا شکار ہیں لیکن آپ اس قوم کو ایک لفظ بھی نہیں کہہ رہے ہیں جو زکوۃ بھی پوری ادا نہیں کرتی اور دینی مدرسوں کی دل کھول کر امداد نہیں کرتی، اگر قوم امداد کی رقومات مدرسوں کو دینے لگے تو پھر ماں باپ والے بچوں کو کون بے وقوف یتیم ومسکین قرار دے گا ان بچوں کو تو اس لئے یتیم اور لاوارث بتایا جاتا ہے کہ اسی طرح قوم چندہ دیتی ہے اگر قوم سے سچ بول دیا جائے کہ یہ سب بچے ماں باپ والے ہیں تو ان پر کون رحم کھائے گا مجبوراً ہمارے جنت نشان علماء کو جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے اور جھوٹ کون نہیں بولتا۔ کیا جھوٹ ڈاکٹر نہیں بولتے۔ جب ڈاکٹر یہ کہتے ہیں کہ ان کے کلینک سے سب مریضوں کا فائدہ ہورہا ہے تو کیا یہ سفید جھوٹ نہیں ہے۔ اگر ڈاکٹروں سے سبھی کو شفا مل رہی ہے تو پھر قبرستان کی آبادی میں آئے دن اضافہ کیوں ہورہا ہے اور جو لوگ بے موت مر رہے ہیں انہیں کون مار رہا ہے، دنیا میں آدمی خود بخود کوئی نہیں مرجاتا۔ سو جتن کئے جاتے ہیں جب بھی ایک آدمی کی موت واقع ہوجاتی ہے، اگر غور وفکر سے کام لیا جائے تو ڈاکٹر اور اطبا لوگ ۹۵ رفیصد ہر انسان کو موت کی طرف دھکیل دیتے ہیں، پھر رہا ۵ رفیصد والا کام روح نکالنے والا اس کا سہرا بے چارے عزرائیل علیہ السلام کے سر بندھ جاتا ہے حالانکہ موت کی اصل ذمہ داری ڈاکٹروں کے سر ہی ہوتی ہے، پھر بھی ہر ڈاکٹر یہی کہتا نظر آتا ہے کہ اس کے مریضوں کو پوری پوری شفا ہورہی ہے، اکثر ڈاکٹروں کی دوکان پر بابا آدم کے زمانہ کے تھرمامیٹر ہیں لیکن وہ اس طرح نہایت سلیقے کے ساتھ مریض کے منہ میں تھرمامیٹر گھساتے ہیں جیسے یہ بالکل صحیح کام کررہے ہیں کیا یہ سب جھوٹ نہیں ہے۔ کیا وکیل جھوٹ نہیں بولتے۔ کیا وہ اپنے موکل کو بے قصور ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور نہیں لگاتے، انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے موکل ہی نے مرڈر کیا ہے لیکن وہ اس کو مسیحا ثابت کرنے کے لئے ایران توران کی بھیڑتے ہیں اور جج کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں یہ کیا سب جھوٹ نہیں ہے ایک دکان دس روپے میٹر کا کپڑا خرید کر اپنے گراہک سے ڈنکے کی چوٹ پر یہ کہتا ہے کہ یہ کپڑا اسے پندرہ روپے میٹر گھر پڑا ہے اس لئے وہ بیس روپے میٹر بیچنے پر مجبور ہے کیا یہ جھوٹ نہیں ہے۔ ایک گراہک کسی دوکان پر چڑھ کر دوکان دار کے کسی بھی سودے کے بارے میں یہ دعویٰ کرتا ہے یہ سودا تو مجھے اس سے کم قیمت پر مل رہا تھا تو کیا یہ جھوٹ نہیں ہے ایک نیتا ہزاروں کے مجمع میں یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے قوم کی بے لوث خدمت کی ہے جب کہ اس نے کوئی بھی کام بغیر رشوت کے نہیں کیا ہوتا تو کیا یہ جھوٹ نہیں ہے۔ ایک شوہر شادی کی رات اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ وہ اس کے بغیر اب زندہ نہیں رہ سکتا اور بیوی اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ اس نے آج تک کسی مرد سے محبت نہیں کی تو کیا یہ جھوٹ نہیں ہے، میرے بھائی خدا کی تیار کردہ اس کائنات میں حسب توفیق سب جھوٹ بول رہے ہیں۔ اگر بے چارے یہ مولوی حضرات بھی جھوٹ بول دیں تو اس میں کون سی قیامت آجاتی ہے، کیا یہ مولوی انسان نہیں ہیں۔ کیا ان کے سینے میں دل نہیں ہے۔ کیا ان کے جذبات نہیں ہیں پھر یہ لوگ تو دینی مدرسہ چلانے کے لئے جھوٹ بول رہے ہیں اس لئے ان کا جھوٹ بھی قابل احترام ہے اور یہ تو ان مولویوں کا کرم ہے کہ یہ بچوں ہی کو صرف یتیم قرار دے رہے ہیں اگر یہ بچوں کو مادرزاد یتیم قرار دے دیں اور یہ ثابت کرنے لگیں کہ بچے اپنی پیدائش سے پہلے ہی ماں باپ سے محروم تھے تو بھی گوارہ کرنا چاہئے، رہی بات تعداد کی تو اس میں کس کا کیا بگڑتا ہے اگر پندرہ بچوں کو ڈیڑھ سو بتادیا جائے تو اس میں صرف ایک صفر ہی کا تو جھوٹ ہے وہ پندرہ ہزار تو نہیں بتا رہے؟ اگر یہ مولوی حضرات خوف آخرت کے چکر میں آکر سچ بولنے کی ٹھان لیں اور اتنے ہی بچے بتائیں جتنے مدرسے میں پڑھتے ہیں تو کون انہیں چندہ دے گا اور اگر یہ بچوں کو یتیم اور مسکین ثابت نہ کریں تو کون انہیں زکوۃ کی رقم تھمادے گا۔ کس قدر مہربان ہیں یہ مولوی حضرات قوم پر کہ ان کی زکوۃ کی رقومات خرچ کراکر جو مال کا میل وکچیل ہے خود وصول کرلیتے ہیں اور قوم کو گندگی سے پاک صاف کردیتے ہیں اور اگر سوءِ اتفاق یہ مولوی حضرات اس رقم کو خود ہڑپ کرجاتے ہوں تو بھی یہ محسن ہی ہیں، انہوں نے اپنی آخرت داؤ پر لگا کر قوم کی آخرت تو بچالی ہے، ایسے کرم فرما علماء پر تنقید کرنا حالاں کہ وہ کیسے بھی ہوں وہ تو انبیاء کے بلا شرکت غیر وارث

ہیں، صرف پاپ نہیں بلکہ مہا پاپ ہے۔ آپ آج ہی توبہ کیجئے اور اپنی تجدید ایمان کیجئے۔ یہ مولوی کیسے بھی سہی یہی آپ کی بخشش کرائیں گے، اگر آپ کو اپنی مغفرت کی فکر ہے تو کسی مولوی کا دامن پکڑ لیجئے، مولوی حضرات تو کرتا بھی اس لئے ڈھیلا ڈالا پہنتے ہیں تا کہ کسی آدمی کو دامن پکڑ کر لٹک جانے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ وہ دنیادار لوگوں کی طرح اس طرح کا لباس نہیں پہنتے کہ جس کا کوئی دامن ہی نہیں ہوتا، کیا سمجھے؟ سمجھ گئے نا؟ بہت سمجھ دار لگتے ہو اس لئے امید ہے کہ آئندہ کسی مولوی کو ترچھی نظروں سے نہیں دیکھو گے اور چندہ دیتے وقت بشرطیکہ اگر دیتے ہو تو اپنی سوچ منفی نہیں رکھو گے تم نے یہ نہیں دیکھا کہ مدرسوں کے اندر مولوی کے اپنے بچے بھی ہوتے ہیں اور مولوی بلا استثنا سب بچوں کو یتیم قرار دیتا ہے تو اس میں وہ خود بھی مُردوں کی لپیٹ میں چلا جاتا ہے، اسی کو کہتے ہیں مساوات۔ کم سے کم اسی کا لحاظ رکھ کر اپنی صف چونچ بند رکھنی چاہئے۔ میرے اس جواب کا حاصل یہ ہے کہ مولوی حضرات کی غلطیوں پر دھیان نہیں دینا چاہئے صرف ان کی اچھائیوں پر نظر رکھنی چاہئے اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے، اگر ہم مولویوں اور مفتیوں سے بھی بدگمان ہو گئے تو پھر ہمارے پاس کیا بچے گا؟ اور ہمیشہ کے لئے یاد رکھیں کہ مولوی حضرات کی تو وضع قطع اور ان کا مقدس حلیہ ہی ان کی مغفرت کے لئے کافی ہے۔ باقی جو کچھ بھی ان کے پاس ہے وہ زائد ہے اس لئے ان پر تنقید کر کے اپنی آخرت کو خطرے میں نہ ڈالیں، اپنی فکر کریں اور آج ہی چندے کی ایک رسید کٹوا کر اپنے تائب ہونے کا ثبوت دیں۔

سوال:

فیملی پلاننگ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا یہ جائز ہے؟

اسلم شبراتی۔ چک منگلور

جواب

فیملی پلاننگ جس مقصد کے لئے کی جاتی ہے اس مقصد میں وہ میاں بیوی تو کامیاب ہو جاتے ہیں جنہوں نے بچوں کی آمد کے سلسلے کو محض اس لئے بند کر دیا ہو کہ اگر یہ پیدا ہو گئے تو کھائیں گے کہاں سے

لیکن ہماری سرکار کو اور ہمارے ملک کو اس فیملی پلاننگ سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیوں کہ سرکار کا مقصد بھی تو یہی ہوتا ہے کہ بچوں کی پیدائش پر روک لگاؤ اور ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرو تا کہ کھانے والے زیادہ نہ ہو جائیں، لیکن روحیں جو اوپر والے کو اتارنی تھیں وہ اس نے اتار کر ہی چھوڑیں۔ یہ الگ بات ہے کہ جب فرشتوں کو ایک دروازہ بند ملا تو انہوں نے دوسرا دروازہ کھٹکھٹایا اور پھر یہ ہوا کہ کئی کئی بچے ایک ساتھ ایک ہی عورت کے پیٹ سے پیدا ہونے لگے۔ جڑواں بچوں کی تو کوئی حد ہی نہیں رہی، اکثر یہ خبریں سننے کو ملنے لگیں کہ فلاں کے جڑواں بچے پیدا ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہوا کہ ایک ہی وقت میں ایک عورت کے پیٹ سے تین تین چار چار بچے پیدا ہونے لگے، قدرت سے ٹکر لینا کوئی مذاق ہے جب انسانوں کے بچوں کی پیدائش پر روک لگائی تو اللہ میاں نے کئی کئی بچے ایک ساتھ پیدا کرنے شروع کر دئے۔

ایک بستی میں تو ایک عورت نے ریکارڈ ہی توڑ دیا اس کے ایک ساتھ ایک ہی وقت میں چھ بچے پیدا ہو گئے۔ سنا ہے کہ یہ خبر سن کر کتوں میں صف ماتم بچھ گئی اور انہوں نے ایک ہنگامی میٹنگ کی اور انسانوں کے خلاف ایک زبردست قسم کا ریزولیشن پاس کیا دراصل انہیں پہلی بار اپنی توہین و تذلیل کا احساس ہوا کیوں کہ انسانوں کے اندر جانور پن کی بہت ساری خصوصیات پہلے ہی سے موجود تھیں، انسانوں میں ایسے بھی تھے جو بچھو کی طرح ڈنک مارنے کی صلاحیت رکھتے تھے، ایسے بھی تھے جو آستین کا سانپ بن جاتے تھے، انسانوں میں ایسے لوگوں کی بھی کثرت تھی جو گدھے کی طرح احمق تھے اور ایسے بھی تھے جو الو کی خاصیت رکھتے تھے جہاں بیٹھ گئے وہیں نحوست پھیلا دی، انسانوں میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں تھی جو لومڑی کی طرح چالاک تھے اور ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں تھی جو بلی کی طرح ندیدے تھے۔ انسانوں میں خنزیر کی طرح ناپاک لوگ بھی تھے جن کی سوچ بھی خنزیر کی طرح گندی تھی اور انسانوں میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں تھی جو مکھی کی طرح غلاظت پسند تھے جہاں بھی گندگی کا ڈھیر نظر آیا وہیں بیٹھ گئے، بعض انسانوں میں کتے کی سی خساست تو موجود تھی مثلاً انسانوں میں ایسے بہت سے تھے کہ جو مردار کو

تنہا ہی ہڑپنے کی فکر میں رہتے تھے اور انہیں یہ گوارہ نہیں تھا کہ ان کا کوئی بھائی بھی اس میں منہ مارے لیکن کتیوں کی اس خصوصیت سے کہ وہ ایک ہی وقت میں درجنوں بچے دے لیا کرتی تھیں عورتیں محروم تھیں اور کتوں کو اس بات پر فخر تھا کہ تمام جانوروں میں بس ان ہی میں یہ خصوصیت موجود ہے کہ ان کی نسل آناً فاناً بڑھ جاتی ہے، جب ایک عورت کے ۶ بچے ہوئے تو کتوں میں دہشت پھیل گئی اور انہوں نے ہنگامی میٹنگ طلب کی جس میں شہر کے اچھے برے سبھی کتے جمع ہوئے اور انہوں نے باہمی مشورے سے یہ طے کیا کہ انسانوں کا بائیکاٹ کیا جائے، یہ طے پایا کہ کوئی بھی کتا کسی انسان کو دیکھ کر دم نہیں ہلائے گا، ہر کتا ہر انسان کو کاٹ کھانے کو دوڑے گا۔ لیکن اسی میٹنگ میں کچھ کتوں نے واک آوٹ کیا کیوں کہ وہ انسانوں کے پالتو تھے، انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ انسانوں کی مخالفت کرنے سے کیا فائدہ؟ یہ تو آپس میں ہم کتوں کی طرح خود ہی لڑ رہے ہیں۔ ان میں تو اور بھی خصوصیات ہماری پیدا ہوتی جارہی ہیں ان کا حال یہ ہے کہ انہوں نے ہماری خرابیوں کو تو اپنا لیا لیکن انہوں نے ہماری خوبیوں کو نظر انداز کردیا۔ کاش یہ ہماری خوبیوں کو اپناتے تو انسانیت سے مالا مال ہوجاتے۔

مثلاً ہماری ایک خوبی یہ ہے کہ ہم اپنے مالک کے وفادار ہوتے ہیں اور اس کی حفاظت کے لئے ساری رات جاگتے ہیں، وہ ہمیشہ دس مرتبہ دھتکار کر ایک مرتبہ چمکارتا ہے تو ہم پھر اس کا احسان مانتے ہیں اور اسے دیکھ کر اپنی دم ہلاتے ہیں جب کہ انسانوں کا حال یہ ہے کہ یہ اپنے اسی محسن کو ڈنک مارتے ہیں جس نے انہیں اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی کوشش کی ہو۔

ہماری دوسری خوبی یہ ہے کہ ہم تھوڑے پر قناعت کرلیتے ہیں، اگر ہمارا مالک ہمیں باسی روٹی کا ایک ٹکڑا بھی ڈال دیتا ہے تو اسی پر شاکر رہتے ہیں جب کہ انسانوں کا حال یہ ہے کہ انہیں اگر سات اقلیم بھی عطا کردو تو یہ آٹھویں کے چکر میں لگے رہتے ہیں۔

ہماری تیسری خوبی یہ ہے کہ ہم اپنا گھر بنانے کے چکر میں نہیں رہتے، ہم جانتے ہیں کہ یہ دنیا فانی ہے اور جب سب کچھ فنا ہی ہوجاتا ہے تو پھر مکان بنانے سے کیا فائدہ؟ انسانوں کا حال یہ ہے کہ ان کی عمر ۷۰ برس سے زیادہ کی نہیں ہوتی لیکن بڑی بڑی تعمیرات کرتے ہیں اور دو سو برس سے زیادہ کے منصوبے ان کے ذہن میں ہوتے ہیں۔

ہماری چوتھی خوبی یہ ہے کہ ہم شب بیدار ہوتے ہیں اور رات کو سارے جہاں کی نگہبانی کرتے ہیں جو ایک طرح کی عبادت ہے جب کہ انسان یا تو کھیل تماشوں میں مشغول رہتے ہیں یا پھر چادر تان کر سوجاتے ہیں۔

ہماری پانچویں خوبی یہ ہے کہ ہم اپنے ہی وطن میں رہ کر اپنی روزی تلاش کرتے ہیں ہم انسانوں کی طرح مارے مارے نہیں پھرتے۔ ہماری قوم میں اور بھی خوبیاں ہیں ان خوبیوں کو نظر انداز کرکے ہماری خرابیوں کو انسانوں نے ہتھیا لیا ہے، پہلے تو یہ ہماری طرح خسیس ہوگئے انہوں نے ہماری طرح اپنے بھائیوں کو بھی نہیں بخشا یہ اپنے سگے بھائیوں کے بھی اسی طرح درپے آزار رہے جس طرح ہم اپنے سگے بھائیوں کے خلاف روزانہ واویلا کرتے ہیں اور ہماری بیگمات کی جو یہ خرابی تھی جواب دنیا بھر میں ہماری انفرادیت بن گئی تھی کہ ایک ہی دفعہ میں درجنوں بچے پیدا کرنا۔ اب ان کی عورتوں نے بھی یہ خرابی اپنا کر ہماری انفرادیت کو بے شک ٹھیس پہنچائی ہے لیکن پھر بھی ہمیں ان سے دشمنی نہیں کرنی چاہئے کیوں کہ اس دنیا میں جو کچھ بھی مال ملیدے ملتے ہیں ان ہی انسانوں کے طفیل میں ملتے ہیں ہمیں تو ان انسانوں پر رحم آنا چاہئے کہ یہ انسان جو اشرف المخلوقات بنا کر دنیا میں بھیجا گیا تھا آج اس انسان کی حالت یہ ہے کہ وہ جانوروں سے زیادہ بدتر ہوگیا ہے۔ یہ تو خود ہی اپنی حرکتوں سے مرجائے گا اس کے خلاف غل غپاڑہ مچانے کی کیا ضرورت ہے کتوں کی اس طرح کی بات چیت سے یہ اندازہ ہوگیا کہ فیملی پلاننگ کی تحریک نے انسان کو اس مقام پر پہنچادیا جو کتوں کا مقام ہے۔ کاش ہم فیملی پلاننگ اور نس بندی کی تحریک نہ چلاتے تو بچے ہر گھر میں دو یا چار ہی پیدا ہوا کرتے اب صورت حال یہ ہے کہ کسی گھر میں تو دو ہی بچے ہیں اور کسی میں چودہ تو بات تو وہیں کی وہیں رہی، آبادی کہاں کم ہوئی آبادی تو اسی رفتار سے بڑھ رہی ہے اور قدرت سے ہم زیادہ ٹکرائیں گے تو عذاب اس طرح بھی آسکتا ہے کہ عورتوں کے بجائے مردوں کے بھی بچے ہونے لگیں۔ بس اللہ کی پکڑ سے اللہ ہی ہمیں بچائے۔

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۸ء کے بہترین اوقات عملیات

حضورِ پُرنور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۸ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۸ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

اپریل

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اپریل	شمس وعطارد	قران	۲۲-۲۳
۲/اپریل	قمروزہرہ	مقابلہ	۴۷-۸
۲/اپریل	مریخ وزحل	قران	۱۴-۲۱
۳/اپریل	قمرومشتری	قران	۳۶-۲۱
۴/اپریل	عطاردومریخ	تربیع	۳۵-۱۲
۵/اپریل	قمروعطارد	تثلیث	۲۰-۶
۵/اپریل	عطاردوزحل	تربیع	۵۴-۱۳
۵/اپریل	قمروشمس	تثلیث	۱-۱۹
۷/اپریل	زہرہ وزحل	تثلیث	۶-۱۹
۷/اپریل	قمرومریخ	قران	۱۱-۲۳
۸/اپریل	قمروشمس	تربیع	۴۷-۱۲
۸/اپریل	قمرومشتری	تسدیس	۴۳-۱۹
۱۰/اپریل	قمروعطارد	تسدیس	۴۵-۰۰
۱۱/اپریل	قمرومشتری	تربیع	۳۸-۷
۱۱/اپریل	زہرہ ومریخ	تثلیث	۳۲-۱۱
۱۲/اپریل	قمروزحل	تسدیس	۴۷-۱۷
۱۳/اپریل	قمروزہرہ	تسدیس	۲۶-۶
۱۴/اپریل	قمروعطارد	قران	۴۱-۱۷
۱۵/اپریل	قمرومریخ	تربیع	۱۴-۱۳
۱۶/اپریل	قمروشمس	قران	۲۶-۷
۱۷/اپریل	زہرہ ومشتری	مقابلہ	۲۹-۱۲
۱۸/اپریل	قمرومشتری	مقابلہ	۱۹-۲
۱۹/اپریل	قمروعطارد	تسدیس	۲۶-۲
۲۰/اپریل	قمروشمس	تسدیس	۴۵-۲۰
۲۱/اپریل	قمروزحل	مقابلہ	۱۹-۱۱
۲۲/اپریل	قمرومشتری	تثلیث	۲۵-۶
۲۳/اپریل	قمروشمس	تربیع	۱۵-۳
۲۶/اپریل	عطاردوزحل	تربیع	۵۴-۲
۲۷/اپریل	قمروزہرہ	تثلیث	۱۸-۱۲
۲۹/اپریل	شمس وزحل	تثلیث	۳۳-۱۵

مئی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مئی	قمرومشتری	قران	۴۲-۰۰
۲/مئی	قمروزہرہ	مقابلہ	۵۰-۱۴
۳/مئی	قمروعطارد	تثلیث	۲۸-۳
۵/مئی	قمروزحل	قران	۳۲-۱
۶/مئی	قمرومریخ	قران	۴۹-۱۱
۸/مئی	قمروزہرہ	تثلیث	۵۴-۴
۸/مئی	قمرومشتری	تربیع	۴۰-۹
۹/مئی	شمس ومشتری	مقابلہ	۸-۹
۱۰/مئی	قمروزہرہ	تربیع	۱۲-۲۲
۱۱/مئی	قمرومریخ	تسدیس	۳۰-۱۴
۱۲/مئی	عطاردومریخ	تربیع	۵۹-۸
۱۳/مئی	قمرومریخ	تربیع	۵۹-۲۱
۱۴/مئی	قمروزحل	تثلیث	۲۷-۱۴
۱۵/مئی	قمرومشتری	مقابلہ	۳۷-۵
۱۵/مئی	قمرومریخ	تثلیث	۵۸-۱
۱۷/مئی	قمروزہرہ	قران	۴۷-۲۳
۱۸/مئی	قمروعطارد	تسیدس	۲۰-۱۶
۱۹/مئی	قمروزحل	تثلیث	۱۷-۷
۲۰/مئی	قمروشمس	تسدیس	۴۴-۲
۲۱/مئی	قمروعطارد	تربیع	۰۰-۱
۲۲/مئی	قمروعطارد	تسدیس	۱۷-۱۳
۲۳/مئی	عطاردوزحل	مقابلہ	۲۲-۱۱
۲۴/مئی	شمس ومریخ	تثلیث	۸-۸
۲۵/مئی	قمروزحل	تربیع	۵۸-۲
۲۷/مئی	قمرومریخ	تربیع	۱۶-۲
۲۷/مئی	قمروزہرہ	تثلیث	۲۵-۱۲
۲۸/مئی	قمروعطارد	مقابلہ	۵۵-۲۲
۲۹/مئی	قمروشمس	مقابلہ	۴۹-۱۹
۳۰/مئی	قمرونیپچون	تربیع	۵۶-۱۱
۳۱/مئی	قمرویورانس	تثلیث	۳۲-۱۶

جون

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جون	قمروزحل	قران	۴۴-۶
یکم جون	عطاردومریخ	تثلیث	۴۲-۱۹
یکم جون	زہرہ ومشتری	تثلیث	۵۸-۱۹
۳/جون	قمرومریخ	قران	۵۱-۱۵
۴/جون	قمروعطارد	تثلیث	۳۵-۰۰
۶/جون	قمرومشتری	تسدیس	۴-۷
۶/جون	شمس وعطارد	قران	۳۱-۷
۷/جون	قمروعطارد	تربیع	۱-۲
۸/جون	قمرومریخ	تسدیس	۴۳-۱۶
۹/جون	قمروعطارد	تسدیس	۳۱-۲۱
۱۰/جون	قمروزہرہ	تربیع	۴-۱
۱۱/جون	قمرومشتری	مقابلہ	۴۲-۱۰
۱۲/جون	قمروزہرہ	تسدیس	۵۷-۸
۱۴/جون	قمروشمس	قران	۱۲-۱
۱۴/جون	قمروعطارد	قران	۳۱-۱۸
۱۵/جون	قمرومشتری	تثلیث	۳۹-۱۱
۱۶/جون	عطاردوزحل	مقابلہ	۱۶-۷
۱۷/جون	قمرومریخ	مقابلہ	۴۸-۲
۱۸/جون	قمروشمس	تسدیس	۵۵-۸
۱۹/جون	قمروزحل	تثلیث	۱۰-۱
۲۰/جون	عطاردومشتری	تثلیث	۱۳-۱
۲۱/جون	قمروزحل	تثلیث	۱۸-۵
۲۱/جون	زہرہ ومریخ	مقابلہ	۲۳-۲۲
۲۳/جون	قمروزحل	تسدیس	۱۶-۱۲
۲۴/جون	قمروعطارد	تثلیث	۲۹-۱۹
۲۵/جون	زہرہ ومشتری	تربیع	۴۸-۲۲
۲۶/جون	قمروزہرہ	تثلیث	۱۹-۱۴
۲۷/جون	شمس ومشتری	مقابلہ	۵۷-۱۸
۲۹/جون	قمرومشتری	تسدیس	۴۲-۰۰
۳۰/جون	قمروعطارد	مقابلہ	۳۰-۱۳

شرف قمر

۱۶؍اپریل شام ۵ بج کر ۴۹ منٹ سے ۱۶؍اپریل رات ۷ بج کر ۵ منٹ تک۔ ۱۴؍مئی رات ۲ بج کر ۴۲ منٹ سے ۱۴؍مئی رات ۴ بج کر ۵۵ منٹ تک۔ ۱۰؍جون دن ایک بج کر ۳ منٹ سے ۱۰؍جون دوپہر ۲ بج کر ۴۸ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا، یہ اوقات عملیات کے لئے مثبت مانے گئے ہیں۔ عاملین کو چاہئے کہ ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں، انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۲؍اپریل صبح ۸ بج کر ۵ منٹ سے ۱۲؍اپریل صبح ۹ بج کر ۵۴ منٹ تک۔ ۲۹؍اپریل سہ پہر ۴ بج کر ۲۱ منٹ سے ۲۹؍اپریل شام ۶ بج کر ۱۱ منٹ تک۔ ۲۶؍مئی رات ۱۰ بج کر ۵۳ منٹ سے ۲۷؍مئی رات ۱۲ بج کر ۴۵ منٹ تک۔ ۲۳؍جون صبح ۴ بج کر ۲۵؍منٹ سے ۲۳؍جون صبح ۶ بج کر ۱۸ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ ان اوقات میں عاملین کو منفی کام کرنے چاہئیں، باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے لیکن خواہ مخواہ یا تھوڑے سے نفع کی خاطر اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔

قمر در عقرب

۱۲؍اپریل صبح ۴ بج کر ۲۷ منٹ سے ۱۴؍اپریل دن ۱۲ بج کر ۲۵ منٹ تک۔ ۲۶؍مئی شام ۷ بج کر ۱۹ منٹ سے ۲۹؍مئی صبح ۳ بج کر ۵۹ منٹ تک۔ ۲۳؍جون رات ۱۲ بج کر ۴۳ منٹ سے ۲۵؍جون صبح ۹ بج کر ۵۹ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا۔ ان اوقات کو غیر مبارک مانا گیا ہے، ان اوقات میں منگنی، شادی، مکان کا سنگ بنیاد اور مکان ودوکان کے افتتاح وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے اور اگر ان اوقات میں سفر بھی نہ کریں تو بہتر ہے۔

تحویل آفتاب

۲۰؍اپریل صبح ۸ بج کر ۲۲ منٹ پر آفتاب برج ثور میں داخل ہوگا۔ ۲۰؍مئی صبح ۷ بج کر ۴۵ منٹ پر آفتاب برج جوزا میں داخل ہوگا۔ ۲۱؍جون دوپہر ۳ بج کر ۲۷ منٹ پر آفتاب برج سرطان میں داخل ہوگا۔

یہ اوقات دعا کی قبولیت کے لئے بہت اہم ثابت ہوتے ہیں، اپنی خواہشات اور ضروریات اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کریں انشاء اللہ خواہش اور ضرورتیں پوری ہوں گی۔

شرف شمس

۸؍اپریل دن ۲ بج کر ۵۳ منٹ سے ۹؍اپریل دن ۳ بج کر ۱۸ منٹ تک۔ ان اوقات میں کاروبار، ترقی، الیکشن جیتنے، مقدمات میں کامیابی اور فتوحات وغیرہ کے لئے تعویذ تیار کریں، انشاء اللہ مؤثر ثابت ہوں گے۔

اوج زہرہ

۱۲؍مئی صبح ۶ بج کر ۴۱ منٹ سے ۲ بج کر ۳۸ منٹ تک زہرہ مقام اوج میں رہے گا۔ جن حضرات سے شرف زہرہ کا وقت ضائع ہوگیا ہو وہ اس وقت کو اہمیت دیں اور محبت والتفات کے نقوش اس وقت میں تیار کرلیں، انشاء اللہ مفید ثابت ہوں گے۔

شرف مریخ

۹؍مئی رات ۳ بج کر ۴۴ منٹ سے ۱۱؍مئی حالت شرف میں رہیگا، جنگ وجدل میں کامیابی اور مردانہ طاقت کو بڑھانے اور مستحکم کرنے کے لئے نقوش تیار کریں، انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔

منزل شرطین

۱۴؍اپریل صبح ۸ بج کر ۵۴ منٹ پر

۱۱؍مئی شام ۶ بج کر ۹ منٹ پر

۸؍جون رات ۲ بج کر ۵۴ منٹ پر

قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا، حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے سنہرا موقع۔

خرید وفروخت کے لئے مبارک تاریخیں

اپریل: ۳، ۱۱، ۱۸، ۲۴۔

مئی: ۱، ۸، ۱۵، ۲۱، ۲۸۔

جون: ۴، ۱۱، ۱۷، ۲۴۔

اوقاتِ نظر سے فائدہ اٹھائے

نقش خالی البطن: ناجائز تعلقات ختم کرنے کے لئے اس نقش کو تربیع زہرہ زحل کے اوقات میں تیار کریں، انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا، بحکم خداوندی نتائج جلد برآمد ہوں گے، یہ وقت نامبارک ۵/اپریل رات ۱۲ بجکر ۲۵ منٹ پر شروع ہوگا، یہ وقت ۸/اپریل سہ پہر ۳ بجکر ۴۷ منٹ پر پورے شباب پر ہوگا اور ۹/اپریل رات ایک بجکر ۴۴ منٹ پر ختم ہوگا۔

نقش خالی البطن یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۹	۱۸۳۸	۶۸۷
۱۱۳۵	یہاں مقصد لکھیں	۱۶۰۹
۱۳۸۰	۹۱۶	۴۵۸

تربیع مریخ ومشتری

اس نحس وقت کی شروعات ۲۳ جنوری رات ۸ بجکر ۲۴ منٹ پر ہوگی، یہ وقت نحس ۲۵ جون دن میں ۱۱ بجکر ۳۷ منٹ پر پورے شباب پر ہوگا اور یہ وقت ۲۷ جون رات ۳ بجکر ۱۰ منٹ پر ختم ہوگا۔ حاسدین اور دشمنوں کو زیر کرنے کے لئے سورۂ فیل کا نقش خالی البطن ساعتِ مریخ یا ساعتِ مشتری میں لکھ کر قبرستان میں دفن کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۸	۳۹۰۷	۱۳۶۴
۲۴۴۰	یہاں مقصد لکھیں	۳۴۱۹
۲۹۳۱	۱۹۵۲	۹۷۶

تربیع شمس ومشتری

یہ وقت نحس ۵ جولائی صبح ۴ بجکر ۵۵ منٹ پر شروع ہوگا، یہ وقت نحس ۶ جولائی صبح ۸ بجکر ۱۳ منٹ پر پورے شباب پر ہوگا، یہ وقت ۷ جولائی دن ۱۱ بجکر ۳ منٹ پر ختم ہوجائے گا۔

ناجائز تعلقات کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش خالی البطن کو ان اوقات میں لکھ کر قبرستان میں دو قبروں کے درمیان دبادیں۔ اس نقش کو شمس یا مشتری کی ساعت میں لکھیں اور جن لوگوں کے درمیان تفریق کرانی ہوگی ان کے نام مع والدہ درمیانی خانے میں لکھ دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۸	۳۹۰۷	۱۳۶۴
۲۴۴۰	یہاں مقصد لکھیں	۳۴۱۹
۲۹۳۱	۱۹۵۲	۹۷۶

تثلیث عطارد ومشتری

اس وقتِ سعد کی شروعات ۱۳ جون صبح ۹ بجکر ۳۷ منٹ پر ہوگی، یہ وقت سعد ۱۳ جون رات ۹ بجکر ۱۴ منٹ پر پورے شباب پر ہوگا اور یہ وقت ۱۴ جون صبح ۸ بجکر ۴۷ منٹ پر ختم ہوجائے گا۔ اس وقت ترقی کاروبار، صنعت وحرفت، زراعت باغبانی اور سفر میں کامیابی کے لئے یہ نقش لکھ کر اور نقش کے نیچے طالب اور اس کی ماں کا نام لکھ کر طالب کے سیدھے بازو پر بندھوائیں اور نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرادیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۹۶	۱۶۰۹	۱۶۰۶	۱۶۰۳
۱۶۰۷	۱۶۰۲	۱۵۹۷	۱۶۰۸
۱۶۰۱	۱۶۰۴	۱۶۱۱	۱۵۹۸
۱۶۱۰	۱۵۹۹	۱۶۰۰	۱۶۰۵

فہرست نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۱۵/اپریل	تربیع زہرہ وزحل	شروع	۲۵_۰۰
۸/اپریل	تربیع زہرہ وزحل	مکمل	۴۷_۱۵
۹/اپریل	تربیع زہرہ وزحل	ختم	۴۴_۰۰
۱۵/اپریل	تسدیس زہرہ ومریخ	شروع	۳۸_۱۸
۱۶/اپریل	تثلیث شمس وزحل	شروع	۶_۱۸
۱۷/اپریل	تسدیس زہرہ ومریخ	مکمل	۵۶_۶
۱۷/اپریل	تثلیث شمس وزحل	مکمل	۱۳_۱۸
۱۸/اپریل	تثلیث شمس وزحل	ختم	۱۸_۱۸
۱۸/اپریل	تسدیس زہرہ ومریخ	ختم	۱_۲۳
۱۹/اپریل	قران شمس وعطارد	شروع	۴_۲۱
۲۰/اپریل	قران شمس وعطارد	مکمل	۲۳_۱۱
۲۱/اپریل	قران شمس وعطارد	ختم	۴۰_۱
۲۲/اپریل	تثلیث عطارد وزحل	شروع	۲_۰۰
۲۴/اپریل	تثلیث عطارد وزحل	مکمل	۴۵_۱۳
۲۶/اپریل	تثلیث عطارد وزحل	ختم	۳_۸
۱۰/مئی	تثلیث عطارد وزحل	شروع	۳۹_۹
۱۱/مئی	تثلیث مریخ ومشتری	شروع	۱۶_۸
۱۲/مئی	تثلیث عطارد وزحل	مکمل	۴۴_۱
۱۲/مئی	تثلیث مریخ ومشتری	مکمل	۴۸_۱۵
۱۳/مئی	تثلیث عطارد وزحل	ختم	۵۴_۱۱
۱۳/مئی	تثلیث مریخ ومشتری	ختم	۳۱_۲۳
۱۸/مئی	مقابلہ شمس وزحل	شروع	۱۰_۹
۱۹/مئی	مقابلہ شمس وزحل	مکمل	۲۳_۱۹
۲۰/مئی	مقابلہ شمس وزحل	ختم	۳۳_۲۲
۳۱/مئی	تثلیث زہرہ وزحل	شروع	۱۱_۲۱
یکم/جون	تثلیث زہرہ وزحل	مکمل	۵۳_۲۰
یکم/جون	تثلیث زہرہ ومشتری	شروع	۵۸_۱۹
۲/جون	تثلیث زہرہ وزحل	مکمل	۲۴_۲۰

تاریخ	نظرات	ت	وقت
۲/جون	تثلیث شمس ومشتری	شروع	۸_۲۱
۳/جون	تثلیث شمس ومشتری	مکمل	۴۲_۲۱
۴/جون	تثلیث شمس ومشتری	ختم	۲۱_۲۲
۶/جون	تسدیس زہرہ ومریخ	شروع	۲۴_۱۹
۹/جون	تسدیس زہرہ ومریخ	مکمل	۱۰_۲۱
۱۲/جون	تسدیس زہرہ ومریخ	ختم	۰۰_۱۹
۱۳/جون	تثلیث عطارد ومشتری	شروع	۳۷_۹
۱۳/جون	تثلیث عطارد ومشتری	مکمل	۱۴_۲۱
۱۴/جون	تثلیث عطارد ومشتری	ختم	۴۷_۸
۲۰/جون	قران شمس وعطارد	شروع	۲۳_۰۰
۲۱/جون	قران شمس وعطارد	مکمل	۴۴_۱۹
۲۲/جون	قران شمس وعطارد	ختم	۷_۱۵
۲۳/جون	تربیع مریخ ومشتری	شروع	۲۴_۲۰
۲۵/جون	تربیع مریخ ومشتری	مکمل	۳۷_۱۱
۲۷/جون	تربیع مریخ ومشتری	ختم	۱۰_۳
۲۷/جون	تربیع عطارد ومشتری	شروع	۸_۱۲
۲۷/جون	تربیع عطارد ومشتری	مکمل	۵۰_۲۳
۲۸/جون	تربیع عطارد ومشتری	ختم	۳۷_۱۱
۲۸/جون	قران عطارد ومریخ	شروع	۲۹_۸
۲۹/جون	قران عطارد ومریخ	مکمل	۲۰_۱
۲۹/جون	قران عطارد ومریخ	ختم	۲۴_۱۸
۵/جولائی	تربیع شمس ومشتری	شروع	۵۵_۴
۶/جولائی	تربیع شمس ومشتری	مکمل	۱۳_۸
۶/جولائی	تسدیس عطارد وزحل	شروع	۱۱_۹
۷/جولائی	تربیع شمس ومشتری	ختم	۳۷_۱۱
۷/جولائی	تسدیس عطارد وزحل	مکمل	۴۸_۱۸
۹/جولائی	تسدیس عطارد وزحل	ختم	۶_۷
۱۴/جولائی	تسدیس عطارد ومشتری	شروع	۴۹_۹

قسط نمبر: ۱۶۷

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

اے الیاسؑ میں تسلیم کرتا ہوں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور یہ جو تمہاری قربانی قبول ہوئی ہے تو وہ ثابت کرتی ہے تم خداوند کے پسندیدہ اور اس کے چنے ہوئے ہو، میں اس کوہستان کرمل پر بعل دیوتا سے روگردانی کر کے اللہ کی فرمانبرداری کرنے کا عہد کر چکا ہوں، پس تو اپنے رب کے حضور دعا کر کہ میری سلطنت میں خوب بارش ہو کیوں کہ آپ جانتے ہیں کہ گزشتہ کئی برسوں سے یہاں بارش نہیں ہوئی اور میرے لوگ سخت کال اور بھوک کا شکار ہیں اور اگر بارش ہو تو ہمارے ہاں غلے کی فراوانی ہو اور لوگ خوشحال ہو جائیں گے۔'' اپنی بات ختم کرنے کے بعد جب اخیاب خاموش ہوا تو الیاس علیہ السلام نے اخیاب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''اے اخیاب! تو میرے ساتھ آ۔''

اخیاب چپ چاپ ان کے ساتھ ہو لیا، اس موقع پر اخیاب کے چند ملازم بھی اس کے ساتھ تھے۔ الیاس علیہ السلام انہیں لے کر کوہستان کرمل پر بنی ہوئی عمارت کے کمرے میں داخل ہوئے اور خداوند کے حضور بارش کی دعا کرنے لگے، دعا سے فارغ ہونے کے بعد الیاسؑ نے سامریہ کے بادشاہ اخیاب سے کہا۔

''اے اخیاب سن! اپنے ایک ملازم کو باہر بھیج کہ وہ کوہستان کرمل کی چوٹی پر کھڑا ہو کر سمندر کی طرف دیکھے، کوئی غیر معمولی چیز دکھائی دے تو مجھے بتائے۔''

اخیاب نے ایسا ہی کیا۔ ملازم باہر گیا، تھوڑی دیر تک وہ کوہستان کرمل پر کھڑا ہو کر سمندر کو بار بار دیکھتا رہا پھر واپس آیا اور الیاس علیہ السلام سے آ کر انتہائی مایوسانہ انداز میں کہنے لگا۔

''اے اللہ کے نبی! میں نے وہاں کھڑے ہو کر بڑے غور سے سمندر کی طرف دیکھا مگر مجھے وہاں کچھ دکھائی نہیں دیا۔''

اس کا یہ جواب پا کر الیاس علیہ السلام خاموش رہے۔ انہوں نے پھر ملازم کو باہر بھیجا مگر اس بار بھی اسے سمندر کی طرف سے کچھ دکھائی نہ دیا، یوں الیاس علیہ السلام نے سات بار اس ملازم کو باہر بھیجا اور ساتویں بار وہ ملازم بھاگا بھاگا اندر آیا اور الیاس علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے الہ کے نیک بندے! میں نے دیکھا ہے کہ سمندر سے بادل کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا نمودار ہوا ہے، اس کے علاوہ کوئی اور غیر معمولی چیز نمودار نہیں ہوئی۔'' یہ خبر سن کر الیاس علیہ السلام نے اپنے قریب بیٹھے سامریہ کے بادشاہ اخیاب کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے اخیاب! دیکھ خداوند کے حضور میری دعا قبول ہوئی، یہ جو بادل کا ٹکڑا سمندر سے نمودار ہوا ہے، بہت جلد یہ سارے آسمان پر پھیل کر موسلا دھار بارش کا سبب بنے گا، لہٰذا قبل اس کے بارش شروع ہو، آ و شہر کی طرف چلیں ورنہ یہ بارش ہمیں شہر میں داخل نہ ہونے دے گی۔''

الیاس علیہ السلام کا یہ جواب سن کر اخیاب خوش ہو گیا تھا پھر وہ اپنے ملازموں کے ساتھ سامریہ کی طرف چلا گیا تھا جب کہ الیاس علیہ السلام بھی اپنے شاگرد الیسع کے ساتھ شہر کی طرف چلے گئے تھے اس کے بعد جو لوگ وہاں کھڑے ہوئے تھے وہ لوگ بھی آہستہ آہستہ شہر کی طرف روانہ ہو گئے تھے اور وہاں ایک سرائے کے اندر انہوں نے قیام کر لیا تھا۔

☆☆

سمندر کی کوکھ کے اندر سے جو بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا تھا وہ دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر پھیل گیا پھر بادل گرجنے لگے، ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگی اور اس بادل کے باعث دور دور تک بارش ہونے لگی تھی، سامریہ سلطنت کی سرزمین جو برسوں سے پیاسی اور خشک ہو گئی تھی وہ تروتازہ ہو کر رہ گئی تھی، دوسری طرف کوہستان کرمل سے واپسی کے بعد سامیرہ کے بادشاہ اخیاب اپنے محل کے کمرۂ خاص میں داخل ہوا تو اس کی ملکہ ایزبل پہلے سے بڑی بے چینی کے ساتھ اس کا انتظار کر رہی تھی، اس کمرے میں آ کر اخیاب ایک نشست پر بیٹھ گیا، ایزبل نے فوراً اسے مخاطب کر کے

مقابلے کے بارے میں پوچھا۔ ایزبل کا سوال سن کر اخیاب کے چہرے پر اداسی اور پریشانی چھا گئی تھی، تھوڑی دیر تک وہ گردن جھکائے کچھ سوچتا رہا، پھر ایزبل کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"ایزبل! میں آج تک الیاس علیہ السلام کو ایک عام سا آدمی تصور کرتا رہا، پر آج مقابلے کے دوران یہ ثابت ہو گیا کہ وہ کوئی عام آدمی نہیں ہے بلکہ اللہ کا نبی ہے۔" اخیاب کی بات پر ایزبل سامنے خالی نشست پر بیٹھ گئی، تھوڑی دیر تک وہ اپنے سر کو جھکائے بڑی ملول سی بیٹھی رہی پھر وہ زخمی ناگن کی طرح اٹھ کھڑی ہوئی اور اخیاب کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

"اخیاب مجھے اپنی اور تیری جان کی قسم جو حشر الیاس علیہ نے میرے بعل کے پجاریوں کا کیا ہے میں کل تک ایسا برا انجام الیاسؑ کا کروں گی۔"

چونکہ اس وقت ایزبل کی حالت پریشان کن ہو رہی تھی لہٰذا اخیاب اسے سہارا دے کر اس کی خواب گاہ میں لے گیا تاکہ وہ آرام کر سکے، خود اخیاب نے ایک قاصد الیاس علیہ السلام کی طرف روانہ کیا اور انہیں ملکہ ایزبل کے ارادے سے آگاہ کر دیا کہ ایزبل کل تک تمہارا خاتمہ کر دینے کے درپے ہے۔

جس وقت ایزبل کے ارادے سے الیاس علیہ السلام کو آگاہی ہوئی اسی وقت ان پر وحی نازل ہوئی کہ وہ سامریہ کی سلطنت چھوڑ کر یہودہ کی طرف چلے جائیں، پس الیاس علیہ السلام نے اپنے شاگرد اور اللہ کے نبی الیسع علیہ السلام کو سامریہ ہی میں چھوڑا تاکہ وہ حالات پر نگاہ رکھیں اور وہ خود راتوں رات سامریہ کی سلطنت چھوڑ کر فلسطین کی دوسری ریاست یہودہ میں داخل ہوئے وہاں سے پھر حکم خداوندی کے مطابق انہوں نے اپنا سفر جاری رکھا اور ایک کوہستانی غار میں جا کر انہوں نے پناہ لے لی تھی۔

☆☆

جس وقت الیاس علیہ السلام اور بعل دیوتا کے پجاریوں کے درمیان مقابلے کو دیکھنے کے لئے عزازیل، عارب اور نبیطہ بھی وہاں موجود تھے اور پجاریوں کی اس ناکامی پر عزازیل وہاں سے غائب ہو گیا تھا جب کہ عارب اور نبیطہ نے یوناف اور بیوسا کی طرح سامریہ کی ایک سرائے میں قیام کر لیا تھا۔

اس سرائے میں انہیں تھوڑے ہی دن ہوئے تھے کہ عزازیل ان کے پاس آیا، اس وقت وہ دونوں اپنے کمرے سے باہر دھوپ میں بیٹھے ہوئے تھے، عزازیل ان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"سنو میرے ساتھیو! کرمل پر اللہ کے نبی الیاس علیہ السلام کے ہاتھوں بعل دیوتا کے پجاریوں کو جو شکست ہوئی تھی اس کے لوگوں پر برے اثرات مرتب ہوئے اور وہ شرک کی طرف اس طرح مائل نہ ہو سکے لیکن اب میں نے ایسا کام کیا ہے کہ جو شرک میں سامریہ کی سلطنت میں پوری طرح پھیلا نہیں سکا، اسے میں ایک اور طریقے سے پھیلانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔" اس پر عارب عزازیل کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔

"اے آقا! آپ نے اور کیسا اور کیا انتظام کیا ہے، جس سے آپ شرک کو پھیلانے میں کامیاب ہو جائیں گے اس پر عزازیل بڑی شفقت سے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اے رفیقانِ دیرینہ! سنو یہاں سے نکلنے کے بعد میں بنی اسرائیل کی دوسری سلطنت یہودیہ کی طرف گیا، اس وقت وہاں ایک یہوسفط نام کا شخص بادشاہت کرتا ہے۔ میں ایک ستارہ شناس کی حیثیت سے اس یہوسفط کے سامنے پیش ہوا، اس کے سامنے میں نے اخیاب اور ایزبل کی بیٹی کی حسن کی تعریف کی، یہ ایزبل کی بیٹی بھی بڑی حسین اور پرکشش ہے جب میں نے ایسا کیا تو یہوسفط میری باتوں سے بے حد متاثر ہوا پھر دوستو! تم جانتے ہو میں نے کیا قدم اٹھایا۔"

عارب نے غور سے عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "اے آقا! اس کے بعد آپ نے کیا قدم اٹھایا؟"

عزازیل کہنے لگا۔ "دیکھو اخیاب اور ایزبل کی بیٹی کے حسن و جمال کی تعریف کرنے کے بعد میں نے ترغیب دی کہ وہ ایزبل کی بیٹی سے شادی کر لے۔ یہوسفط اس پر تیار ہو گیا اب تم دیکھو گے کہ وہ اخیاب کی بیٹی کے لئے پیغام بھجوائے گا، مجھے یقین ہے کہ ایزبل اور اخیاب دونوں اس پیغام کو قبول کر لیں گے اور اپنی بیٹی کی شادی یہوسفط کے ساتھ کر دیں گے اور میرے دوستو اخیاب اور ایزبل کی بیٹی ایزبل کی طرح بعل دیوتا کی پرستار ہے، جب یہوسفط کی بیوی بن کر یہودیہ کی سلطنت میں جائے گی تو جس طرح ایزبل نے سامریہ کی سلطنت میں شرک کی ابتدا کی تھی ایسی ہی ایزبل کی بیٹی یہودیہ کی سلطنت میں جا کر بعل دیوتا کے تعلق سے شرک کا طوفان کھڑا کر دے گی اور جب ایسا ہو جائے گا تو میں سمجھوں گا کہ میں نے اپنے مقصد میں پوری طرح کامیابی حاصل کر لی ہے۔" ☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

مہاراشٹرامیں دارالعلوم دیوبند کے سفیر ایوب قاسمی پر جمعہ کی نماز کے دوران حملہ

تبلیغی جماعت کے مقامی سفیروں پر مار پیٹ اور چندہ کی رقم چھیننے کی کوشش کاالزام، سوشل میڈیا پر گشت کر نے والی اس خبر سے ملت میں تشویش اوراضطراب

سہیل اختر قاسمی: نئی دہلی ایک طرف تو ساری ملت فرقہ پرستوں کے حملوں اور مدارس پر لگائے جانے والے بیجاالزامات کا سامنا کرنے میں لگی ہے وہیں مہاراشٹر سے ایک تکلیف دہ خبر یہ آئی ہے کہ وہاں کے ضلع بیڑ میں دارالعلوم دیوبند کے سفیر پر تبلیغی جماعت کے نمائندوں نے حملہ کیا اوران کے پاس موجود رقم چھیننے کی کوشش کی گئی۔ اس خبر کے بعد تبلیغی جماعت اور دیوبند کے درمیان کافی دنوں سے جاری ٹکراؤ کو مزید گہرا کردیا ہے۔ تبلیغی جماعت جو کہ دارالعلوم دیوبند کی سرپرستی میں برسوں سے اپنا کام کاج چلاتی آرہی ہے، قیادت کے مسئلہ میں دونوں اداروں کے درمیان ہلکی پھلکی نوک جھوک کے واقعات ہوتے رہتے ہیں مگر براہ راست دارالعلوم دیوبند کے سفیر (دعوت وتبلیغ ومالیات فراہمی) پر حملہ کی کوشش نے ان دونوں اداروں کے درمیان انتشار کو نمایاں کردیا ہے۔ ملک وبیرون میں دیوبند اور تبلیغ سے وابستہ عقیدت مندوں میں اس واقعہ کے بعد تشویش پائی جارہی ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے ذرائع کے مطابق کل یوم جمہوریہ کے موقع پر دارالعلوم دیوبند کے سفیر مولانا ایوب قاسمی کے ساتھ جمعہ کی نماز کے دوران تبلیغی جماعت کے مقامی امیر اور ان کے ساتھیوں نے حملہ کردیا اور لوٹنے کی کوشش کی۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہوئے مولانا ایوب کے ایک آڈیو پیغام کے مطابق مولانا کل ضلع بیڑ کے شہر پرلی کی اختر نی مسجد میں چندہ وصولی کی غرض سے گئے تھے۔ مولانا ایوب کو مہاراشٹر کے ان علاقوں سے چندہ وصولی کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ وہ اس سے قبل بھی ان علاقوں میں بغرض چندہ آچکے تھے۔ مولانا کا کہنا ہے کہ پہلے انھوں نے مسجد کے ذمہ داروں سے چندہ وصولی کی اجازت طلب کی اور اسی کے مطابق اعلان کے لئے کھڑے ہوئے تو اسی وقت جماعت تبلیغ کے امیر عبد القادر بھنگاروالے (مولانا ایوب نے نامزد کیا) نے کھڑے ہوکر مولانا سے کہا کہ دارالعلوم دیوبند مولانا سعد صاحب اور تبلیغی جماعت کی مخالفت کرتا ہے لہٰذا تمہاری خیریت اسی میں ہے کہ تم یہاں چندہ مت کرو اگر تم چندہ کروگے تو تمہاری خیر نہیں اور تم مسجد سے فوراً نکل جاؤ۔ مولانا ایوب نے مزید الزام لگایا کہ کچھ لوگوں نے بدتمیزی بھی کی اور احمد خان کپڑے والا اور مجاہد اٹو والے نے میرے پاس دیوبند کی موجود امانت چھیننے کی کوشش کی۔ ان کے پاس ایک عربی رومال بھی تھا جسے چھین لیا گیا۔ تاہم مقامی نمازیوں کی مداخلت کے بعد معاملہ رفع دفع کرایا گیا۔ اس معاملہ میں پولیس میں شکایت درج کرانے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ دارالعلوم دیوبند کی جانب سے جاری بیان کے مطابق مہاراشٹرا میں دارالعلوم دیوبند کے سفیر مولانا ایوب قاسمی کے ساتھ بیڑ کی ایک مسجد میں پیش آنے والا واقعہ تشویشناک اور قابل مذمت ہے۔ الحمدللہ دارالعلوم دیوبند کے سفراء حسب معمول پورے ملک میں کام کررہے ہیں، کسی طرح کی کوئی بات نہیں ہے۔ سفراء حضرات کو ہدایت ہے کہ علاقہ کے علمائے کرام اور مدارس سے وابستہ رہ کر اپنے اپنے علاقوں میں کام کریں۔ اور فضلاء دارالعلوم دیوبند سے رابطہ بنائے رکھیں۔ دیوبند کے سفیر پر جماعت کے ذمہ داروں کے ذریعہ حملہ کی خبر پھیلتے ہی تبلیغی جماعت اور دارالعلوم دیوبند دونوں اداروں کے عقیدت مندوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ (روزنامہ انقلاب)

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)
ISSUE march 2018

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2018-20
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۃ العالمین 150/-	کشکولِ عملیات 90/-	جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 50/-	اعداد بولتے ہیں 150/-
علم الاعداد 85/-	کرشمۂ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 70/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت وافادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت 60/-	آیت الکرسی کی عظمت وافادیت 25/-	سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت 30/-	سورۂ رحمٰن کی عظمت وافادیت 60/-
مجموعۂ آیاتِ قرآنی 20/-	اعمالِ ناسوتی 20/-	اعمالِ حزب البحر 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 90/-
سورۂ مزمل کی عظمت 50/-	اعداد کی دنیا 55/-	تعلقاتِ اعداد 40/-	اذانِ بت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراضِ جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	مؤکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمالِ نثر نمبر 90/-	درود وسلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 80/-	دست غیب نمبر 75/-
[illegible]	[illegible]	دفینہ نمبر 60/-	عملیات اکابرین نمبر 75/-	عملیات محبت نمبر 110/-

Maktaba Roohan
Mohalla Abul Mali, Deoband-247554 [illegible] 09756726786